

حصہ چہارم

یعنی [illegible]

مترجمہ منشی بہاری لال صاحب [illegible]



نظر ثانی اردو منشی [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] لال صاحب [illegible]



۱۸۹۸



قصۂ ٹھگ

باب سینتیسوان

خان نشہ کی حالت مین گانے اور ناچنے لگا مین نے
اسوقت کو غنیمت سمجھا۔ اور خیال کیا کہ خلق خدا
کو اسکے جابر پنجہ اور ناقابل برداشت ظلم سے
آیندہ کے واسطے محفوظ کرون اور اسکی زندگی کا
خاتمہ کرون۔ لیکن مین اپنے لشکر مین پہنچا اور اپنے
سب ہمراہیون کو جمع کیا اور وہ جوش کہ جو ایک
مدت سے میری طبیعت مین موجزن تہا اُن کے
روبرو بیان کیا۔

مین۔ بہائیو تمنے دیکہا ہے کہ غفور خان ایک
مجسم شیطان ہے کیا ایسے شخص کو آدمی کہہ سکتے ہیں
گو جملہ پنڈاریون کی خو وخصلت ظلم پر مبنی ہے
لیکن یہ اُن سب پر فوقیت رکہتا ہے اس لئے
زندہ رکہنے کے لایق نہین ہے۔ موتی اور پیر خان
تم کار نجا والے برہمن کی لڑکی کی قسمت کو یاد
کرو تمہین میرے غصہ کا حال معلوم ہوگا جس نے
اسوقت مجہے اس شریر النفس کے غارت کرنے پر
مجبور کر دیا تہا۔ اور مین ایسا ہی کرتا مگر مجہکو معلوم
ہوا کہ اُسکی قسمت کا فیصلہ اسوقت میرے ہاتہہ
مین نہین ہے۔ لیکن ساتہہ ہی اسکے یہہ خیال
میری طبیعت مین پے درپے دوڑ رہا تہا۔ بلکہ یہ
کہنا چاہئے کہ میرا دل شہادت دے رہا تہا کہ مین
اپنے ارادے مین ضرور کامیاب ہونگا۔ بعض
اوقات میرے لوح دل پر یہہ امر ایسا منقش ہوجاتا
تہا کہ اسکی زندگی کا پیالہ لبریز ہوچکا ہے۔ مین
اسکی طبیعت کی شرارت اور نئے نئے ظلم اور اسکی
فطرت کا روزمرہ مقابلہ کرتا تہا۔ اور دیکہتا تہا
کہ وقت پیدایش اسکو ایذا رسانی اور جور وتعدی
سے مجسم بنایا ہے۔ یا کچہہ رحم اور انصاف سے بہی
حصہ ملا ہے۔ میرا یہہ خیال غلط تہا۔

(جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی)

آج وہ کام اس کمبخت نے کیا ہے جو دیکہنے
والے کے کلیجہ مین سوراخ کرتا ہے۔
ایسی حالت مین ہم لوگون کا خاموش رہنا قہر الٰہی مین
داخل ہونا ہے۔ کیا اس سے بہی [illegible] کر سکتا
تیرے ہمراہی (ہم اولاد ہو [illegible] سکتا۔
اب اسکی زندگی کا زمانہ قریب [illegible]

مین - اگر تم ذرا بہی دل نہادی اور توجہ سے مجہے مدد دوگے تو ایسا ہی ہوگا - جیسا تمہارا خیال ہے - لیکن جو تدبیر مین نے اسکے قابو مین لانیکی سوچی ہے - اسکو بغور سنو - اور اپنی رائے صائب ظاہر کرو کہ مین اپنے ارادہ مین اس تدبیر سے کامیاب ہو سکتا ہون یا نہین -

پیر خان - میر صاحب آج آپ کیا فرماتے ہین - آپ کے واسطے جان تک حاضر ہے - فرمائیے وہ تدبیر کیا ہے - اور ہم اس مین کہانتک آپ کی مدد کر سکتے ہین -

مین - میرے پیارے بہائیون یہہ تم بخوبی جانتے ہو - کہ خاص برانڈی کی تین بوتلین جو مین گنشور سے لایا تہا وہ اب تک میرے پاس موجود ہین چونکہ خان کی شراب کے نام پر رال ٹپکتی ہے - وہ نام سنتے ہی ہمارے خیمہ مین بلا تکلف آجائیگا - اور جسوقت شراب کا دور چلے گا - مین اُسکے حصہ مین وہ افیون جو خاص مالوہ کی ہے ملا دونگا - چند پیالہ پیکر تہوڑے ہی عرصہ مین اسکے حواس خمسہ مین فرق آجائیگا - پہر بآسانی ہمارا شکار ہو جائیگا -

پیر خان و موتی وغیرہ - واہ میر صاحب واہ - کیا کہنے - آفرین ہے آپ کی تیزی عقل پر اور مرحبا ہے - آپ کی جودت طبع پر - کیا ہی عمدہ تدبیر سوچی ہے - آج ہی اسکا فیصلہ کر دیجئے -

مین (تیزی سے) نفرین ہے تمہاری آفرین اور سمجہہ پر اور لعنت ہے میرے مشورے پر (جو تم سے کوئی بات دریافت کرتا ہون اور تم بے سوچے سمجہے جواب دیتے ہو) کیا ایسے عظیم الشان لشکر مین ایک سردار لشکر کا خون کرنا آسان ہے - کیا تمہارے تجربہ اور صائب رائے کے چاند کو گہن لگ گیا - کیا یہ بہتر نہین ہے کہ کسی روز موقعہ سے شب کیوقت جب تمام لشکر سکہہ نیند سوتا ہو خان کو بلا لین - اگر خان معہ اپنے گہوڑے و خورجی کے آجاوے تو زہے قسمت

پیر خان (خفیف ہوکر) شرمندگی کے لہجہ مین - واقعی آپکا ارشاد بجا ہے - لیکن جسوقت شادمانی اور کامیابی کا عالم ہوتا ہے تو آسکی عقل مین کسیقدر عجلت کا فتور ہوتا ہے - اب غور طلب یہ بات ہے کہ ہم غفور خان کے زین پر (جو بہت عمدہ بنا ہوا ہے اور اسمین اسکا تمام سرمایہ ہے) کسطرح قبضہ کر سکتے ہین

مین - یہ بڑا ہی پیچیدہ معاملہ ہے - اسمین نہایت ہی احتیاط سے قدم رکہنا ہے - اول اسکے زین کا لینا - دوسرے اسکا پوشیدہ کرنا -

پیر خان - (سوچکر اور تہوڑی دیر خاموش رہکر) جمعدار صاحب جو کچہہ میری سمجہہ مین آتا ہے عرض کرتا ہون آپ اس مین کمی بیشی کر کر درست فرما لیجئے - یہ تو ممکن ہے - کہ آپ خان کو اسکے لشکر سے علیحدہ کر کے شام کیوقت اپنے خیمہ مین لے آئین اور شب کے وقت

جب خان خوب نشہ مین ٹین ہوجائیگا تو مجبوراً آپ ہی کے خیمہ مین آرام کریگا۔ اور جسوقت ہم اپنے ارادے مین کامیاب ہونگے۔ تو خان کے ساتہہ اسکے گہوڑے اور زین کو بہی دفن کردینگے۔ اور اُسکی چیزین نکال لین - ورنہ ہم اُسکے قتل کو ہی غنیمت سمجہینگے۔

موتی -- یہ بات درست ہے -لیکن جبتک مین شگون نہ دیکہہ لون کوئی بات نہین کہہ سکتا۔

مین -پہر خان کی رائے پر غور کرتاہون اور دیکہتاہون کہ کہانتک ممکن ہے۔

پہر ہم اُس رات علیحدہ علیحدہ ہوگئے -علی الصباح جسوقت سلطان خاور نے تخت افق پر جلوس فرمایا اور سپاہ انجم نے شمشیر شعاعی کے خوف سے ہزیمت پائی سفر کیا اور ہم سب غفور خان کے ہمراہ تہے۔اگر کبہی آگے پیچہے کچہہ فاصلہ پر بہی ہوجاتے تہے تب بہی ارادتاً غفور خان کے ہی راستہ پر آجاتے تہے اور اپنی شجاعت اور حملہ اور جو جو واقعات نیک و بد پیش آئے ہوئے تہے انکی کامیابی کا تذکرہ کرتے ہوئے چلتے تہے

مین -خان صاحب آپ کو مقام گنثور کا حملہ اور انگریزون کے ذوتعمیر مکانات کی ہیچ کسی نجوبی یاد ہوگا - گو انکے مزاج مین نہ کسی قسم کی امارت ہوتی ہے -نہ اُنکے ہان سامان آسایش نظر آتا ہے -سوائے چینی کے برتنون اور کوٹ پتلون کے کچہہ بہی نظر نہین آتا سونے چاندی- جواہرات کا ذکر ہی کرنا فضول ہے -پہر ہم اپنے ملک کے نوابون - راجاؤن - رئیسون سے ان گول ٹوپی والون کو کسطرح مناسبت دیسکتے ہین - ہم نے اپنی طمع کی غرض سے کس طرح اُن سب کا قیمہ بنایا -

خان -(تکبرانہ لہجہ مین) غور سے سنو- ہمارے سردار کی بزدلی نے ہماری طبیعت کے جوش کو سرد کردیا-اسکی کم ہمتی نے ہماری قوت اور دلیری کو نامردی سے بدل دیا - اگر کچہہ بہی ہمت کو کام مین لاتا- تو ہم ضرور خزانہ پر حملہ کرتے اور اپنی قوت و مردانگی کی داد پاتے اور جسوقت ہم کو ہماری محنت و جانفشانی کا ایک معقول صلہ ملتا- تو اسوقت ہماری خوشی کا کون اندازہ کرسکتا تہا-لیکن فطرت نے یہ موقعہ ہی نہ دیا -بس ہم نے اپنے اطمینان اور دلکی بہڑاس نکال لینے کی غرض سے انکے نوتعمیر مکانات اور بنگلون مین آگ لگادی-

مین -خان صاحب آپ سچ فرماتے ہین لیکن اُن مکانات کے شعلون نے اُن نامردون کی طبیعت کو بہی خوب ہی جلایا-آپ کو اس نایاب شے کا حال (جس سے انسان کا غم غلط خوب ہی ہوتا ہے بلکہ انسانی خوشی کا جامہ کہنا چاہیئے) یاد ہے یا نہین وہ چہوٹی چہوٹی بوتلین جو مین نے لی تہین-

خان -(خوش ہوکر) انسانی خوشی کا جامہ نہین بلکہ

جوانی کا عالم زندگی کا فرحت بخش نظارہ کہنا بھی
بیجا نہیں ہے۔ اسکا ذائقہ اسکا سرور مجھے خوب یاد
ہے۔ واقعی یہ لوگ عمدہ شراب پیتے ہین۔ افسوس
مین نے اسکی قدر نہ کی۔ دو چار بوتلون کا ہمراہ
رہنا کچھہ مشکل نہ تھا۔ اب کیا ہوتا ہے۔

گیا وقت پھر ہاتھہ آتا نہین

مین۔ گو مین اسکے مزہ سے ناواقف ہون لیکن
داشتہ آید بکار کے خیال سے مین نے چند بوتلین
اٹھا لی تہین۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ اب بھی
موجود ہونگی۔ اگر آپ اسکو زندگی کا فرحت بخش
نظارہ سمجھتے ہین۔ تو پھر مجھے بھی اسکی لذت چکھائیے۔
اور اپنے خزانچی کو حکم دیجے بخیلی کو کام مین نہ لائے
بخدا ایسی نفیس شراب بہشت مین بھی نصیب نہوگی

خان۔ (مجبور ہوکر) مین اسوقت کیا جواب
دون۔ خیر موقعہ سے دیکھا جائیگا۔ لیکن اسوقت
تو تم ہی کنجوسی کر رہے ہو۔

مین۔ (مسکراکر) خانصاحب آپکے واسطے۔ اور
پھر کنجوسی۔ ہرگز نہین۔ لیکن ایسے لشکر مین مذہب کے
خلاف کام کرنا یا اسکا ذکر کرنا شراب خواری کا تمغہ
پہنا ہے۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ شب
کیوقت تشریف لائیے اور اگر آپ کو آیندہ کیواسطے
بھی درکار ہو تو اپنا گھوڑا معہ زین کے لیتے آئیے زین
کے اندر دو تین بوتلین بآسانی آسکتی ہین۔ اگر منظور
خاطر ہے تو حکم دیجیے کہ مین پلاؤ کرک بھی تیار کراؤن
اور پھر تنہا ہی مین شب کیوقت خوب دور اڑے

رات کو بادہ پیا صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھہ سے جنت نہ گئی

خان۔ میر صاحب اطمینان رکھو۔ اگر خاص طلائی
ہی شراب ہے۔ اور جسکی مجھے تم امید دلاتے ہو تو مین
ضرور تمہارے پاس پہنچونگا۔ اور ہم بہت احتیاط
سے اس مجلس کو آراستہ کرینگے۔ کہ کسیکو خبر تک نہوگی
اور مین اپنے سائیس کو حکم دونگا کہ میرے گھوڑے کو
تمہارے گھوڑون مین باندہ دے۔

یہ بات سنتے ہی میرا دل باغ باغ ہو گیا اور مجھکو اپنی
عمدہ تدبیر کی کامیابی پر ناز ہوا کہ بلا کسی خطرہ کے
ایسا عظیم سرمایہ ہمکو ملیگا۔

مین۔ یہہ امر طے ہو چکا۔ کہ یہ بات بالکل پوشیدہ
رہے گی۔ جو وقت پلاؤ تیار ہو جاویگا۔ مین پھر خان
کو جو میرا ہمراز اور محسن ہے آپ کے پاس بھیجدونگا

خان۔ نہین۔ نہین۔ نہین۔ مین خود تاریکی
مین تمہارے خیمہ تک چہل قدمی کرتا ہوا چلا آؤنگا
پھر سائیس سے کہا۔ آج شب کو جو وقت مجھکو میر صاحب
کے خیمہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھو اس طرح سے میرا
گھوڑا معہ زین میرے پیچھے پیچھے لے آنا کہ گویا مین
سوار ہوا چاہتا ہون۔ اور جو وقت میر صاحب
کے خیمہ مین مین داخل ہون تم گھوڑے کو میر صاحب کے

گھوڑون مین باندہ دینا۔

سائیس ۔ بہت بہتر خداوند۔ جو حکم۔

خان ۔ دیکہو کسی سے یہ ذکر نکرنا۔ کہ مین کہان جاتاہون۔ اور اگر کوئی شخص اتفاق سے اُسوقت کوئی سوال کرے توتم کچہہ جواب ندینا۔

سائیس ۔ حضور کے حکم کی تعمیل کو مین اپنا خاص فرض سمجہتاہون۔ مجہسے کبہی عدول حکمی نہین ہوئی۔

خان ۔ تمہارے واسطے یہ ہی بہتر ہے۔

پہر وہ آدمی پیچہے رہ گیا۔ اور ہم نے اپنا سلسلۂ گفتگو شروع کیا۔ مختلف سردارون کی لیاقتون اور اُنکے سلوک کرنیکا حال کہتے رہے۔ غفور خان ایک عمدہ سپاہی تہا لیکن فطرتاً کج خلقی بدمزاجی اس کی طبیعت مین کوٹ کوٹ کر بہری ہتی۔ اسوقت شراب کے شوق اور امید نے اسکے مزاج کو بالکل بدل دیا اور اسکے ریمارک اسوقت کے کس عقلمندی اور ندمت سے بہرے ہوئے تہے۔

ہم بادل شادان و فرحان چلے جارہے تہے۔ لیکن تہوڑی دیر کے بعد ایک ایسے کف دست میدان مین گذر ہوا کہ جہان آفتاب کی تیز تیز کرنین اپنا پورا جلوہ دکہارہی تہین۔ دہوپ کی تپش اور تیزی نے آنکہون مین چکاچوند پیدا کی۔ اور باد تند کے جہونکون نے ہونٹون پر پپیڑی ڈالی۔ اسوقت کی پریشانی اور حیرانی۔ مایوسی۔ حرمانی۔ ناامیدیکا پورا جوبن دکہلارہی تہی۔ قدرت خدا اور سچے عتاب اور حرمانی کانوٹو خود بخود ناظر کی نظرون مین کہنچتا تہا۔ اور ایک نصیحت آمیز سما ہوتا چلا جاتا تہا۔ اس قسم کے خیالات ہمارے دل مین متواتر دورہ کررہے تہے۔ اور دست بدعا تہے

تجہے فضل کرتے نہین لگتی بار
نہ ہو تجہسے مایوس اُمیدوار

کہ تیر دعا ہدف پہنچا اور اسکی رحمت کا دریا جوش مین آیا۔ چند ہی قدم آگے بڑہے ہون گے سامنے درختون کے جہنڈ دکہلائی دیئے۔ اور ایسے سرسبز مقام پر پہنچے۔ کہ جسکا فرحت بخش نظارہ ہی تشنہ لب اور خشک حلق کی پیاس بجہاتا تہا۔ اس خوش منظر سے دلکو سرور اور آنکہون کو نور ہوا۔ اور ہماری ناکامی اور شکستہ دلی کے لشکر پر امید اور کامیابی کی فوج نے غلبہ پایا۔ اور اسی جگہہ قیام کیا۔"

سہ پہر کے بعد خان کے پے درپے پیغام آئے کہ کہانا تیار ہے لیکن مین انکار ہی کرتا رہا۔ کہ ابہی سفر کی تکان کم نہین ہوئی۔ میرے آدمی سب پریشان ہین کیونکہ اگر مین وقت مقررہ سے پہلے اطلاع دیدیتا۔ تو مین اپنے ارادون مین ناکامیاب رہتا۔

موتی ۔ میر صاحب آپ صبح سے خان کے ساتہہ

ہین - افسوس شگون دیکھنے کا خیال آپ کو نہوا -
تہین - واقعی مین نے نہین دیکھا - مگر مین یقین
کرتا ہون - کہ تم نے شگون ضرور دیکھا ہوگا - اور
میر لول اس بات کی شہادت دیرہا ہے کہ شگون
ہمارے موافق نکلا ہے -

موتی - یہہ امر آپ پر بخوبی روشن ہے - کہ مین
اپنے کام مین کبھی غافل نہین رہتا - جسوقت کل
شب کو آپ سے علیحدہ ہوا - تو مین نے اور پیرخان
نے بہمراہی دیگر ٹہگون کے گوڑ کا چڑہاوا چڑہایا
اور اپنے رکہشا کرنے والے دیوتا یعنی (دیبی) سے
شگون کا خواستگار ہوا -
اس نے ہکو تہباو اور پہلہاو کا شگون عمدہ تہوڑی
دیر کے بعد بخشا - اس لئے اب ہکو کوئی خوف نہین -

تہین - مین نے اول ہی خیال کرلیا تہا - جسوقت
غفور خان نے ہماری سب باتون کو تسلیم کیا تہا -
کہ شگون کے عمدہ ہونے مین کوئی شک نہین ہے -
اگر شگون عمدہ نہوتے - تو ہماری سب تدبیرین
ہمارے خلاف ہوتین - ابہی بہت سے تفکرات درپیش
ہین اور بہت ہی تضیع اوقات ہوتی ہے - خیر
اسکی نسبت بعد مین دیکھا جاویگا - وہ بہت ہی
نازک وقت ہوگا جسوقت خان کا غائب ہونا معلوم
ہوگا - اسلئے ایک عرصہ تک ہکو خاموش رہنا پڑیگا -

موتی - جمعدار صاحب ہم نے باہم مشورہ کرکے یہہ
ارادہ کرلیا ہے - کہ ہم روز ایک نئی مہم آپ کے
سامنے پیش کیا کرین - ان پنڈاریون مین کوئی
شخص ایسا ہے جسکے پاس ہزار بارہ سو روپیہ نہو
بڑے شرم کی بات ہے - کہ ہم شب کا وقت بیکار کہوئین

تہین - موتی ابہی ٹہیرو - جلدی نکرو - پہلی جو کام
درپیش ہے - اسکو انجام کرنا چاہئے -

میرے ہمراہی ٹہگ - اجی میر صاحب آپ ناحق
فکر کرتے ہین ٹہگ کا کام ہے - کہ وقت پر اپنا فرض
منصبی پورے طور سے ادا کرے ہم سب تیار ہین -

لوگہائی - تو ہم اپنا وقت بیکار نکہوئین اسکے آنے
سے پہلے ہی قبر تیار کرلین -

تہین - نہین - شاید اسکو شبہہ ہوجاوے وہ
بہیڑیہ کی طرح ہوشیار رہتا ہے - کیا بعد مین جلد
تیار نہین ہوسکتی -

لوگہائی - آپ سچ فرماتے ہین - اسکو گہرا دفن
کرنیکی ضرورت نہین - اور ہم مین تین لوسائے لگہائی
بڑے مشاق ہین جو چند لحہ ہی مین تیار کردینگے -

پیرخان - کیا اسکا سائیس بہی مارا جائیگا -

موتی - بیشک - میر صاحب اور تم خان کی خبر
لے لینا - اور سائیس کو میرے واسطے چہوڑ دینا -

تہین - بس سب انتظام ہوگیا - اس امر کا ضرور
خیال رہے - کہ صرف پیرخان ہمارے ساتھ ہوگا
اور تم سب باہر ہوگے - لیکن ہوشیار رہنا گہوڑہ نہیر

زین کسا ہوا تیار رہے۔ گو مجھے کچھ بھی خوف نہین
ہے۔ تاہم احتیاط شرط ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ
بات معلوم ہو گئی یا کچھ شبہہ ہو گیا۔ تو ہم کو فوراً
یہان سے فرار ہونا لازمی ہو گا۔

موتی۔ نہ مجھے کچھ خوف ہے مگر ایک سردار مشہور
بہادر آدمی کے غائب ہو جانے سے ہنگامہ ضرور برپا
ہو گا۔ لیکن ساتھہ ہی اسکے مختلف روایتین ہونگی
بعض کا خیال ہو گا۔ کہ اب یہان ٹہیر کر کیا کرتا
روپیہ بہت سا جمع کر لیا تہا۔ اس لئے وہ چلا گیا
یا کسی شکار کی تلاش مین کسی جگہہ گیا ہے۔ یا کسی
شخص نے اسکو قتل کر دیا۔

علاوہ برین جب سے ہم نیاڑ سے روانہ ہوئے ہین کس قدر
پنڈاریون کا خون خان اور اُسکے آدمیون نے کیا ہے

مین۔ اس بات مین کوئی شک و شبہہ نہین ہے۔
مجھے خوب حال معلوم ہے۔ یہہ لوگ مجسم شیطان ہین
لیکن اب تم جاؤ اور ہوشیار رہو۔ اور پیر خان کو
میرے پاس بہیجو۔ اسوقت شاہ خاور تاریکی
کے پر خوف حملہ سے مغلوب ہو کر اور اپنا مشرقی تخت
چھوڑ کر ڈگمگاتے ہوئے قدمون سے غرب کی جانب
بہاگا چلا جاتا تہا انسان و حیوان اس مغلوب بادشاہ
کی حالت کو بیم و ہراس سے دیکھہ رہے تھے اشجار
تاریکی کے خوف سے آہ سرد بہر رہے تھے پرندے اپنی
پناہ کی جگہہ تلاش کر رہے تھے ٹہیک شام کیوقت
اسلام کے سچے بندون نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔
اور متفرق گروہ کے گروہ جمع ہو کر نماز پڑہنے مین مشغول
ہوئے۔ اور ہاتھہ پہیلا پہیلا کر اس روز کے خون اور
ظلم و زیادتی کی معافی مانگی۔ پہر سب آدمی علیحدہ علیحدہ
ہو کر اپنے اپنے گہوڑے کی پاس بستر بچھا کر لیٹ رہے
کہ شب آرام سے گزارین۔ اور صبح آئندہ کیواسطے
مستعد ہو جاوین۔"

وہ وقت (جسکا مین منتظر تہا) قریب آیا۔ اور مین
اپنے خیمہ مین خان کے انتظار مین بیٹھا ہوا تہا۔ مین
اسوقت کی خوشی کا اندازہ نہین کر سکتا۔ میرے
رگ و پے مین ایک حرارت متواتر دورہ کر رہی
تہی۔ کیونکہ میرا خیال بہت مستقل تہا کہ مین آج ایک
جابر پنجہ کا کام تمام کرونگا۔ میرے پاس صرف
پیر خان موجود تہا۔ اور ہم دونون کے مُنہ پر مُہر
خاموشی لگی ہوئی تہی۔ اور دل ہی دل مین پے درپے
خیالات آئندہ کے گہوڑے بڑی تیزی سے دوڑ
رہے تھے۔ آخر تہوڑی دیر کے بعد مُہر سکوت ٹوٹی
اور پیر خان نے مجھسے دریافت کیا۔

پیر خان۔ میر صاحب آپ نے مادہ دافع شے تو
کسی بوتل مین آمیز کر لی ہو گی۔

مین۔ بیشک ایک بوتل برانڈی مین دو تولہ
وہ افیون ملائی ہے جس مین نہایت تیزی ہے۔
مین نے اسکو چکہا تہا اسکا مزہ بالکل دوا کا سا معلوم ہوا

جسوقت خان سرور کی حالت مین ہوگا۔ اُسوقت
یہ بوتل پلائی جاویگی۔ اور اگر ہم ایسا نکرینگے تو
سوائے ناکامیابی اور پشیمانی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔
بلکہ اس جگہکا قیام اور یہان سے جان سلامت
لیجانا مشکل ہوگا۔ اگر خدانخواستہ یہ صورت پیش
آئی تو بڑے شرم کی بات ہے۔

پیر خان۔ آپکا ارشاد بجا ہے۔ مگر وہ یہان سے
کسی صورت مین بہی صحیح وسلامت نہین جاسکتا
کیا مین اپنی قوت کا اُسکی طاقت سے مقابلہ نہین
کرسکتا کیا آپ کے رومال نے کسی وقت خطا کی ہے
لیکن جسوقت خان پیالیان اُٹھاکر غل مچائیگا
اُس وقت کا کیا فکر ہے۔ اگر مناسب سمجھیے
تو موتی وغیرہ کو بلا لیا جاوے۔
کیونکہ موتی کے پاس ستار اور ڈہولک ہے۔ اسکی
آواز اور گانے والون کا شور خان کے غل غپاڑہ
پر سبقت لیجاویگا۔

مین۔ نہین۔ گانے بجانے سے بہت سے آدمیون
کی توجہ اسطرف ہوگی۔ اور بلا تامل چلے آوینگے۔
اس حالت مین ہمارا اصلی مطلب خبط ہوجاویگا۔
ہان جہانتک ممکن ہو۔ احتیاط کرین۔ اور باقی
سب اس قادر مطلق کے بہروسہ پر چہوڑ دین۔
جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہے گا کرے گا
یہ بات حکومت کی اس کو ہی سزا ہے

رات بہت گزر چکی تہی۔ اور اُسوقت کی تاریکی
چشمہ ظلمات کی تاریکی کا پورے طور سے مقابلہ
کر رہی تہی۔ شہر خموشان کا پورا منظر تہا۔ بلکہ یہ
کہنا چاہئیے۔ کہ خاموشی اس لشکر عظیم پر قبضہ
کنان تہی۔ جو بتون کی طرح ساکت نظر آرہا تہا۔
بڑے غور کے بعد معلوم ہوا۔ کہ ایک شخص ہوشیاری کے
ساتہ جو جو آدمی اُسکے راستہ مین گہری نیند مین بیخبر
سوتے مین نہایت احتیاط سے بچتا ہوا۔ اور آہستگی
سے قدم اُٹہاتا ہوا چلا آتا ہے۔

مین۔ بہائی پیر خان دیکہو وہ خان آتا ہے
اُسکے پیچہے پیچہے سائیس گہوڑا لا رہا ہے۔

پیر خان۔ واقعی خان نے اپنا وعدہ ایفا کیا۔
اتنے مین غفور خان کی آواز آئی کہ میر صاحب
آپ ہی ہین نا۔

مین۔ خانصاحب تشریف لائیے اور غریبخانہ
کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور فرمائیے۔

خان۔ اس تاریکی مین (کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین
دکہلائی دیتا) مجہے خوف تہا۔ کہ مین آپ کا خیمہ
نہ بہول جاؤن۔

مین۔ مین بڑی دیر سے آپکا منتظر تہا۔

غفور خان۔ (خوش ہوکر) کیون میر صاحب
اب ہمکو ہمارے دل کی چہیتی اور سرور کے بخشنے
والی اور غم غلط کرنیوالی شئے ضرور ملیگی۔ کچھ

دہوکہ تو نہین ہے۔

مین۔ بخدا دہوکہ نہین ہے۔ آپکا خیال کدہر گیا ملاحظہ فرمائیے یہ رکھی ہوئی ہے پیر خان پلاؤ دینے گیا ہے۔

خان۔ مین نے اسی خیال سے کہ شب کو میر صاحب کے ہان خوب سیر ہو کر کہانا نوش کرونگا۔ آج دن بہر فاقہ کیا ہے۔ مین جلد آجاتا۔ لیکن خاص کام کی وجہ سے مین دربار مین بلوایا گیا اور کسی عرصہ تک مین نے جو آپ کو منتظر رکہا آپ معاف فرمائیے

مین۔ آپ کی عنایت کا نیازمند کمال مشکور ہے۔ آپ کا ارشاد فرمانا آپ کے اخلاق کی خوبی ہے۔ فرمائیے آپ کا گہوڑا کہان ہے۔

خان۔ غالباً میرے سائیس نے تمہارے گہوڑون مین باندہ دیا ہوگا۔ مین اپنے ملازمون کو دہوکہ دیکر آیا ہون۔ اور دوسر کا بہانا کرکر سو رہا۔ اور سب کو سخت ممانعت کر دی کہ مجھے بیدار نکرنا۔ تہوڑی دیر کے بعد سب لوگ خواب غفلت مین خراٹے لینے لگے۔ مین آہستگی سے اپنے پلنگ سے اٹہکر اور دبے پاؤن خیمہ سے باہر آیا۔ اور سائیس سے اشارہ کرکر چلا آیا۔ غالباً امید ہے کہ آپ کے آدمی گہانس وغیرہ گہوڑے کے سامنے ڈال دین گے۔

مین۔ ابہی اسکا بندوبست کر دیتا ہون۔

پیر خان اسیوقت پلاؤ لیکر آیا۔ خان اسوقت ایسا لپکا۔ جیسے باز کبوتر پر۔

خان۔ اب شراب جلد پلوائیے۔ زیادہ دیر نہ لگائیے۔ مے کے بغیر پلاؤ خشک معلوم ہوتا ہے حلق کو چہیلتا ہے۔ مین نے اسوقت ایک شراب کا پیالہ پیش کیا۔ خان نے بہت خوشی سے نوش کیا اور کہا یہ وہ شراب ہے جو حوران بہشتی پیتی ہین میر صاحب ذرا خیال تو کرو کہ اگر بالفرض ہم اچہے اعتقاد والے لوگون کو بہشت مین بہی یہ شراب ملے۔ تو کس طرح پیونگے کیونکہ ہمارے سامنے وہ وہ حورین جنکے حسن کی ہم کسی سے ہی تشبیہ نہین دیسکتے کہڑی ہوئی ہونگی۔ (قہقہہ لگاکر اور پہر خاموش رہکر) من تانم من دانم۔ میر صاحب اب آپ نوش کیجیے۔

مین۔ نہین خانصاحب یہ شیشہ خاص آپکے حصہ کا ہے۔ اور ایک بوتل اور آپ کیواسطے موجود ہے۔ مین اور پیر خان تیسری بوتل کو آپسمین تقسیم کر لینگے۔ افسوس کہ زیادہ شراب نہین ہے اور نہ بوتل ہی بڑی ہے۔

خان۔ مین تمہارے کلام کی تائید کرتا ہون واقعی جقدر افسوس کیا جاوے وہ کم ہے لیکن جسقدر ہے ہمین اسی کی قدر کرنی چاہئے (پہر ایک قسم پیکر) دیکہو یہ بے ایمان فرنگی روزمرہ اس نادر

شراب کا استعمال کرتے ہین اور نشے کی حالت مین
کیسے کیسے کارنمایان کرتے ہین۔ اور ایک میز کے پاس
کرسیان بچھاکر اونپر بیٹھکر شراب پیتے ہین۔ اور
گاتے ہین ناچتے ہین پہر بیہوش ہوجاتے ہین۔ کیا
کبہی تمکو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔

مین۔ مین نے بچشم خود بہی دیکہا ہے اور سنا بہی ہے
مین ان لوگون کے حالات سے بخوبی واقف ہون۔

خان۔ (کسیقدر سکوت کے بعد) کاش اگر مین ان کا
ملازم ہوتا تو کیا اچھا ہوتا۔ خود اس شراب کو پیتا۔
اور اپنے دوستون کو بہی اس سے محروم نہ رکھتا۔

مین۔ واقعی اس مین کیا شک ہے۔

خان۔ میر صاحب اب مین ان فرنگیون کی نوکری
ضرور کرونگا کیونکہ یہ ولایتی شراب مجھے بہت ہی اچھی
معلوم ہوتی ہے۔ اور یہہ شراب بہت سے کئے مسلمانون
کو اس طرف راغب کریگی۔ مین نے سنا ہے کہ سکندر جاہ
بہی شراب پیتا ہے۔ نہین معلوم کہ کہانتک یہ امر صحیح ہے

مین۔ جس وقت مین حیدرآباد مین موجود تہا مین نے
بہی سنا تہا۔ اور اسی مقام پر اس نایاب شراب کو
چکہا تہا۔ اور اسی باعث سے مین نے گنتور کے مقام
سے یہان کران چند بوتلونکو احتیاطاً اٹہا لیا تہا۔

خان۔ (ایک بوتل کو ختم کرکر اور کسیقدر افسوس کے
ساتہہ آہ سرد بہر کر) یہہ تو شہنشاہونکے پینے کی شراب ہے
برائے خدا میر صاحب اور لائیے۔ ۵

ساقی تیرے صدقے ساقی
غم مین نہ رکہہ تو کچہہ ہی باقی
جام پلا بہر بہر کے مے کے
ہووین جس سے سب کو اچنبے
بات یہ ہی ہے مانے اگر تو
سچ تو یہ ہی ہے جانے اگر تو
کچہہ ہی مزا بے مے کے نہین ہے
لطف کہین بے اسکے نہین ہے
ساقی پیارے الفت والے
خوش اور اچھی صورت والے
جلد لگا دے منہ سے شیشہ
مے کے بغیر اب دم ہے رکتا
مے ہو اصلی لندن والی
پیرس کی یا برلن والی

مین۔ (دوسری بوتل پیش کرکر) خان صاحب صرف
یہہ ایک بوتل اور موجود ہے۔

خان۔ (خوش ہوکر اور نصف بوتل چڑہاکر) میر
صاحب اب تو مین ناچ بہی سکتا ہون۔ اور گانا بہی گا
سکتا ہون۔ گو ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔
لیکن گانیکی ممانعت نہین ہے کیونکہ پیغمبر صاحب کی تعظیم
اور توصیف مین راگ گاؤنگا۔ چونکہ مین ستار خوب
بجاتا ہون۔ اس لئے مجھے ایک ستار اسوقت درکار ہے
کیا آپ لوگون مین کسی کے پاس موجود ہے۔

مین - میرے ایک ملازم کے پاس موجود ہے -
کیا ستار ہی منگا دیا جاوے - یا اسکو ہی طلب کیا جاوے
خان - اگر وہ کچھہ گانا ہی جانتا ہے تو ضرور بلواو -
اور کسی قسم کا خوف نکرو -
مین - خوش آواز ہے - اسکا گانا دل پر اثر کرتا ہے -
بھائی پیر خان جلد جاؤ اور موتی کو بلا لاؤ لیکن ستار آئے
خان - (زانو پر ہاتھہ مار کر) افسوس اسوقت کوئی
معشوق پریوش پیش نظر ہوتا تو کیا اچھا ہوتا جسوقت
ہم نے کرشنا پر قیام کیا تھا - تو ایک حسین نوجوان کمسن
ناز و ادا کی کان عاشقون کی جان میرے پاس موجود
تھی - جس سے کیا ہی لطف تھا - افسوس ایک ناممکن
بات کا اسوقت ذکر ہی کرنا لغو ہے -
مین - خانصاحب گھبرایئے نہین جسوقت ینام
پہنچ جائینگے - تو اس سے زیادہ حظ اٹھائینگے -
پیچھے موتی مع ستار کے آگیا ہے -
موتی - (سلام کرکر) آقاہ - آج خان صاحب نے
یاد فرمایا ہے -
خان - پیارے گوتے - کیا یہ ستار ملا ہوا ہے
اسکے سب پردے درست ہین -
موتی - صاحب یہہ ستار آپ کے لائق نہین ہے -
لیکن سب طرح سے درست ہے -
عفور خان اس طرح سے ستار کے پردو نپر اپنی انگلیان
جلد جلد چلاتا تھا جس سے ناظر کی نظر مین یہی جتاتا تھا کہ
یہ شخص اس فن مین کامل مہارت رکھتا ہے - اور
سب لوگ تعجب کی نظر سے نگران تھے - دیکھئے کہ خان
کس طریقہ سے ستار بجاتا ہے -
خان - (زور کی آواز مین) تھوڑی سی شراب اور
پلاؤ - تو مین ستار بجانیکی کوشش کرون - ارے
موتی کوئی غزل ہی یاد ہے یا نہین -
موتی - خانصاحب مین ایک دیہاتی آدمی غزلونکو
کیا جانون - ہان ملہار اور بھیرون کی راگنیان
البتہ آپ کو سنا سکتا ہون -
خان - ان راگنیون کو یہان کون سمجھیگا - مین ایک
غزل بتلاتا ہون - جو غالباً تمہین ہی یاد ہوگی -
(اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری)
میر صاحب تھوڑی سی شراب اور پلاؤ - آج تم نے
خوب ساقی گری کی - میرے پیارے ساقی - مین
تمہین ان غزلون سے بھی بہتر غزل سناؤنگا - جو
خواجہ حافظ نے اپنے دیوان مین اپنے ساقی کی خاطر
مین لکھی ہین - (پھر شراب کا ایک پیالہ چڑھا کر) اسکا
ذائقہ بدلا ہوا ہے -
مین - خانصاحب اس بوتل پر کاغذ بھی اور قسم کا
چسپان ہے شاید یہہ شراب - اعلی درجہ کی ہے -
ملاحظہ فرمایئے -
خان - یہہ شراب تیز معلوم ہوتی ہے - اچھا موتی
اب تم کچھہ گاؤ -

موتی نے گانا شروع کیا۔ اور خان نے بہی اس کا
ساتھہ دیا۔ دونوں کی آواز ملکر ایسی پیاری معلوم
ہوتی تہی۔ جس سے ایک مجمع کثیر کے ہو جانیکا احتمال
تہا۔ اور ہم اپنے ارادے مین ناکامیاب رہتے۔
لیکن تہوڑے ہی عرصہ مین خان خاموش ہوگیا تو
مین نے اور پیر خان نے بہت کچہ تعریف و توصیف کی
اور کہا کہ آج خوش قسمتی سے اس چٹیل اور کف دست
میدان اور لق و دق جنگل مین دو لایق گویون کا
گانا سنا۔ لیکن اب خانصاحب خاص آپکا نمبر ہے۔
خان۔ میرے بعد پہر میرے پیارے ساقی تمہارا نمبر
ہے۔ اچھا تہوڑی شراب اور پلاؤ کہ خوب سرور ہو۔
افسوس اگر ہمارے پاس کافی ذخیرہ موجود ہوتا تو
ہم روز اسی طرح سے جشن مناتے مزے اڑاتے پہر پیالے
کو خالی کرکر اور بوتل کی طرف دیکہکر ابہی تو نصف
سے بہی کم بوتل خالی ہوئی ہے۔ اُفوہ بہت ہے۔
ایک پیالہ موتی کو بہی دو وہ بہی اس کا مستحق ہے
موتی۔ حضرت مجھے معاف فرمایئے۔ میرے اور
آپ کے مذہب مین بہت فرق ہے۔ مین قوم کا برہمن ہون
خان۔ افسوس تو اس کے مزے سے ناواقف ہے۔
اور تیرا اعتقاد بہی دوسرا ہے۔ لیکن تیرا نام بہی کیا
پیارا ہے۔ جیسا کہ تیرے نام کے ساتھہ خان موزون
ہو سکتا ہے ویسا ہی لفظ رام ہے اگر جدا تیرا مذہب
ایک ہوتا تو ہمارے ساتھہ بہشت مین بہی رہتا۔
وہان حورون سے لطف اٹہاتا۔
اب غفور خان کو نشہ بہی ہوگیا تہا۔ اور آواز مین
بہی بہاری پن تہا۔ اسلئے غزل کے گانیکی بہتیری
کوشش کی لیکن ناکامیاب رہا۔ خان کا رنڈیون
کی طرح آنکہین مٹکانا نزاکت سے کمر و گردن کو ہلانا
اسوقت ایک عجیب لطف دیتا تہا۔ پہر غل مچاکر
میر صاحب میرا حلق بالکل خشک ہوگیا ہے مین
کیا خاک گاؤن۔ دوسرے زکام نے میری آواز
کو اور بہی بہاری کر دیا۔ ایک جرعہ پیکر خان نے
پہر گانیکی کوشش کی۔ مگر کچہ فائدہ نہوا۔ ایک
نشہ شراب دوسرے خاص مالوہ کی افیون اس مین
ملی ہوئی۔ جو اپنا قاتل اثر کر رہی تہی۔ خان کو
کامیاب نہونے دیا۔ اور مجبور ہوکر کہا۔ موتی خان
نہین موتی رام اب تم گاؤ مین ستار بجاؤن گا
موتی نے گانا شروع کیا۔ لیکن خان نے مجبور ہوکے
ستار زمین پر رکہدیا۔
خان۔ میر صاحب آپ جانتے ہین کہ مین کون ہون
اور کسقدر سوار ماتحت ہین۔
مین۔ حضرت آپ نواب صاحب کے قوت بازو ہین
تین ہزار سوارون کے افسر ہین۔
خان۔ پہر تم لوگون نے مجھے گویا کیون تصور کیا۔
مین کبہی نہ گاؤن گا۔ اور نہ بجاؤن گا۔ لیکن میر
صاحب آج آپکا غلام ہون۔ اس تیسری بوتل نے

تو میرے حلق کو بالکل خشک کر دیا۔ بڑی تیز شراب ہے
مین۔ خانصاحب اب آپ کو سوائے شراب کے
دوسری شے نہ لذیذ ہی معلوم ہوسکتی ہے۔ اور نہ
مدام دلیکتی ہے۔ لہذا اور پیو۔ صرف ایک پیالہ
موجود ہے۔
خان۔ اب مجہکو سب دیدو۔ اب مین کافر فرنگیون
کی طرح خواہ وہ کیسے ہی غلیظ ناپاک ہون کہڑا ہوکر
پیونگا۔ اور جیسا کہ مین نے اول مین ذکر کیا ہے
اب اُنکی ملازمت ضرور اختیار کرونگا کیا تم جانتے
ہو کہ جس وقت وہ کہڑے ہوکر شراب پیتے ہین۔ کیا
الفاظ منہ سے نکالتے ہین۔
مین۔ مین نے ایک شخص سے جو انگریزون کا خدمتگار
تہا سنا ہے کہ وہ ہپ۔ ہپ۔ ہپ کہتے ہین۔
خان۔ (متحیر ہوکر) این۔ ہپ۔ ہپ۔ ہپ۔
اسکے کیا معنے ہین۔
مین۔ جس طرح سے ہم لوگ بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہتے ہین اسی طرح سے یہہ لوگ لفظ ہپ۔ ہپ
ہپ کو استعمال کرتے ہین۔
خان۔ میر صاحب اس مین شک نہین۔ اب مجہے
اُٹہنے مین مدد دو کیونکہ شراب میرے مغز مین چڑہ گئی
اور خیمہ چارون طرف پہرتا نظر آتا ہے۔ اگر مجہے کہڑا
کر دو تو مین آخری پیالہ اس طرح پی لون جیسا کہ کوئی
مسلمان یا فرنگی پیتا ہے۔ آہا مینے کیا اچہا کہا ہے۔"

مین نے خان کو کہڑا کیا اور خان نے بسم اللہ۔ ہپ
ہپ ہپ کہکر اُس پیالہ کو بالکل خالی کر دیا۔
اوسکا سر جہک گیا۔ اُسکی آنکہین بُری طرح پہرنے
لگین اوس نے آگے بہاگنے کی کوشش کی۔ لیکن مردہ
کی طرح زمین پر گر گیا
پیر خان۔ (قریب آکر) بس خانصاحب تکلیف
نہ کیجئے۔ خان صاحب اب تم مردہ ہوگئے ہو۔ فرنگی
اور مسلمان بنکر تمنے ہمین خوب تماشا دکہلایا۔
مین۔ اب خان کو سیدہا بٹہادو۔ مین تیار ہون
اور تم مین سے ایک آدمی چہرنے دو۔"
اُن آدمیون نے اوسکو اُٹہایا اور جب وہ بیٹہہ گیا
اُسکا سر پہر اُسکے کندہون پر گر پڑا۔ اور مُنہ سے
کف نکلنے لگا۔
موتی۔ یہہ تو مر گیا ہے اُسے چہونا نہ چاہئے۔ یہہ
نجس ہے۔
مین۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ نشہ مین ہر شخص کی
ایسی ہی حالت ہوجاتی ہے مین نے صدہا آدمیونکو
ایسی حالت مین دیکہا ہے۔ اب اسکی گردن سیدہی
کر دو اور چہرنے دو۔
اُنہون نے ایسا ہی کیا۔ پیر خان نے وہ قاتل بات
کہی۔ اور ضمد خان نے میری مضبوط گرفت مین
سے نکلنے کیواسطے زور کیا۔
پیر خان۔ بس میر صاحب۔ یہ ظالم جہنم مین پہنچگیا۔

مین - الحمد للہ - کہ ہمارے رکہشا کرنیوالے دیوتا
(دیبی) اور حضرت پیغمبر نے ہماری امداد کی - اب
لوگہائیون کو بلاؤ کہ اپنی خدمت کو انجام دین اور اب
سائیس کی جلد خبر لو - ہم سب لوگ خان کی لاش
کو خیمہ مین چہوڑ کر باہر آئے - اور ان لوگون سے جو
ہمارا انتظار کر رہے تہے دریافت کیا کہ سائیس کہان
ہے - ان کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ ایک گہنٹہ سے
بالکل بے خبر ہے -

پیر خان - یہ بہت اچہا ہے - اسکو میرے لئے
رہنے دو (اس سے مین بہگت لونگا)

مین اور موتی جسوقت اس غافل بے خبر کے پاس
پہنچے تو پیر خان نے اسے ہوشیار کیا - وہ آنکہین ملتا
ہوا اٹہا - لیکن پیر خان نے قبل از ہوشیاری اس کا
کام تمام کیا - اب سوائے نعش اور زین کے کچہہ نہین
رہا لوگہائی قبر تیار کر رہے تہے مین نے اور پیر خان و
موتی نے زین کی خورجیان کہولین - تو اس مین سے
اشرفیان - اور جواہرات اور سونے کی چہوٹی چہوٹی
ڈلیان برآمد ہوئین - ہمین اسوقت اتنی فرصت
نہ تہی کہ اسکی قیمت کا اندازہ کرتے - مگر ہمنے زین
کے اپنے چاقو سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے - اس غرض
سے کہ اس مین اشرفی وغیرہ باقی نہ بچا رہے اس
عرصہ مین لوگہائیون نے قبر گہری تیار کر لی تہی -
ہمنے دونون نعشین اور زین کے ٹکڑے انکو اسمین دفن کر دیا -

موتی - میر صاحب گہوڑے کا کیا کرین ہم اسے اپنے
ساتہہ تو رکہہ نہین سکتے کیونکہ لشکر مین کوئی بہی ایسا
آدمی نہین ہے جو غفور خان کے گہوڑے کو نہ جانتا
ہو - اور اتنا وقت نہین کہ اسکا رنگ تبدیل
کر دین - تہوڑی دیر تک تو مین حیران رہا کہ
اگر بیکس جانور کو اپنے پاس رکہتا ہون تو یہ بات
افشا ہو جاویگی اور میری کچہہ سمجہ مین نہ آیا کہ کیا
کرون - مجبور مین اسکے قتل کرنے پر آمادہ ہوا -
اور مین نے کہا بیشک یہ ایک عمدہ جانور ہے مگر
ہماری جان اس سے زیادہ عزیز ہے -
یہان سے تہوڑے فاصلہ پر ایک دریا ہے - کیا
تم مین سے کوئی اسے جانتا ہے -

میرے ہمراہی - ہم نہین جانتے کہ کس طرف ہے
اور نہ ہم نے کبہی دیکہا ہے -

مین - اچہا ہم خود جاتے ہین - غوث خان -
(یہ ایک میرا ہمراہی تہا) تم میرے ہمراہ چلو اور گہوڑے
کو کہونٹے سے کہول لاؤ -

الغرض مین اور غوث خان گہوڑے کو ہمراہ لیکر اور
لشکر سے آہستہ آہستہ گزر کر لب دریا پہنچے - تو
معلوم ہوا کہ ایک نالہ بہت گہیرا اور بڑے زور سے
جاری ہے اور پانی بہی بکثرت ہے - ہمنے گہوڑے کو
اس نالہ کے کنارہ کہڑا کیا - اور ہلاک کر کر نالہ مین
ڈالدیا - اور اس شب تاریک مین ہی اپنے خیمہ مین

واپس پہنچ گئے اور مین نے اس غریب بیکس
جانور کے ہلاک کرنیکا بہت افسوس کیا۔

غوث خان ۔ آپ نے عجلت کی۔ ورنہ کئی
ہزار روپیہ اسکی قیمت کا وصول ہوجاتا۔ اور
حیدرآباد مین مُنہ مانگی قیمت ملجاتی۔ اور مین
اسکو حیدرآباد لیجاتا۔

مین ۔ اب اس امر کا خیال کرنا فضول ہے۔
اور فکر کرنا مناسب نہین ہے۔ ہم اپنی کوشش
اور تدبیر سے نیاڑ پہنچنے تک اس سے زیادہ فایدہ
اُٹھا سکتے ہین۔

غوث خان ۔ اس خراب ملک مین ہمین کچھہ فایدہ
نہین ہوا۔

مین ۔ بھائی غوث خان ۔ اطمینان رکھو ۔ ہمنے
اپنا کام شروع کردیا ہے اور انشاءاللہ اگر ہم یہ کام
کرتے چلے جائین گے تو بہت کچھہ فائدہ اُٹھائینگے۔

مین خیمہ پر پہنچا لوگہائیون نے اپنا کام بہت اچھی
طرح کر رکھا تھا۔ ہمارے قالین اوس جگہہ پر جہان
خان کو دفن کیا تھا بچھے ہوئے تھے اور ہم سب لیٹ
رہے اور گہری نیند سو گئے۔

دوسرے روز صبح کو غفور خان اپنی معمولی جگہہ پر
نملا۔ تو مختلف خیالات لوگون کے دل مین پیدا
ہوئے۔ بہت سے سوار ہر چہار طرف اسکی جستجو مین
گئے اِلّا سب واپس آئے اور کچھہ پتہ اوسکے ہونیکا
نہ بتلا سکے۔ بعضون نے کہا کہ شیطان اوسکی شرارت
کے باعث اوسکو پکڑ لیگیا۔

بعض نے یہہ کہا کہ اُس نے بہت سا لوٹ کا مال جمع کرلیا
تھا اسلئے اُسکو خوف تھا کہ مجھسے چہین نہ جاوے کیونکہ یہ
ہمکو معلوم ہے۔ کہ وہ اپنے زین کی خورجیون مین
اپنا مال رکہتا تھا اسلئے وہ اُسکو لیکر بھاگ گیا۔

جب ہم دوسرے مقام پر پہنچے تو چیتو نے مجھے بلوایا
مین گیا وہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور خان کے
خدمتگار قیدیون کی طرح اُسکے سامنے بیٹھے ہوئے تھے
مین نے موافق معمول کے سلام کیا اور اوس نے اپنے
پاس بیٹھہ جانیکو کہا۔

چیتو ۔ میر صاحب مین سخت پریشان ہون۔ اور
غفور خان کا ایسا نازک معاملہ ہے کہ کچھہ سمجھہ مین
نہین آتا۔ کہ وہ کیون چلا گیا یا کیا واقعہ پیش آیا
پیدا کنندہ ہی اس راز کو خوب جانتا ہے۔ غفور خان
کی نسبت مین کبھی بدگمان نہین ہوا۔ وہ میرا اعلیٰ
درجہ کا سردار تھا۔ یہہ ایک ایسی حیرت مین ڈالنے
والی صورت پیش آئی ہے جس نے مجھے سخت اضطراب
مین ڈالا۔

وہ لڑکپن کے زمانہ سے میرے ہمراہ رہا ہے۔ اور
مین نے اپنے بچون کی طرح سے پرورش کیا ہے اور
ہمیشہ اسکی دلجوئی کرتا رہا ہون۔ اس بارہ مین
تم کیا رائے دیکھتے ہو۔

تین - میرے خیالات اسوقت ایسی پیچیدگی مین
ہین - کہ مین کچھ بھی بیان نہین کرسکتا - اور یہ عقدہ
کسی سے بھی حل نہین ہوسکتا - اگر آپ غفور خان کے
خاص خاص ملازمون سے دریافت کرین گے - تو
مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور کچھ نہ کچھ بیان کرینگے -
چلیتو - میر صاحب ابتک مین نے دریافت نہین
کیا ہے - وہ سب یہان موجود ہین اور مین چاہتا
ہون کہ آپ انسے سوالات کرنے مین مجھے مدد دین -
شاید کوئی بات مجھسے رہجاوے تو تمہین اس کا
خیال آجاوے -"
تین - نواب صاحب جہانتک میرے امکان
مین ہے مین حاضر ہون - لیکن بہتر ہے کہ آپ تحقیقات
شروع کرین - اور مین آپ کو یقین دلاتا ہون
کہ وہ لوگ خوف کے باعث آپ کے سامنے سچ سچ
بیان کردین گے -
اسیوقت چلیتو نے ایک ملازم کو بلایا اور وہ کانپتا
ہوا سامنے آیا اور مودب کھڑا ہوگیا -
چلیتو " تیرا کیا نام ہے -"
ملازم " سید ابراہیم "
چلیتو " غفور خان کا کیا کام کرتا ہے "
ملازم " جہان پناہ مین ایک خدمتگار ہون -
مین خان کے کپڑے رکھا کرتا تھا اوسکو نہلاتا اور
رات کو اوسکی خدمت کرتا اور ہمیشہ اوسکے پاس رہتا تھا" -
چلیتو " ابراہیم بیخوف صاف صاف بیان کرو -
بخدا اگر مجھے تیرا بیان غلط معلوم ہوا تو تیرے جسم
کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالونگا تاکہ اورونکو عبرت ہو "
ملازم - (ابراہیم) مین نواب صاحب کے سامنے
کبھی جھوٹ نہ بولونگا - جو کچھ مین جانتا ہون
وہ بیخوف خطر صاف صاف کہدونگا -
چلیتو - اچھا جو کچھ تم جانتے ہو بیان کرو -
ابراہیم - آقائے نامدار سہ پہر کے بعد حضور کے دربار
سے واپس گئے - تو مین نے عرض کیا کہ کھانا تیار ہے
اسوقت آقائے نامدار یعنے خانصاحب نے فرمایا
کہ میرے سر مین درد ہے - میری طبیعت بیچین
ہے مین آج کھانا نہ کھاؤنگا - تم لوگ کھالو - پھر
خانصاحب خیمہ مین داخل ہوئے - اور لباس
درباری اوتار کر سو رہے مین پیر دبانیکی غرض
سے خانصاحب کے پاس گیا - تو خفا ہوکر مجھے بھی
اپنے پاس سے نکالدیا -
شام ہوگئی تھی اور آٹھ بج چکے تھے اور مین اس
روز کچھ تھکا ہوا بھی تھا - اس لئے مین بھی سوگیا -
پھر مجھے خبر نہین کہ کیا ہوا -
ہان جو وقت صبحکیوقت اور لوگون نے مجھے بیدار
کیا تو مین ہوشیار ہوا اور خیمہ مین گیا کہ خانصاحب
کو جگا کر کپڑے پہنا دون - افسوس مین نے اوسوقت
اپنے ولی نعمت کو اس جگہہ نپایا - بستر ہ اوسیطرح

چھپا ہوا تہا صرف ایک تلوار موجود تہی - نہ وہ لکڑی
موجود تہی جو جبل قدمی کے وقت خانصاحب کے ہاتھ
مین ہوتی تہی - اور حالات شیخ قادر سے استفسار
فرمائیے وہ مجھ سے زیادہ حالات بیان کریگا -
چنانچہ شیخ قادر بلایا گیا اور پہلے کی طرح اسے بہی خوف
دکہلا کر ہوشیار کر دیا -
قادر - مین بہی ایک خدمتگار ہون لیکن میرا کام
صرف اسقدر تہا کہ مین خانصاحب کو حقہ بہر دیتا اور
افیون جسوقت وہ کہاتا تہا تیار کر دیا کرتا تہا - شام
کے وقت مین نے خیمہ مین خان صاحب کے چلنے پہرنے کی
آواز سنی اور مین نے دیکہا کہ وہ خیمہ کے پچہلے حصہ
کو اٹہا کر باہر نکل آیا - مین نے اوسکو کیمپ کے وسط
مین جاتے ہوئے دیکہا اور اسکے پیچہے پیچہے ہو لیا - اونے
مجہے دیکہہ لیا اور خشمگین حالت مین مجہسے کہا کہ کیا
مین چند قدم ہوا کہانے کو بہی اس طرح نہین جا سکتا
کہ تم بدمعاشون مین سے کوئی میرے ساتھ ہو -
چلے جاؤ - سو نواب صاحب مین لوٹ گیا کہ وہ
کہین مجہے موقوفی کا حکم نہ دیدے - مین تو ایک
دوست کے خیمہ مین چلا گیا - صبح کو مین نے سنا کہ
وہ واپس نہین آیا "
مین " یہہ تو بڑی نامعقول بات ہے - ابتک
ہمکو اسکے غائب ہونیکا کچہہ پتہ نہ ملا - اگر وہ چلا گیا
ہے تو وہ ضرور سوار ہو کر گیا ہوگا اسکا گہوڑا کہان ہے "
چیتیو - شیخ قادر کیا تم غفور خان کے گہوڑے کی
نسبت کچہہ بیان کر سکتے ہو -
شیخ قادر - حضرت یہان نہ گہوڑا ہے نہ سائیس
خان کے پاس دو گہوڑے تہے - لیکن ایک کا زین
جو نہین ملتا وہ وہ ہے جس مین اسکا کل سرمایہ
موجود تہا -
چیتیو - آہاہ - یہ بات ہے ؟ دوسرا سائیس کہان ہے
ایک نوکر - پیرومرشد وہ باہر حاضر ہے -
چیتیو - اچہا اسکو بلاؤ - حکم ہوتے ہی سائیس اسی
وقت حاضر ہوا اور اس طرح بیان کرنے لگا -
سائیس - مین صرف یہہ جانتا ہون کہ گہوڑے پر
سہ پہر سے زین کسا ہوا تہا - یہ بات بالکل دستور کے
خلاف تہی کیونکہ وہ زین ہمیشہ خیمہ مین حفاظت سے
خان صاحب کے سرہانے رکہا رہتا تہا - مین نے دوسرے
سائیس سے اسکا سبب پوچہا - لیکن وہ مجہپر خفا
ہوا اور کہا یہہ میرا کام نہین ہے - خان صاحب
نے جو حکم دیا ہے مجہے اسکی تعمیل کرنی لازمی ہے - مین
نے دیکہا کہ سائیس گہوڑے کو تاریکی مین کہونٹے سے
کہولکر خانصاحب کے پیچہے پیچہے آہستہ آہستہ لیجاتا
ہے مگر مین نے اس سے کوئی سوال نہین کیا -
مین - نواب صاحب صرف نتیجہ نکالنا باقی ہے -
سب بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت خوش قسمت
اور مالدار تہا - کیونکہ ہر ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ

اُسکا زین زر سے بہرا ہوا تہا۔
چلیتو۔ ایسا ہی مین نے بہی سنا ہے مگر تاہم اوسکی ناشکری کا خیال میری طبیعت قبول نہین کرتی مین نے اُسکو ہرطرح لایق بنایا۔ مین نے ہی اُسے تاریکی سے نکالا مین نے ہی ہزار سوارون کا سردار بنایا۔ اور یہہ میری مہربانی کا اُس نے نالایق نتیجہ دکہلایا۔ اور نوکرون سے کہا " جاؤ تم مین سے کسی کا قصور ثابت نہین ہوا۔ اُس گہوڑے کو میرے گہوڑ دون مین لاکر باندہ دو۔

اس طرح سے یہہ معاملہ طے ہوا۔ اور نہ ہمپر کچہہ شبہہ ہوا اور نہ کسی اور شخص پر۔ یہہ معلوم تہا کہ حیدر آباد مین خان کے دشمن ہین اور یہہ بہی فرض کر لیا گیا کہ وہ وہان ہی بہاگ گیا۔ اوسکا حال صرف ہم ہی جانتے تہے اور وہ ایسی لایق تہا ہزارون ایسے خوفناک جرایم اس نے کئے تہے جنکا ذکر نہین ہو سکتا۔
اب ہم غافل نہین رہے۔ اور ہمنے اپنا کام شروع کر دیا۔ کوئی بات بہی ایسی نہ کی کہ ایک دو پنڈاری ہمارا اسکا شبہا ہوا اور ہمکو فائدہ نہوا ہو۔
جو پنڈاری غائب ہوا اُسی کی نسبت ہمارے کیمپ مین یہہ خیال ہوا کہ وہ اپنے گہر بہاگ گیا۔
نیماڑ پہنچنے تک انگریزون کی فوج جو ہماری تلاش مین پہر رہی تہی۔ کئی مرتبہ ہمپر حملہ کیا۔ اور چند مرتبہ ہم گہر بہی گئے۔ لیکن فرنگیون کو کامیابی نہین ہوئی۔ اور ہم لوگ بہت اچہی طرح سے کامیاب ہوتے رہے۔ اور جو لوگ ہمارے ہاتہہ قتل ہوتے تہے اُنکی نسبت ہمارے سردار کا یہہ گمان ہوتا تہا۔ کہ اپنی نامردی کی وجہ سے فرنگیون سے خوفزدہ ہو کر بیوی بچون کی محبت مین اپنے گہر چلا گیا۔ لیکن افسوس آخر مین ہمارا حال چیتو پر ظاہر ہو گیا اور ہمارے ساتہہ دغا کی گئی۔ اور ہمین سخت مشکل پیش آئی۔ مین اسکی کیفیت بہی صاحب آپ کے سامنے بیان کرتا ہون کہ کیونکر یہہ بات پیدا ہوئی اور ہم پر کیا کیا گذرا۔

باب اٹہتیسوان

صاحب جن آدمیونکو مین اپنے ہمراہ جہالون سے لایا تہا اُن مین ایک شخص مسمے ہدایت خان تہا مین نے پیشتر کبہی اُسکو نہین دیکہا تہا مگر پیر خان کچہہ کچہہ اوسکو جانتا تہا کیونکہ اُس نے اوسکی ساتہہ کام کیا تہا اور یہہ ظاہر کیا گیا کہ یہ ایک لایق ٹہگ ہے۔ اُسکے ہنرون سے مین واقف نہ تہا کیونکہ اُس نے اُن لوگون کی بربادی مین جو پنڈاری کیمپ مین مرے کبہی ہاتہہ نہ لگایا۔ مین اس کام مین اپنے آدمیون کو جنپر مجہے بہروسہ ہوتا اجازت دیتا ترجیح دیتا تہا۔ لیکن ہدایت خان بیشک بڑا سوار۔ تلوار اور برچہی مین مشاق چالاک اور توانا باحوصلہ آدمی تہا۔ مین ذکر کر چکا ہون کہ ہمنے کبہی اُس سے کوئی کام نہ لیا

اسکی وجہ مین بیان نہین کرسکتا - مگر ایسا ہوتا تہا
وہ ہمیشہ جاسوس کے طور پر کام کرتا تہا اور خیمہ کے
دروازہ پر پہرہ دیتا تہا اور ہمارا کام اندد جاری
رہتا تہا - غفور خان کی وفات کے بہت روز بعد
جب ہم پہر ناگپور کے علاقہ مین پہنچ گئے تہے اور چند
روز کا کوچ کرکے نیمار ہم پہنچ جاتے - پیر خان - موتی
اور ایک دو آدمی ایک روز شام کے وقت جب
اندہیرا چہا گیا میرے پاس آئے اور اُنکے چہرون سے
فکر اور خوف ظاہر ہوتا تہا -
مین - بہوانی کی قسم بتاؤ تو کیا معاملہ ہے - تم ایسے
متحیر کیون ہو - بہائیو بولو اور جو کچہ خرابی ہے بیان
کرو کیا ہمارا راز کہل گیا ؟
موتی - اب تو دل کہولکے روتے ہین کہ آئی سر پر -
وہ مصیبت کہ ہمین جسکا بہت تہا دہڑکا -
افسوس دغا ہوئی - مجہکو اسی روز سے شک پیدا
ہو گیا تہا - کہ جب ہم کسی پنڈاری کو قتل کرتے تہے -
تو ہدایت خان اسوقت مجہے نظر نہ آتا تہا -
شنیدنے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد - ہائے
غضب کمبخت ہدایت خان نے سب حال چیتو کے سامنے
بیان کردیا - آجکی شب نہایت پُرخطر ہے - اور وہ
اسوقت بہی چیتو کے دربار مین موجود ہے -
مین - ہمکو چاہیئے کہ فوراً بہاگ چلین - اب جو تم نے
ہدایت خان کا ذکر کیا مجہے بہی اوسپر شبہہ ہے گہوڑے پر

زین کسا ہوا ہے یا نہین -
پیر خان - جی ہان - وہ ہمیشہ تیار رہتے ہین -
مین - اچہا تو کچہ خوف نہین ہے - تاہم مین اسکی تحقیقات
ضرور کرونگا - تہوڑی دیر توقف کرو مین فوراً تحقیق
کر لیتا ہون -
پیر خان و موتی - کیا کرتے ہو - دیدہ و دانستہ
اپنے کو خطرہ مین ڈالنا کونسی دانائی ہے - اور اس
سے کیا نتیجہ ہوگا -
ہمارے گہوڑے تیار ہین - اونپر سوار ہوکر بہاگ چلو
اور خیمون کو بدستور کہڑا رہنے دو -
صاحب کاش اگر مین اس دانائی کی رائے کو تسلیم
کر لیتا - تو ایسی نازک حالت مین گرفتار نہوتا - لیکن
اسوقت میری خود پسندی نے مجہے خراب کیا -
مین - (دلیرانہ لہجہ مین) کیا تم مین کوئی شخص بہی ایسا
نہین ہے - جو میرا ساتہہ دیسکے - ہم اس اندہیری
رات مین چیتو کے خیمہ تک بہت آسانی سے پہنچ سکتے
ہین - اور وہان قنات کے قریب کہڑے ہوکر تمام گفتگو
باسانی سن سکتے ہین - اگر ذرا بہی اپنے خلاف گفتگو کا
رُخ دیکہین گے - تو فوراً بہاگ چلین گے -
پیر خان - مین چلونگا - لیکن اور کوئی نہ بولا اون
سب پر خوف چہا گیا تہا اور بیکار تہے -
مین - بہائی یہ تمنے اپنی شان کے لایق بات کہی
ہے - تم مجہے بہادر ہو - (اور لوگون سے مخاطب ہوکر)

اب تم سب گہوڑون کو تیار کرو کہ فوراً بہاگ جاوین - ان کی باگ ڈور کہولدو - اور لگام چڑہادو انکو انکی جگہہ سے نہ ہٹاؤ کوئی شخص ہمپر شبہہ نہین کریگا -

پیرخان - نواب ایک لحہ بہی نہ کہونا چاہئے - ہم چپکے چپکے خیمہ سے نکلے اور آہستہ آہستہ چیتو کے خیمہ کی طرف چلے جو خوش قسمتی سے بہت فاصلہ پہ نہ تہا - کوئی آدمی اُسکی گرد نہ تہا - اور ہم باہر سے دیکہہ سکتے تہے کہ ایک دُہندلے لمپ کے پاس تین آدمی باتون مین مشغول ہین - ہم قنات کے پاس لیٹ رہے اور شوق سے اُنکی باتین سُنتے رہے - ایک آواز آئی جسکو مین فوراً پہچان گیا کہ چیتو کی ہے "مین اسطرح سے اُسنے خان کو قتل کردیا"

ہدایت خان - (مین اسکی آواز بہی فوراً پہچانگیا) نواب صاحب یہہ کام خاص امیر علی کا ہے - مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ مین نے خان صاحب کو مرتے اپنی آنکہون سے دیکہا - لیکن امیر علی نے اوسکو شراب پلاکر نشہ مین کیا مین جاگتا تہا -

چیتو - (آہ بہرکر) مجہے اس مین شک نہین - مین نے بڑی غلطی کی کہ غفور خان کو ناشکر گذار خیال کیا - اور اور پنڈاریون کو نامرد سمجہا -

ہدایت خان - اور پنڈاری بہت مشہور آدمی نہ تہے نہ اُن سبکے نام مین جانتا ہون صرف مجہے ایک نام یاد ہے کیونکہ اُسکے قتل کرنے مین اُن کو بڑا کام کرنا پڑا - وہ ایک قوی آدمی تہا حبیب اللہ نام جو خاص آپکا دربار ی ملازم تہا -

چیتو - مین اُسکو بخوبی جانتا ہون - وہ ایک لائق آدمی اور بہادر تہا کیا امیر علی نے اُسکو قتل کیا؟

ہدایت خان - جی ہان نواب صاحب اُس نے اپنے ہاتھ سے مارا - اور موتی اور پیرخان اوسکو پکڑے رہے - آج اُسکو مرے ہوئے صرف تین رات ہوئین - حبیب اللہ ایک مرد دلیر توانا میدان شجاعت کا شیر تہا - اول نشہ مین مدہوش - دوسرے تین ظالم شخصون کے پنجہ مین اسیر - ورنہ وہ کبہی ان کا شکار نہ بنتا - ایک دو کو قتل کرکر صاف نکلجاتا -

میرا ارادہ اسی شب حضور سے اطلاع کرنیکا تہا لیکن کوئی شخص بہی میرے بیان کو صحیح نہ سمجہتا - اور خاص ایسے شخص کی نسبت جو حضور کے سایۂ عاطفت مین ہو میرا ہرگز اعتبار نہوتا - اور مین فوراً مورد عتاب حضوری ہوتا -

صاحب چیتو نے یہ باتین سنکر اپنے سر مین دوہتڑ مارا مین نے خنجر کی نوک سے قنات مین ایک سوراخ کرلیا تہا - جس سے مجہے تمام کیفیت اُنکی نظر آتی تہی -

چیتو - بخدا - بہائی ہدایت خان تمہارا بیان کیا ہی صحیح ہوتا - اور تم شہادت بہی دیتے اور ہر پہلو سے مجہے یقین دلاتے - لیکن مین کبہی باور نکرتا -

اب جو روز ایک دو پنڈاری غائب ہوجاتے ہین
اور تمہارے بیان نے ہی میری طبیعت پر بخوبی
منقش کردیا۔ ورنہ تم خود سمجھ سکتے ہو۔ کہ امیر علی
جیسے مہربان اور فیاض اور راحم پر ایسے الزامات
کاکون یقین کرسکتا ہے۔ اور کیون کر ٹھگ سمجھا جاسکتا ہے
ہدایت خان۔ نواب صاحب جسوقت آپ ان
لوگون کو گرفتار فرمالین گے۔ خودبخود میرے بیان
کی شہادت ملجاویگی۔ غفور خان کی تلوار اب تک
پیر خان کے پاس موجود ہے۔
چیتو۔ بس بس بس یہ ہی شہادت کافی ہے تم اپنی
کیفیت بیان کروکہ کس طرح ان لوگونکے شامل ہوئے۔
ہدایت خان۔ بندہ نواز مین ضلع جالون کا باشندہ
ہون۔ میری پیرو یعنے پیر خان سے ملاقات تہی
ایک روز اس نے مجھسے کہا۔ کہ ہمارا سردار یعنے
امیر علی پنڈاریون کی ملازمت کرنے جاتا ہے۔ اگر
تم پسند کرو تو تم ہی ہمارے ہمراہ چلو۔ حضرت مین
انکو ٹھگ نہین جانتا تہا۔ اور کوئی شخص بہی ٹھگ
نہین خیال کرسکتا تہا۔ والئی جالون کے دربار مین
امیر علی اور اُسکے باپ اسمعیل کی بڑی عزت کیجاتی
تہی۔ ہان جسوقت انہون نے غفور خان کو قتل کیا
ہے۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ یہہ ٹھگ ہین
چیتو۔ تمنے خوب کام کیا۔ اگر پہلے اطلاع کرتے تو بہت
بہتر ہوتا۔ پہر ایک اور سردار سے مخاطب ہوکر۔
(جسے مین بخوبی جانتا تہا) تمنے سواورون کو تیار
کیا یا نہین۔
سردار۔ نواب صاحب۔ پچاس جوان مسلح اپنے
گہوڑون کے پاس تیار کہڑے ہین اور حکم کے منتظر
ہین۔ کوئی ٹھگ بہی جان سلامت نہین لیجا سکتا
چیتو۔ (افسوس کے ساتھ) اے امیر علی تونے مجھے
کمال دہوکہ دیا۔ مین تجھکو دیانت دار باوفا اپنا
محسن خیال کرتا تہا۔ افسوس کہ میرا خیال غلط نکلا
تو بڑا سینہ سیاہ صورت حرام آدمی ہے۔ کس منہ
سے تو میرے سامنے آئیگا۔ اور مین حیا و شرم اور
تیری حسن خدمت کو فراموش کرکر تجھے سخت سزا کا
حکم دونگا۔ اب ہدایت خان تم بہی ان لوگونکے
ہمراہ جاؤ۔ اور ان کمبخت بدنصیبون کو گرفتار
کرلاؤ۔ مین تمکو پیر خان کا زین جو تم نے انعام
مین مانگا ہے ضرور تمکو دونگا۔
ہدایت خان۔ (خوش ہوکر) بس حضور مین یہ
ہی چاہتا ہون۔
پیر خان۔ (اپنے دل مین آہستہ سے) او بدبختا
تیری کیا طاقت جو اسطرف نظر بہی اٹھاکر دیکھ سکے
(مجھسے مخاطب ہوکر) میر صاحب اب جلدی کیجیے اور
فرار ہونے کا صیغہ گردانئے۔ خوف خطر بہت نزدیک
ہے۔ دیکھئے وہ نمکحرام دو دوسرا بچہ شیطان کمپ
کی جانب سوارون کو لینے جاتے ہین۔ جو بہت جلد

ہم پہر حملہ آور ہو نگے۔ ہم بہت جلد اپنے خیمہ پر پہنچے۔ اور قیمتی اسباب فراہم کر کرا در یاعلی مدد لیکر گہوڑون پر سوار ہوئے۔ اور تلوارین میان سے کہینچ لین۔

مین۔ بہائیو قدم ملائے ہوئے عجلت کے ساتہہ اس کمپ سے نکل چلو۔ گو وہ سوار نہین آئے ہین تاہم خطرہ پیش نظر ہے۔ مین اسوقت غلطی پر تہا۔ اور ہم سب گہرے ہوئے تہے۔ اور چند قدم ہی چلے تہے۔ کہ ہمپر ان سوارون نے سخت حملہ کیا اور ہنگامہ دارو گیر بلند ہوا۔ جو شخص میرے سامنے ایا۔ مین نے اُس کے ایک ہی وار مین معہ مرکب چار ٹکڑے کر ڈالے۔

پیر خان نے بہی خوب صفائی کا ہاتہہ دکہایا۔ دوسرے شخص نے مجہپر حملہ کیا جس سے خفیف سا زخم آیا لیکن مین نے اسکی کچہہ پروا نہ کی اور اُسکو قتل کر کر پنڈاریون کی فوج کو چیر کر مین صاف نکل گیا۔ دوسری تاریکی نے ہماری خوب امداد کی۔ اور جو وقت مین نے اپنے گہوڑے کو روکا اور آہستہ قدم بقدم چلنے لگا۔ تو مجہے معلوم ہوا کہ کچہہ اور لوگ بہی میرے ہمراہیون سے چلے آتے ہین مین نے کہا بہائی پیر خان تم آگئے۔

پیر خان۔ ہان جمعدار صاحب۔ لیکن شکر ہے ہمارا تعقب نہین کیا گیا۔ گو غل غپاڑے و بندوقون کے فیر کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور روشنی بہی معلوم ہوتی ہے۔

مین۔ بہائی پیر خان نہین معلوم میرے ہمراہیون مین سے کون کون آیا اور کون کون گرفتار ہوا۔ یا جان بحق تسلیم ہوا۔ تاہم تہوڑے عرصہ تک ہمین انتظار کرنا چاہئے۔ مین اسوقت مخوف حالت مین تہا گو بہت سے اشخاص میرے پاس کہڑے ہُوے تہے لیکن مین خوف کے باعث کسی کا بہی نام نہین لے سکتا تہا۔ تہوڑے ہی عرصہ مین غل وشور کی آواز کم ہوگئی اور شعلین جو روشن تہین وہ بہی گل ہوگئین۔ ہم آگے بڑہے۔ اور ایک گانوں مین پہنچے۔ جکو ہم برباد کر چکے تہے اور بعض بعض مکانات مین اب تک آگ روشن تہی۔ انسان کا وہان نشان بہی نہین دکہائی دیتا تہا۔ وہان مین نے اطمینان سے دریافت کیا۔ بہائی پیر خان اب ہمارے ہمراہ کسقدر آدمی ہین۔

پیر خان۔ جمعدار صاحب صرف گیارہ آدمی ہین۔ باقی شاید مارے گئے۔

مین۔ مین خدا کا شکر کرتا ہون۔ کہ باقی آدمی قتل ہوئے کاش اگر زندہ گرفتار ہو جاتے۔ تو یہہ پنڈاری سخت عذاب مین گرفتار کرتے موتی آیا ہے یا نہین۔

پیر خان۔ آہ سرد بہر کر۔ افسوس موتی کام آیا۔ اور میرے سامنے اسنے سخت زخم کہایا۔

مین۔ مجہے موتی کا کمال افسوس ہے۔ وہ میرے بہائی کے برابر تہا۔ اور بتلاؤ کہ کون کون نہین آیا

سب اپنے اپنے نام لو مجھے معلوم ہو جاویگا۔
سب نے اپنے اپنے نام بتائے تو معلوم ہوا کہ علاوہ خدمتگارون کے۔ غوث خان۔ نظیر علی۔ رام دین موتی رام۔ پانچوان نکھرام بانی فساد ہدایت خان موجود نہین ہین۔ ہم نے سوائے ہدایت خان کے سبکا بہت کچھ افسوس کیا۔

تین۔ اُن لوگونکا غم مفارقت ایسا نہین ہے جو ہم بھول جائین تاہم یہان ٹھیرنے اور انتظار کرنے سے کوئی فائدہ نہین ہے۔ اب جالون کو چلو وہان ایک ہفتہ تک انتظار کرینگے۔ اگر اس عرصہ مین کوئی شخص واپس ہمارے پاس نہین پہنچا تو انکے مرنیکی رسمین ادا کر دین۔ اب یہ بات قسمیہ بیان کرو کہ جو مال لوٹ کا ہم لوگ لائے ہین سب بحصہ رسدی ان لوگونکو حصہ کا محفوظ رکھین گے۔ اور اگر آیندہ بھی یہہ لوگ ہمسے نہ ملے تو انکی بیوی اور بچون کو دینے مین دریغ نہ کرین گے۔

میرے ہمراہی۔ (سب یکزبان ہوکر) ہم کبھی قانون ٹھگی کو فراموش نکرینگے۔ اور یہہ تو لازمی بات ہے۔

تین۔ صاحب ہمنے علی الصباح وہان سے کوچ کیا اور سڑک اعظم کو چھوڑ کر جنگلکا راستہ اختیار کیا اور جب ہم ہوشنگ آباد سے آگے بڑھ گئے تو پھر ہمین پنڈاریون کا مطلق خوف نرہا۔ اور پھر شاہراہ عام پر سفر کرنا اختیار کیا۔ اور ہم نے اپنے کو گورنمنٹ کا ملازم ظاہر کیا کہ ہم خفیہ تحقیقات کرتے پھرتے ہین۔ بعض بعض مقامات پر ہم پر شبہہ کیا گیا لیکن میری صورت اور سیرت اور وضع و قطع و طرز گفتگو نے صاف بچا دیا۔ اور جب ہم نربدا ندی سے پار اُتر گئے۔ تو ہمارے دل باغ باغ ہوگئے۔ اور ہمین مطلق خوف نرہا۔ اور بہت جلد جالون کے قریب پہنچ گئے۔ جسوقت جالون کی عالیشان عمارت اور بڑے بڑے درخت ہمین نظر آئے ہین۔ تو ہم اسوقت کی خوشی کا کوئی اندازہ نہین کر سکتے اور ہمین اپنے ہمراہیون کے گرفتار یا قتل ہونیکا کوئی غم نہ تہا۔ اور ہمارے دل سے پیاری بیوی اور بچون سے ملنے اور دیکھنے کے اشتیاق نے تمام رنج والم بھلادیا۔ اور ہم سب اپنے گھر پہنچ گئے۔ اور بےخبری آرام سے سو رہے۔ دوسرے روز شام کے وقت ہم سب لوگ جمع ہوئے۔ اور زین کی خورجیون سے تمام مال لوٹ کا نکالکر میرے سامنے انبار کردیا گیا۔ جس سے ناظر کی نظر مین چکاچوند ہوتی تہی۔ اس مال مین سے اعلے درجہ کے موتی نکالا اور کچھہ جواہرات راجہ کی نذر کے واسطے علیحدہ کر لیا گیا۔ باقی تمام مال ہمنے آپس مین تقسیم کر لیا۔ ہم نے اُن لوگونکو فراموش نہین کیا تہا۔ جنکو ہم مردہ تصور کر چکے تہے۔ اُنکا حصہ کسیقدر عرصہ تک میرے پاس رہا۔ بعد مین اُن

لوگون کے گہر پہنچادیا گیا۔ اب کچہ زمانہ مین نے عیش و آرام مین گزارا۔ اور چیتو کی فوج مین داخل ہونیکا خیال مجہے مطلق نہ تہا۔ گو مین اپنا نام اور کسیقدر اپنی وضع وقطع بتدیل کرکر پہر شامل ہو سکتا تہا۔ لیکن اگر وہ کسیوقت پہچان لیتا۔ تو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا۔ اور مجہے اب پرواہ ہی کیا رہی تہی۔ میرے پاس ہی اسقدر سرمایہ تہا۔ کہ مین اپنی تمام عمر مین بہی اسکو صرف نہین کر سکتا تہا۔

چیتو ایک بہادر اور باقبال شخص تہا اسکی بہادری کا سکہ ایک جہان کے دلپر بیٹہہ گیا تہا۔ اور کمال کو پہنچ گیا تہا۔ انگریزون کی اسکی شوکت وحشمت و دلیری مردانگی کے سامنے کچہ پیش نہ گئی۔ اور آخر مجبور ہو کر ایک جاگیر معقول آمدنی کی چیتو کو بخشی۔ لیکن اس نے اُسپر قناعت نہ کی۔ اور جوش طبیعت نے اسکو مجبور کیا۔ اپنی فوج کو روز بروز بڑہانے کی کوشش کرتا تہا۔ لیکن کامیاب نہوا۔ اور اس کی تمام امیدین یکے بعد دیگرے خیرباد ہو گئین۔ اور مصیبت زدونکی طرح بہاگتا پہرا۔ اور ہر ایک مقام پر اسکا تعقب کیا گیا۔ آخر کار اسیرگدہ کے جنگل مین ایک شیر کا شکار بنگیا صاحب چیتو واقعی ایک معزز سردار اور بہادر تہا۔ جو جو ظلم اور وحشیانہ کام اس نے کئے اسکا کفارہ تو یہ خوفناک موت ہے۔ لیکن مین اسکی بہادری و دلیری کے باعث پیداکنندہ سے دعا مانگتا ہون کہ جنت نصیب کرے۔

اب مین دو برس کا حال آپ کے سامنے بیان کر کر آپکا اور ناظرفانہ کا وقت خراب نکرونگا کیونکہ کوئی واقعہ قابل بیان نہین ہے۔

مصنف۔ دل امیر علی ٹہگ۔ تمنے موتی وغیرہ کا کچہ حال بیان نہین کیا۔ کہ چیتو ان کے ساتہہ کس طرح پیش آیا۔

مین۔ صاحب معاف فرمائیگا۔ واقعی مجہہ سے غلطی ہوئی۔ مین انکی افسوسناک حالت بیان کرتا ہون گہر واپس آنیکے تین ماہ بعد ایک روز شام کے وقت جبکہ مین اپنے مکان کے دیوانخانہ مین دوستون کے مجمع مین بیٹہا ہوا تہا تو ایک خدمتگار نے آکر کہا کہ ایک آدمی ایک چادرہ لپیٹے ہوئے باہر کہڑا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے اور اپنا نام نہین بتلاتا اور کہتا ہے کہ جب مجہے دیکہینگے خود پہچان لین گے۔

مین۔ تلوار اُٹہا کر باہر آیا۔ اندہیرے کے باعث صورت نہین دکہلائی دیتی تہی۔ مین نے دریافت کیا کہ شفیق اپنا نام نامی بتائیے۔ اور مجہے آگاہ فرمائیے۔ کہ آپ کون ہین وہ آدمی مُنہہ سے نہ بولا اور چادرہ کے اندر ہاتہہ ہلا کر میرے خدمتگار کے چلے جانیکا اشارہ کیا۔ مین نے خدمتگار کو ہٹادیا جب اُس نے دیکہا کہ اب کوئی نہین ہے تو اسطرح

گویا ہوا۔

اجنبی۔ کیا جمعدار صاحب آپ مجھے بھول گئے۔

مین۔ آواز سے مین نے کیقدر پہچانا ہے۔ لیکن تم روشنی مین آؤ تو اچھی طرح سے شناخت کرلون۔

اجنبی۔ مین اس قابل نہین رہا ہون کہ روشنی مین آکر اپنی صورت دکھلاؤن۔ مجھے سخت حجاب معلوم ہوتا ہے تاریکی ہی میرے حجاب کو نہین سنبھال سکتی۔ مین آپکا نمکخوار قدیم غوث خان ہون۔

مین۔ (متحیر ہوکر) کیا غوث خان۔ وہ تو مرگیا۔ اسکو پنڈاریون نے قتل کیا۔

غوث خان (آبدیدہ ہوکر رنج آلود آواز مین) مین تمہارے سامنے موجود ہون۔ مزید اطمینان کے واسطے روشنی منگائیے۔ اور مجھے پہچان لیجئے۔

صاحب مین خود چراغ لایا جو قت مین نے روشنی مین اسکا چہرہ دیکھا ہے۔ میرا تمام جسم تہرا گیا۔ اور رونگٹا کہڑا ہوگیا۔ کیونکہ وہ نہایت لاغر ہوگیا تہا۔ اسکی بصارت مین فرق آگیا تہا۔ ناک اُسکے چہرے سے نمدار ہوچکی تہی۔ کلو نپر جہریان پڑی ہوئی تہین ڈاڑہی تمام الجہی ہوئی تہی۔ سر پر بوسیدہ اور میلے کپڑون کے ٹکڑے بند ہے ہوئے۔ دانت باہر نکلے ہوئے تہے۔ اسکی شکل ایک خوفناک معلوم ہوتی تہی۔ مین نے آبدیدہ ہوکر اُسکو اپنے گلے سے لگالیا۔ اور نہایت دلدہی کرکر پوچہا اب بہائی اپنی مفصل کیفیت بیان کرو۔

غوث خان۔ جمعدار صاحب میری صورت اسی بگڑی ہوئی نہین ہے۔ بلکہ مین بالکل بیکار ہوگیا ہون۔ اور ایسی زیست پر موت کو ہر پہلو سے ترجیح دیتا ہون۔ پہر اپنے چادرہ کو جس سے تمام چُہپا ہوا تہا پہینک کر لو دیکہو۔

صاحب۔ مین نے دیکہا کہ دونون ہاتھ کہنی تک کٹے ہوئے ہین اور وہ زخم بہی اچھے نہین ہوئے ہین۔ مین اسکی یہ حالت دیکہکر سخت گہبرایا۔ اور بے اختیاری کی حالت پر زار زار رو دیا۔ اور غوث خان کی آنکہون کے سامنے حجاب اور رنج والم کے باعث اندہیرا چہا گیا۔ اور وہ بیہوش ہوکر زمین پر گرگیا۔ مین اسکو اٹہاکر گہر مین لیگیا جب اُسے ہوش ہوا۔ تو ہر طرح سے اوسکی دلجوئی کی اور بہت سا اطمینان دیا۔ پہر گرم پانی سے اُسے غسل کرایا۔ کپڑے صاف پہنائے۔ کہانا کہلایا۔ جراح کو بلایا۔ اُس نے زخمون پر مرہم لگایا۔ پہر اسکو ایک پلنگ پر سُلادیا۔ کہ اُسے فوراً نیند آگئی۔ چونکہ میرے گمشدہ ہمراہیون مین سے ایک شخص آن پہنچا ہے۔ اس لئے مجھے اور لوگون کی قسمت کا حال سننے کا کمال اشتیاق ہوا۔ اس شب کو اسی اُدہیڑ بن مین مجھے مطلق نیند نہ آئی۔ دوسرے روز علی الصباح مین غوث خان کے پاس گیا۔ وہ جاگتا تہا۔ مین اُسکو ایک علیٰحدہ کمرہ مین لیگیا اور مین نے اُس سے کہا جو جو واقعات پیش آئے ہین۔ ان سبکی مفصل کیفیت بیان کرو۔

غوث خان - یہہ تو آپکو یاد ہوگا کہ ہم اور آپ
رات کو پنڈاریون کے کمپ سے بہاگے تہے - اور
پنڈاریون نے ہمپر حملہ کیا تہا - آپ تو آگے نکل گئے -
پیچہے سے کسی پنڈاری نے مجہپر برچہی کا زخم لگایا -
زخم کاری لگا - اور مین گہوڑے سے گرگیا - پنڈاریون نے
مجہے گرفتار کرلیا - اور چیتو کے حضور مین کشان کشان
لیگئے - وہان مجمع کثیر تہا - میرے زخم کو پنڈاریون نے
باندہ کر ایک جگہہ بٹہادیا - تہوڑی دیر مین موتی گرفتار
ہوکر آیا - لیکن اُسکے سر مین سخت زخم لگا تہا وہ بیہوش
تہا - پہر نظیر علی اور رام دین سنگہہ پنڈاریون کی قید
مین آئے - ہدایت خان نمکحرام لعنة اللہ تحقیق بہی
اس جگہہ موجود تہا - وہ خوش ہوکر مونچہونپر تاؤ دیتا
تہا اور مین قہرآلود نظر سے اسکی طرف دیکہتا تہا - پنڈاری
غل وشور مچاتے تہے -

چیتو - خاموش - خاموش - خاموش - ہدایت تم ان
مین سے کس کسکو پہچانتے ہو -

ہدایت خان - مین سب کو جانتا ہون - اور انکے
یہہ یہہ نام ہین -

چیتو - اب ان کی نسبت کیا کہتے ہو -

ہدایت خان - مین انکو ٹہگی کا الزام لگاتا ہون
اور غفور خان اور بہت سے پنڈاریون کا قاتل بتلاتا
ہون - کیا یہہ میرے سامنے اپنے فعل سے انکار کرسکتے ہین -

چیتو - انکا جمعدار موتی رام ان باتون کا کیا جواب
دیتا ہے - دریافت کرو - چونکہ موتی بیہوش تہا -
اور اُسکی جانکندنی کی حالت تہی لہذا مینے کہا - نواب
صاحب یہہ ہدایت بالکل جہوٹا ہے یہہ کیا ثبوت رکہتا
ہے - حضور بخوبی جانتے ہین - کہ ہم نے سرکاری کام
کس مستعدی سے انجام دیا ہے - اور ہمیشہ آپکی فوج کے
ہراول رہے ہین - ہماری جان نثاری کا یہہ نتیجہ ہے
کہ آج ایک ادنے درجہ کے حقیر شخص کے کہنے سے ہم مورد
عتاب ہوئے اور ہمپر الزام لگائے گئے - کاش اگر ہمپر وہ
الزام (کہ ہمنے پنڈاریونکی طرح سختی اور ظلم سے کام نہ کیا
اور ہمیشہ رحم کو کام مین لاتے رہے) لگایا جاتا تو کچہہ عذر نہ تہا
میر صاحب میری ان باتون پر پنڈاریونکو غصہ آیا -
اور کہا کہ اس حرامزادہ کے جوتے لگاؤ ہمکو ظالم بتلاتا ہے

چیتو - خاموش رہو - جو شخص اس تحقیقات کے موقعہ
پر زبان درازی کریگا - وہ قتل کیا جاویگا (پہر میری
طرف مخاطب ہوکر) اچہا اور کیا کہنا چاہتے -

غوث خان - مین کچہہ اور عرض نہین کرتا - صرف
انصاف کا خواہان ہون -

چیتو - تمہارا انصاف ضرور ہوگا - لیکن یہہ تو بتاؤ
کہ تمہارا سردار کیون بہاگ گیا -

غوث خان - (تہوڑی توقف کرکر پہر نہایت استقلال سے)
مین ایک ناخواندہ دیہاتی سپاہی ہون - نہ مجہے بہت
باتین بنانی آتی ہین - اور نہ اسقدر قابلیت رکہتا ہون
کہ مجمع عام مین سوال وجواب کرون یہہ سمجہے کہ ہمارا سردار اپنا

لیکن جو الزام ہمپر لگایا جاتا ہے اسکے باعث سے نہین
مگر یہہ شیطان کا بہائی ہدایت خان ہمیشہ ہم سے لوٹ
کا ڈبل حصہ مانگا کرتا تہا اور ہمارا افسر اس سے انکار کرتا
تہا - ایک روز ہمنے اسی وجہ سے نکالدیا - پہر ہمین
دریافت ہوا کہ اسکی رسائی حضور تک ہوگئی - مین
اوسیوقت آپ کے خیمہ کے پاس آیا - اور مجھے معلوم ہوا
کہ ہماری نسبت یہہ شکایت کررہا ہے - مین نے اپنے
سردار سے اس امر کی اطلاع کی - اُسیوقت امیر علی و
پیر خان یہان آئے - تو انکو معلوم ہوا کہ ہماری گرفتاری
کا حکم ہوچکا ہے - یہان انصاف کچھہ نہین ہے فوراً بہاگ
چلو ہم بہاگنا چاہتے تہے - کہ بدقسمتی سے ہم چار شخص گرفتار
ہوگئے - اگر حضور قاعدہ سے ہماری شکایتون کی نسبت
تحقیقات فرماتے اور ہمکو طلب کرتے تو ہم لوگ سرکے بل
حاضر خدمت ہوتے - چونکہ ہمارا افسر ایک ذی عزت
باحوصلہ شخص ہے - اس لئے اس نے اس رسوائی کو تسلیم
نہ کیا اور بہاگ جانا بہتر سمجہا - اب ہم لوگ پیشگاہ حضور
مین حاضر ہین - جو مزاج چاہے حکم دیجے - اور نہ کچھہ اور چاہتے ہین
چیتو - (کچھہ عرصہ تک غور و فکر کرکے) اور ہدایت خان
اب جو کچھہ ثبوت رکھتا ہے پیش کر - ورنہ تیرے حق مین بہتر نہوگا
ہدایت خان - حضور غفور خان کی تلوار تو پیر خان
لیکر چلدیا - اب بہی انکی تلوارین منگائیے اور ملاحظہ فرمائیے
رامدین کے پاس ایک تلوار اس پنڈاری کی موجود ہے -
جو سبکے بعد مین ان لوگون کا شکار ہوا ہے اور اس کے

زین کی خورجیون مین بہت سی چیزین پنڈاریون کی
برآمد ہون گی -
ایک پنڈاری - صاحب میرا بہائی تین روز سے
غائب ہے مین نے ہرچند تلاش کیا - لیکن پتہ نہ ملا -
وہ تلوار مجھے دکہاؤ - مین شناخت کرلونگا - ہم سب
تلوارین لے آئی گئین - رامدین سنگھہ کی تلوار اس پنڈاری
نے شناخت کرلی اور زار زار روکر کہا - کہ یہہ میرے
بہائی کے قاتل ہین اب مین اپنے بہائیون کے خون کا
قصاص چاہتا ہون -
چیتو - اب تم کیا کہتے ہو - ہدایت خان کے بیان کی
شہادت مین یہ تلوار تمہارے پاس موجود ہے - رامدین نے
جو کچھہ اسکے نسبت جواب دیا - اسپر کسی نے کچھہ خیال نکیا -
ہدایت خان - اگر حضور کو میرے بیان پر اب بہی
کسیقسم کا شبہہ ہے توکسی معتمد سردار کو میرے ہمراہ کیجئے
مین ایک ایک پنڈاری کو جس جس مقام پر ان لوگون نے
دفن کیا ہے نکالکر دکہادونگا - غفور خان اور اُسکا
سائیس ایک ہی قبر مین دفن ہین - چیتو بید کی طرح
کانپا - اور کہا کہ افسوس میرے بہادر آدمی اس طرح
قتل ہوئے اچہا انکے زین کہولو - مال نکالو - میر صاحب
یہ بہت ہی خراب بات تہی - آپ کو معلوم ہے کہ نظیر علی کا
زین بہت ہی بوسیدہ ہوگیا تہا اور اس نے پنڈاریکا
زین جو سب سے آخر مین ہمارا شکار بنا تہا لیلیا تہا - وہ
زین بہی پہچانا گیا - اور اسکا بہائی خوب رویا - اور اسکی

بیٹی میری کمر مین لگی ہوئی تہی - اور اسپر اسکا نام فارسی مین کندہ تہا جسکا مجہے علم نہ تہا - وہ بہی پیش ہوئی اب ہمپر الزام قایم ہونیکا ثبوت کافی ملگیا لہذا مین نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑہکر اپنے کو موت کے حوالہ کیا -

چیتو - (مجہسے مخاطب ہوکر) او نالایق بدنصیب اب بہی کچہہ عذر پیش کرسکتا ہے -

غوث خان - نواب صاحب اب تقدیر سے مقابلہ کرنا فضول ہے - کیونکہ ؎

وہ ہر صورت سے پیش آئیگا جو تقدیر مین ہوگا

لہذا اب ایسے وقت مین کہ جب قضا سر پر سوار ہے مین جہوٹ نہ بولونگا - واقعی ہم لوگ ٹہگ ہین اور ہم بہوانی کو اپنا رکہشا کرنیوالا دیوتا سمجہتے ہین اور اسی کے معتقد ہین اور وہی ہمکو بہشت مین پہنچا دیگی - اور اسی کے حکم سے ہم مالسے جا دینگے - لیکن یہہ بچہ شیطان لالچی فریب دہندہ ہی زندہ رکہنے کے قابل نہین ہے نہ اس نے اپنے قانون کا پاس کیا - اور نہ اپنے وعدہ اور عہد کا خیال اور لفظ نمکحرامی اپنے اوپر عاید کیا جسنے ایسے عمدہ سردار باوفا سے دغا کی تو اوروں کے ساتہہ کیا وفا کریگا - کیا یہ ٹہگ ہونے سے منکر ہوسکتا ہے - ہرگز نہین - یہہ صدہا مرتبہ ہمارے کام مین ہمارے ساتہہ شریک ہوا - اسکی صورت کو اسوقت ملاحظہ فرمایئے - کہ کسقدر خوف وہراس اُسکے چہرے سے عیان ہوتا ہے - اور اسکی ظاہری صورت میرے بیان کی شہادت خود بخود ظاہر کررہی ہے - اگر یہ ایمان دار ہتا - اور ہمارے فعل کو بُرا تصور کرتا ہتا - تو ہمکو عین موقعہ واردات پر کیون نہین گرفتار کرایا جس روز غفور خان کا کام تمام کیا ہے یہ ہی نمکحرام پہرے پر ہتا - جو ہنڈاری سب سے آخر مین ہمارا شکار ہوا - یہ اُسکا نصف مال چاہتا ہتا - جیسا کہ پیشتر اس نے کئی مرتبہ ظاہر کیا - ہمارا سردار ایک منصف مزاج آدمی خلاف قانون کیونکر کرسکتا ہتا - جو حصہ جسکی قسمت ہوچکا ہتا اس مین کیونکر فرق ہوتا ہم لوگ علم سزائے قتل کے مستوجب ہوچکے - لیکن یہ شخص ہی زندہ نہین رہ سکتا - ہماری اور اسکی ایک حالت ہے - جیسا مال ہمارے پاس موجود ہے ویسا ہی یہ بہی اپنے پاس رکہتا ہے - بلکہ ایک جرم اسپر اور زاید عاید ہوسکتا ہے - نمکحرامی - بزدلی -

ہدایت خان - غصہ مین - کیون جہوٹ بولتا ہے کیا مین نے کبہی کسی آدمی کا گلا مسوسا ہے - یا کسی کے قتل مین اقدام کیا ہے -

مین - یعنے غوث خان - نواب صاحب اسکی طرز کلام کو دیکہیئے اقرار بہی کرتا ہے - اور منکر بہی ہوتا ہے کیا نامرد آدمی ہے -

چیتو - او بدبخت بدنصیب تو ان سے بدتر ہے - یہہ بہادر اور دلیر اور میدان شجاعت کے شیر ہین - اور تو بزدل اور نامرد ہے تو سب سے پہلے قتل کیا جاویگا

میر صاحب اُسوقت ہدایت خان کی عجیب حالت تہی -

کبھی زار زار روتا تہا۔ کبھی فریاد کرتا تہا کبھی معافی کی درخواست کرتا تہا لیکن سب بیفائدہ۔ ایک پنڈاری نے باہر لیجا کر ہمارے سامنے اُسے فوراً قتل کیا۔

مصنف قصہ۔
ہر کہ کند چاہ بہر دیگران
تو یقین دان خود بیفتد اندران

چیتو۔ اب تمہاری قسمت کا بہی بہت جلد اسطرح فیصلہ ہوگا۔

ہم لوگ۔ صاحب ہماری موت ہمارے سر پر سوار ہے تو پھر کیا خوف ہے۔

ایک پنڈاری۔ نواب صاحب یہہ لوگ مرنے سے نہین ڈرتے انکو کوئی زحمت ایسی پہنچائی جائے جو ایک عرصہ تک یاد رکہین۔

چیتو۔ (خوش ہوکر) بہتر ہوگا۔ کہ انکی چہرے سے ناک کی صفائی کردو۔ اور دونون ہاتھہ کہنی تک تراش کر میرے پاس لاؤ ــــ بس پھر صاحب ایسا ہی کیا گیا۔ مین ہی بدنصیب اس داستان کے بیان کرنیکے واسطے زندہ رہا۔ ناک اور کان کاٹنے کے بعد پھر چیتو کے حضور مین پیش کئے گئے۔ اور ہمارے سر کہولتے ہوئے تیل مین ڈالے گئے۔ خدا یادہ وقت اور مصیبت کسی دشمن کو بہی نہ دکہلائیو۔ موتی کا کام پہلے ہی نکل چکا تہا۔ وہ ہم مین خوش قسمت تہا اور ہم تینون کو اس تکلیف اور عذاب سے غش آگیا تہا۔ پہر ہمکو کمپ سے باہر نکالدیا۔ نظیر علی اور رامدین سنگہہ کے زخمون سے خون بند نہین ہوا تہا۔ اس لئے دو روز کے عرصہ مین انکا دم نکلگیا۔ اور مین تنہا مصیبت کے پاپڑ بیلنے کے واسطے زندہ رہا۔ جب مین پنڈاریون کے ظلم کی شکایت کرتا تہا تو ہر شخص مجھپر رحم کرتا تہا۔ اور کہانیکو دیتا تہا بلکہ اپنے ہاتہہ سے کہانا کہلاتا تہا۔ کیونکہ ہر شخص ان لوگون کے جور و ظلم سے واقف تہا۔ لیکن کسی نے میرے زخمونکا علاج نہین کیا۔ مین اسی طرح مصیبت جہیلتا گدائی کرتا رنج و تکلیف اُٹہاتا۔ آپ کے پاس آن پہنچا ہون۔

کس سے کہون جو صدمے اُٹہائے سو اُٹہائے
جو سانگ مقدر نے دکہائے سو دکہائے

لیکن مین امید کرتا ہون کہ اب اس وفادار غلام کو کبہی آپ اپنے قدمون سے جدا نکرینگے۔ اور میری بیکسی اور بےبسی پر رحم فرمائین گے۔ اور میری بقیہ زندگی کا زمانہ آپ اپنے سایۂ عاطفت مین گزارینگے۔

صاحب اسکے بیان نے میرے دلپر بڑا اثر کیا اور مین نے اسکو بہت کچہہ اطمینان دیا۔ اور وہ تمام میرے پاس رہنے لگا۔ لیکن دوسرے سال کے شروع مین راہی ملک بقا ہوا۔ وہ شرم و حجاب کے باعث باہر نہین نکلتا تہا اسی غیرت مین مرگیا۔ یہہ شخص جوان خوش وضع خوش قطع خوبصورت دلاور آدمی تہا۔ میرے ہمراہیون مین سے کوئی بہی اسکی ہمسری نہین کرسکتا تہا۔ لیکن جس روز سے پنڈاریونکے ہاتہہ سے

صدمہ اٹھایا تھا۔ ہمیشہ غمگین رہتا تھا۔ مین نے کبھی اسکو خوش و خرم نہین دیکھا۔

باب اُنتالیسوان

صاحب تین سال تک مین عیش و آرام سے اپنے گھر رہا۔ جالون کا راجہ میرے باپ پر نہایت مہربان تھا۔ اور میرا باپ ال کا کام نہایت عمدگی سے انجام دیتا تھا۔ مالگزاری کا روپیہ کبھی باقی نہین رہا۔ اور بہت سے مزارعہ و کاشتکار میرے باپ کی نیک نیتی کا چرچا اور راجہ کے مہربان ہونیکا شہرہ سنکر دُور دُور سے آتے تھے۔ اور زراعت کا کام کرتے تھے۔ اور بہت خوش رہتے تھے اور ہمکو معقول آمدنی ہوتی تھی۔ تاہم میری طبیعت بےچین رہتی تھی۔ مختلف اطراف کے ٹھگون کے گروہ دُور دُور دہاوا مار کر کامیابی کے ساتھہ جو جالون سے گزرتے تھے۔ اُنکی باتین سُن سُنکر میری طبیعت مین ایک جوش پیدا ہوتا تہا اور آخر مجھے اس امر پر مجبور کر دیا۔ کہ مین پھر اپنے مجمع کے لوگون کو جمع کرون اور پھر کسی عرصہ تک مختلف جنگلون کی سیر کرون مجھکو طمع دامنگیر ہوئی اور اوس نے مجھے بالکل اندہا بنا دیا۔ مین اس قدر شہرت حاصل کر چکا تہا۔ کہ ٹھگونکا کوئی جمعدار میری کامیابیون اور کار روائیون سے مقابلہ نہین کر سکتا تہا۔ تاہم میرا یہہ خیال خام تہا۔ میری جوشیلی طبیعت اور اولوالعزمی نے اراده کر دیا کہ اس مرتبہ ایسا مجمع کثیر جمع کرون۔ کہ آج تک کسی نے جمع نہین کیا ہو۔ اور نہایت جاہ و حشم سے یہان سے کوچ کرون۔ گنیش جمعدار کا ذکر شاید مین آپ سے پہلے کر چکا ہون جب مین گھر پر رہتا تہا۔ تو میرے ہمراہ رہا کرتا تہا۔ لیکن ہمارے طریقہ ٹھگی اور عزت و قسمت پر ہمیشہ حسد کیا کرتا تہا۔ اس نے بہت کوشش کی کہ کسی پہلو سے راجہ تک میری رسائی ہو۔ اعلےٰ درجے کے ملازمون اور مصاحبون کو صدہا روپیہ رشوت مین بہی دیا اور نوکری کی بہی درخواست کی۔ لیکن بدقسمتی سے کامیاب نہوا۔ مجبور اور مایوس ہوکر میرے پاس آیا۔ اور راجہ کے مصاحبون کی بُرائی۔ اور اپنی کیفیت میرے سامنے بیان کرنے لگا۔ کہ اب دل گھبراتا ہے بیکاری سے تنگ ہون اس نے اس قسم کی باتین کین جس نے مجھے مجبور کر دیا۔ اور مین نے اپنے ہمراہ لیچلنے کا وعدہ کیا۔ اور مین نے اپنے ہمراہیون کو اور نیز دیگر ٹھگون کو نوٹس دیدیا۔ کہ ہم دسہرہ کے روز یہان سے سفر کرین گے۔ عظیمہ میرے سفر مین جانے اور خود تنہا رہنے کی عادی ہوگئی تہی۔ اس لئے اس نے بہی مجھکو روکا نہ اور وہ سمجھہ گئی کہ اپنے بنج و بیوپار کو جاتے مین چند روز مین واپس آجائین گے۔ تھوڑے عرصہ مین میرے ہمراہی ٹھگ جمع ہو گئے۔ کہ گنیش کے ساتھہ ایکسَو ستّر اور میرے ہمراہ دو سَو ٹھگ تھے۔ دسہرے کے روز

ہم لوگ اپنی معمولی رسمیات ادا کرکر جالون سے
روانہ ہوگئے۔ اور کسیقدر غرور کا سرور میرے
دماغ مین پیدا ہوگیا تہا۔ کہ اسقدر مجمع کسی سردار
ٹھگ کی ماتحتی مین جمع نہین ہوا۔ اور میرا بوڑہا باپ
محمد اسمٰعیل بہی اس مرتبہ چلنے پر راضی ہوگیا۔ میرا
ارادہ تہا کہ ناگپور وساجو تا نہ سے گزر کر گجرات کی
جانب چلین۔ لیکن اسپر بہت بڑی بحث رہی۔ اور
آخر یہہ طے پایا کہ جس جانب شگون عمدہ برآمد ہون
روانہ ہونا واجب ہے۔ جب بچار اگیا تو سمت جنوب
برآمد ہوئی اس لئے ہم اپنی قدیم راہ پر روانہ ہوئے
جسکے ہر ایک مقامات سے بخوبی واقف تہے۔ اور ایک
موقعہ مناسب کو اچہی طرح سے جانتے تہے۔ جب ہم
ساگر کے قریب پہنچ گئے تو راستہ مین ہم نے صرف چودہ
آدمی بہوانی کے بہینٹ کئے۔ اور بمقابلہ ہمارے مجمع
کثیر کے بہت کم مال ہاتہہ آیا۔ ایک روز شب کیوقت
جبکہ مین اور محمد اسمٰعیل اور چند ٹھگ خیمے مین بیٹھے
ہوئے تہے تو اکاریہ کی آواز سنائی دی۔ جو ٹھگون
کے واسطے نہایت خوفناک ہے۔

مصنف۔ اکاریہ کسکو کہتے ہین۔

مین۔ خداوند نعمت جو گیدڑ شب کے اول وقت
مین اکیلا بولے۔ اُس گیدڑ کو اکاریہ کہتے ہین۔ اگرچہ
اسکا بولنا ہر شخص منحوس جانتا ہے۔ لیکن ٹھگون کے
واسطے تو بہت ہی ہیبتناک ہوتا ہے۔ اسوقت خوشی کا
نام و نشان نہین۔ سب پریشان بہ اوسان ایک
دوسریکے چہرے کو تکتے تہے۔ اور سب کے کان اس
آواز کیطرف لگے ہوئے تہے اور اگر دوبارہ اواز پہر سنائی دیتی تو
نہایت ہی قباحت ہے۔ صاحب پہر آواز آئی اور گہبرا کر سب لوگ

محمد اسمٰعیل۔ ہمکو فوراً لوٹ چلنا واجب ہے۔ دیکہا
راستہ خطرناک بتلاتی ہے۔ اور یہہ آواز اسیطرف
سے آئی ہے۔ جس طرف صبح ہمین چلنا ہے

صاحب اس خام خیالی پر مجہے کمال تعجب ہوا
کہ ایک گیدڑ کے بولنے پر تین سو جوانون کا ارادہ
بدل گیا۔

مین۔ (محمد اسمٰعیل سے) اے والد بزرگوار جب کہ
ابتدائی شگون ہمارے حق مین اچہے ہوچکے ہین۔ تو پہر
درمیانی باتون پر کیون خیال کیا جاتا ہے۔ اور ایک
لغو اور پوچ امر پر واپس ہونا سمجھ مین نہین آتا۔
ہمنے ہر ہفتہ قاعدے کے موافق دیبی کی پوجا کی۔ اور
ہر ایک مسافر کے قتل پر سب رسمین ادا کین۔

محمد اسمٰعیل۔ میرے پیارے بیٹے۔ جو کچہہ تمنے کہا وہ صحیح
ہے۔ لیکن اب آگے بڑہنے مین سراسر خطرہ ہے۔ اور یہہ
حماقت ہے۔ تم ابہی نوجوان ہو۔ مصیبتین نہین اٹہائی
ہین۔ اور ہمیشہ کامیاب رہے ہو اور تم نے اپنی سعادتمندی
سے ہمیشہ میرے کہنے پر عمل کیا ہے۔ اسلئے تمکو نتیجہ اچہا
حاصل ہوتا رہا۔ لیکن خبردار کبہی شگونون کے برخلاف
پیشقدمی نہ کرنا۔ ورنہ ذلت اٹہاؤگے۔ اور اپنے

دل مین سمجھہ لو۔ کہ ہم اپنے دیوتا کے حکم پر چلتے ہین اس نے یہہ سب شگون اور اسکے نتیجے ہمکو بتلائی ہین اس عرصہ مین ٹھگون کا ایک مجمع جنہون نے یہہ منحوس آواز سنی تہی واپسی کی اجازت لینے ہمارے پاس آیا۔ جب مین نے یہہ صورت دیکھی تو اس بارہ مین ان لوگون سے کچھہ کہنا بے فائدہ تصور کیا۔ اور اسی وقت ہمارے ڈیرے خیمے اُکھڑ کر بندہ گئے۔ اور وہان سے واپس ہوئے۔ اور راستہ مین بہی کوئی مبارک شگون اس قسم کا نہین ہوا جو ہماری واپسی کے مانع ہوتا لہذا ہم جالون پہنچے۔ ہم لوگ ایک ماہ تک اپنے گہر رہے۔ اور پہر سفر کرنیکا ارادہ کیا۔ اور مین نے اپنے ہمراہیون کو جمع کیا۔ اور شگون دیکھے جو مبارک اور اچھے نکلے۔ اور مین نے اپنے رکہشا کرنیوالے دیوتا سے التجا کی۔ کہ ہمارا نیہ مین کامیاب فرما۔ اور نا امیدی کی صورت نہ کہلائیو۔ ہم لوگ غرب کی جانب بمبئی و اندور کو روانہ ہوئے کیونکہ وہان افیون کی تجارت بہت اچھی ہوتی ہے۔ اور خزانہ بہت جاتا آتا ہے جس کا ذکر ہم پہلے اپنے سفر مین بیان کرچکے ہین۔ ایکسو بیس [۱۲۰] ٹھگ میرے ہمراہ تہے۔ اور پیر خان بہی موجود تہا۔ گنیش جس سے مین ہمیشہ نفرت کرتا تہا۔ اور مین اسکو منحوس سمجھتا تہا میرے ہمراہ نہ تہا۔ وہ اور طرف چلا گیا۔ اور محمد اسمٰعیل میرا باپ بہی کہ سفر دور و دراز سے بہت عرصہ مین واپسی ہوگی گہر پر رہا۔ تہوڑے عرصہ تک کوئی صورت ایسی پیش نہین آئی جو قابل بیان ہو۔ اور آپ یہہ بہی سمجھئے کہ ہم بالکل بیکار رہے۔ اکتیس [۳۱] آدمی ہم نے بہوانی کے بہینٹ کئے۔ اور شگونون کے اچھے نہونے کی وجہ سے ہمنے زیادہ کوشش بہی نہین کی۔ قریب قریب چار ہزار روپیہ کے اُن لوگون سے ہمکو ملا۔ اور ہم بمبئی پہنچے اور بازار مین قلعہ کے باہر ٹہیرے۔ اور ہم لوگون نے اپنے گرفتار ہو جانے کے خوف سے مختلف جگہہ قیام کیا۔ لیکن ایک دوسرے سے خبردار رہتے تہے اور سب مستعد۔ اگر ذرا بہی شبہہ ہو جاے تو فورًا بہاگ جاوین

صاحب مین نے سمندر کبہی نہین دیکہا تہا۔ اس لئے مجھے کمال اشتیاق پیدا ہوا۔ مین روزمرہ جاتا تہا۔ اور اسکی عظمت دیکہکر خوش ہوتا تہا۔ اور سبز سبز گہانس کیا ہی بہلی معلوم ہوتی تہی۔ مین اسجگہہ اپنا چادر و بچھاکر بیٹھہ جاتا۔ اور کبہی لیٹ جاتا اور خواب کی سی حالت مین بہت سا وقت گزار دیتا۔ جب ایک ہفتہ گزر گیا۔ تو مجھے کمال رنج ہوا۔ کہ بیکار اسقدر دور و دراز سفر طے کیا اور کوئی نتیجہ حاصل نہین ہوا۔ کل علی الصباح یہان سے ضرور روانہ ہو جاؤنگا۔ یہہ خیال مجھکو ہوا تہا۔ کہ ایک معزز آدمی میرے پاس آیا۔ اور مجھے کہا سلام علیکم۔ حضرت آپ مجھکو مسافر معلوم ہوتے ہین

اور آپ کی وضع و قطع و پوشاک سے مین یہہ ہی
خیال کرتا ہون۔ کہ آپ باشندے ہندوستان مین مین
چند روز سے آپ کو دیکھتا ہون۔ کہ آپ یہان روز
آتے مین۔ اور سمندر کی اوٹھتی ہوئی لہرون اور موجونکو
دیکھکر اپنا دل بہلاتے مین کیا آپ نے کبھی پہلے سمندر نہین
دیکھا ہے۔

مین۔ آپکی قیافہ شناسی بہی قابل داد ہے۔ وقعی
مین ہندوستان کے خشکی کے حصہ مین رہتا ہون۔
اور سمندر کے دیکھنے کا یہہ پہلا ہی موقعہ ہے۔ آپ
خیال کر سکتے مین کہ جو شے انسان نے کبھی نہ دیکھی ہو
اسکے دیکھنے کا وہ کیسا شایق ہوتا ہے۔ مجھے کمال ہی
تعجب ہے۔ کہ سطح آب اور آسمان کیونکر ملگئے مین

اجنبی۔ بہائی تم بڑے خوش آواز ہو۔ تمہاری
شیرین بیانی قابل داد ہے۔ مین نے بہت سے ہندوستان
کے باشندون سے ملاقات کی لیکن یہہ خوبی کسی مین
نہین دیکھی۔ مین بہی ہندوستان مین رہتا ہون۔
آپ کونسے شہر کے باشندے مین۔

مین۔ حضرت پہلے تو مین سورانی پور مین رہتا تہا
مگر اب چند روز سے جالون مین رہتا ہون۔

اجنبی۔ مجکو یاد آیا سورانی پور سندھیا کے علاقہ مین ہے

مین۔ نہین صاحب۔ زنگیون کے علاقہ مین ہے
اور انہین کے قبضہ مین ہے۔

اجنبی۔ اس گفتگو کو چہوڑکر۔ کیا تم سمندر کی سیر
پسند کرتے ہو۔ اور کبھی سمندر کی سطح پر گئے ہو۔ اور
جہاز بہی آپ نے دیکھا ہے یا نہین۔

مین۔ مجھے کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا۔ بلکہ کشتی کو
دیکھکر میری طبیعت کو ایک قسم کا خوف معلوم ہوتا ہے
کہ مبادا پانی کا زور اسکو بہالیجائے۔ یا ہمارے بوجہ سے
غرق ہوجائے اور اگر کسی وقت مین نے طبیعت کو
مضبوط بناکر ارادہ بہی کیا تو یہہ خیال ہوا کہ مجہ کو
ہر شخص منع کریگا۔ اور کوئی اجازت نہ دیگا۔

اجنبی۔ نہین اس قسم کا خوف نہین ہے۔ آؤ میرے
ہمراہ چلو مین اپنے کو خوش قسمت تصور کرونگا۔ جو
تمہاری ہمراہی مین سیر کرنے سے آج کا دن بسر ہوجائیگا
صاحب مین نے بخوشی منظور کرلیا۔ اور ہم ایک مستقل
کیطرف (یعنی بندرگاہ) جو قلعہ کے باہر سمندر مین جاتا
ہے روانہ ہوئے۔ مجھے نہین معلوم کہ مین کس کے
ساتہہ جاتا ہون اور یہہ کون شخص ہے جسقدر ملازم
اور سپاہی راستہ مین ملے میرے دوست کی نہایت
تعظیم اور ادب سلامین کرتے تھے۔ جب ہم سمندر
کے کنارے پر پہنچے۔ تو ملاحون نے شور مچایا کہ حضور
ادہر تشریف لائیے لیکن میرے مہربان نے ایک
کشتی کو پسند کیا۔ اور ہم اسپر سوار ہوکر سطح سمندر پر
پہنچے۔ مجکو خوف معلوم ہونے لگا۔ اگرچہ دریائے
جمنا جالون سے بہت دور نہین ہے لیکن مین نے
کبھی کشتی کی صورت بہی نہ دیکھی تہی۔ صاحب کبھی

کشتی ہوا کے تہپیڑون سے ہلتی تہی۔ کبہی اسکی لہرین ایسی
نظر آتی تہین کہ یہہ اب ہمارے سر پر سے گزر جائینگی۔
مین اسوقت بہت پریشان تہا میرا دوست جو ایک
تجربہ کار اور لایق آدمی تہا۔ اس نے مجہے اطمینان
دیا۔ اور تہوڑے عرصہ مین کشتی جہازون کے پاس
پہنچگئی۔ اور ایک افسر فرنگی سے اجازت لیکر میرا
دوست ایک بہت بڑے جہاز کی سیر کرانے کی غرض
سے اپنے ہمراہ لیگیا۔ اور کہا کہ شاہ انگلستان کا
یہہ جنگی جہاز ہے۔ میرے دوست نے محافظ جہاز کو
دو روپیہ انعام کے دیئے اور اس نے خوب سیر
کرائی اور بیان کیا کہ یہہ جہاز پانی کے اندر ہی بیٹہہ
جاتا ہے۔ اور جسطرف ہم لیجانا چاہتے ہین کوسون
چلا جاتا ہے۔ ساکنان جہاز کو کسی قسم کی تکلیف
نہین ہوتی روشنی اور ہوا بدستور پہنچتی ہے مین نے
یہہ بات سنکر انگریزونکی دانائی کی بہت تعریف کی۔ اکثر
جگہہ توپین لگی ہوئی تہین بعض جگہہ بہت سی بندوقین
تہین۔ صاحب وقت بہت خراب ہوتا ہے اور آپ
ان سب باتون سے بخوبی واقف ہین۔ لہذا مین اس
جہاز کی سیر کے بیان کو ترک کرتا ہون۔ ہم واپس ہوکر
کنارے پر پہنچے تو مین نے اپنے دوست سے اجازت
چاہی لیکن اس نے مجہے ٹہرا لیا اور کہا میر صاحب مجہے
آپ سے کچہہ گفتگو کرنی ہے۔ اگر آپ (جو مین کسی زمانہ
مین تہا اب بہی اور جب کبہی موقع ہوتا ہے پہر ویسا ہی بنجاتا ہون)
ویسے نہین ہین تو مین بہت غلطی پر ہون۔
صاحب یہہ بات سنکر مین نے بغور اسکو دیکہا تو مجکو شبہہ
ہوا کہ یہہ بہی کوئی ٹہگ ہے۔ اس سے اپنی خاص گفتگو
کرو اگر ٹہگ ہے۔ تو اسی زبان مین مجہے جواب دیگا
ورنہ مطلق نہ سمجہے گا۔

مین۔ عل لسی خان بہائیسی سل لسام عل
لسے کسم۔ (یعنی علی خان بہائی سلام علیکم)۔

اجبنی۔ اسمیر عل لسی بہائسی وساعلسے کسم
سل لسام۔ (یعنے امیر علی بہائی وعلیکم السلام)

صاحب بس اسی جواب پر معلوم ہوگیا کہ وہ ٹہگ ہے۔

علی خان۔ میر صاحب ان الفاظون کو آج ایک
عرصہ مین مین نے سنا ہے اور مجہکو ابتدائی جوانی کی
باتین اور گوڑ کی رسم یاد دلاتی ہین۔

مین۔ کیا تم نے گوڑ کہایا ہے۔

علی خان۔ کہایا ہے۔

مین۔ (خوش ہوکر) آپ سے ملاقات تو ہوئی۔ لیکن
اپنی کیفیت سے آگاہ فرمائیے۔ اب آپکا یہان کیا شغل ہے

علی خان۔ کیا تمنے کبہی سبحان خان جمعدار کا ذکر
نہین سنا۔ ؟ تم کہتے ہو کہ مئورانی پور سے آیا ہون—
ضرور وہان میری یاد ہوتی ہوگی۔"

مین۔ مین نے سنا ہے۔ جو لوگ تمکو جانتے ہین انہون
نے تمکو مرا ہوا تصور کر لیا ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ تم یہان
معزز اور با اختیار معلوم ہوتے ہو۔

علی خان ۔ میں اپنا حال بعد میں بتاؤں گا ۔ مگر
فی الحال مجھے آپ سے بہت سی باتیں پوچھنی ہیں ۔ اور
اول یہ کہ میرا دوست اسمٰعیل جمعدار زندہ ہے ؟
میں ۔ میرا باپ محمد اسمٰعیل زندہ ہے ۔ اُس نیک بوڑھے
آدمی نے بہت عمر پائی ہے اور اچھا ہے ۔
علی خان ۔ شکر ہے خدا کا اگر تم کہتے ہو کہ وہ تمہارا
باپ ہے ۔ اسکے کوئی لڑکا نہ تہا جب میں اوس سے
علیحدہ ہوا تب تک اوسکی شادی بہی نہیں ہوئی تہی ۔
میں ۔ اُسوقت ایسا ہی ہوگا مگر میں تو خود موجود ہوں ۔
علی خان ۔ میرا دوست حسین بہی زندہ ہے ۔
میں ۔ نہیں ۔ افسوس دو سال گذرے کہ وہ مرگیا
وہ اپنے بہت سے دوستوں کا حال دریافت کرتا رہا
اور آخرکار پوچھا کہ تمہارے ہمراہ کتنے آدمی ہیں ۔
میں نے اُسے تعداد بتائی ۔ اور وہ اُنکی تعداد پر کچھہ
حیران ہوا ۔ پہر کہا ۔ تم اتفاق سے یہاں آگئے ہو ۔
اسلئے میرا فرض ہے کہ میں تمہارے ساتہہ سلوک کروں
اور کوئی معقول بیچ بتاؤں ۔ میرا ٹہگ ہونا تم کو
معلوم ہوچکا ۔ میری تمام عمر اسی پیشے میں بسر ہوئی ۔
اور میرے آبا و اجدا بہی یہی کام کرتے تہے ۔ چند سال
ہوئے کہ اندور کے ایک معزز ساہوکار کی ملازمت
اختیار کرکر میں یہاں آیا ۔ اور میں نے اس جگہہ کو بہت
پسند کیا ۔ اور بہت جلد پولیس میں نوکر ہوگیا ۔ حکام
مجھسے مہربانی سے پیش آئے ۔ واقعی گورنمنٹ بڑی
فیاض ہے ۔ ہمیشہ مجھے میرے کام کی داد ملتی رہی اور
میں نے بہی اپنا کام منصبی نہایت عمدگی سے انجام
دیا ۔ اور اسی وجہ سے میں جمعداری کے عہدہ پر پہنچ
گیا ۔ شاید تمکو یہ حال معلوم نہیں ہے ۔ کہ میں ٹہگوں
کی جمعداری کیوں چہوڑی ۔
میں ۔ نہیں صاحب مجھے مطلق معلوم نہیں ہے ۔
علی خان ۔ میرا تمہارے باپ کے ساتہہ لغو اور بے
بنیاد جھگڑا ہوگیا ۔ اُس زمانہ میں ہم دونوں جوان
تہے ۔ اور اس خفیف معاملہ نے یہانتک طول کھینچا کہ
تلواریں میان سے نکال لیں ۔ چونکہ اسمٰعیل میرا افسر
تہا ۔ مجھے خوف ہوا کہ یہہ میرے ہلاک کرنیکا حکم دیدیگا
اس لئے میں وہاں سے بہاگ کر اندور میں اور اندور
سے ساہوکار کے ہمراہ یہاں آیا ۔ خوش قسمتی سے اس
رتبہ پر پہنچا ۔ تاہم میں نے اپنے قدیم پیشہ کو قطعی نہیں
چہوڑا ٹہگوں سے ملتا رہا ۔ اور ہر طرح سے اُنکو مدد دیتا
رہا ۔ اب میں بوڑہا ہوگیا ہوں اور خود شکار نہیں
کرسکتا مگر میں جوان اور چالاک آدمیوں کو اس کام
کے واسطے منتخب کرلیتا ہوں ۔ اور اسی طرح سے اپنا
تعلق رکہتا ہوں اور اپنا حصہ گہر بیٹھے لے لیتا ہوں ۔
یہہ درست ہے کہ ہندوستان کے ٹہگوں کے ساتہہ
میں نے کوئی تعلق نہیں رکہا ۔ کیونکہ شرم اور حجاب نے
مجھے ابتک روکا مگر چونکہ بہوانی نے تمکو میرے پاس
بہیجدیا ہے میں تمہاری ضرور مدد کرونگا ۔ اور میں

چھٹی لیکر ایک دو مرتبہ دکھن کے ٹھگون کے ہمراہ
پونا کی طرف جلد بھی کر آیا ہون - اب ایک تو ضعیفی
دوسرے رخصت کا ملنا ناممکن - اس لئے اپنے دوستون
کو ایک معقول بیج بتا دیتا ہون - اور وہ بھوانی کی
کرپا سے ہمیشہ کامیاب ہوتے ہین - اور میرا حصہ معقول
جسکا کہ مین مستحق ہون میرے پاس پہنچا دیتے ہین -
اور تمہارا غلام سبحان خان تمام افسرون اور انگریزون
اور شہر کے رئیسون اور ساہوکارون مین دیانت دار
سمجھا جاتا ہے

مین - آپ کی صورت - سیرت - وضع قطع ہی
قابل تعظیم ہے - آپ کے خلق اور اوصاف حمیدہ
ایسے ہین جنپر کوئی شبہہ کسی قسم کا عائد نہین ہوسکتا
صاحب اس قسم کی باتین کرتے ہوئے ہم اسکے مکانپر
پہنچے اور ہین مکان مین مقیم تہا - وہ مکان اس
سے بہت قریب تہا - اس نے مجھکو تمام بمبئی کی سیر کرائی
اور ایک دوسری مین الفت و محبت روز بروز بڑھتی
گئی - صاحب یہہ شخص بڑا چالاک اور ہوشیار اور
مکار تہا - اور اسکی مکاریون کی باتین بہت غور سے
سنتا تہا - کئی مرتبہ مجھکو اپنے ہمراہ اپنے افسرون
اور انگریزون کے پاس لیگیا - اور ان سے میری
ملاقات کرائی - وہ مجھسے بخلق پیش آئے - جب
سبحان خان کو مجھپر ہر طرح سے اعتماد ہوگیا - تو اپنے
تمام طریقے مجھپر ظاہر کئے اور دکھن کے ٹھگون کے
جمعدار سے میری ملاقات کرائی - جو پونا - ناسک
شولاپور - حیدرآباد سندہ اور گجرات کے بہت سے
ٹھگون کا افسر تہا اور سبحان خان کے ماتحت تہا -
اور بہت بڑا حصہ لوٹ کا دیتا تہا - بمبئی سے جسوقت
ساہوکار اپنا روپیہ کسی مقام کو بھیجتے تھے - اسکو
فوراً خبر ہوجاتی تھی - ایک ہفتہ تک مین اس کے
ہمراہ رہا - ہمارا سرمایہ قریب قریب ختم کے پہنچگیا
تہا - اور ہم زیادہ عرصہ تک بمبئی مین اپنا مقام
نہین کرسکتے تھے - لیکن اس نے ایسی امید دلائی تھی
کہ جسکی وجہ سے انتظار کرنا لازمی تہا - لیکن بمبئی
مین رہتے رہتے تنگ آگیا - دوسرے موسم برسات
بہت قریب آگیا تہا لہذا خیال پیدا ہوا کہ اگر قبل
موسم برسات جالون نہین پہنچے - تو دریاؤن
کی طغیانی سے راستہ مین سخت دقتین پیش آئینگی
اسلئے مین علی خان یا سبحان خان کے پاس گیا اور
بے تکلفی سے کہا - کہ بہائی جسقدر روپیہ ہم اپنے
ہمراہ لائے تھے - وہ صرف ہوچکا ایک گرانی -
دوسری پارسی - یہودن صد ہا معشوق پریوش
میرے ہمراہیون کے پیش نظر ہین - پہر کیونکر گذر
کرسکتے ہین - اس لئے ہم یہان سے بہت جلد جانا
چاہتے ہین اگر کوئی بیج جلد بتلاؤ تو ایکدو روز اور
قیام کرسکتے ہین - ورنہ جو ہماری قسمت مین ہے وہ
راستہ مین مل جاویگا -

علی خان۔ مین تمہین ابہی جانیکی اجازت نہین دیتا۔ مین نے سنا ہے کہ ایک بڑا تجار اندوریا مالوہ کو دو لاکہہ روپیہ روانہ کرنیوالا ہے۔ روکڑیہ تیار ہوچکے ہین لیکن مین ابہی یہ نہین بتا سکتا۔ کہ روپیہ جائیگا یاہنڈ ویان۔ اس امر کی تحقیقات کیواسطے تین روز درکار ہین۔ چونکہ تمکو فی الحال روپیہ کی ضرورت ہے اس لئے ایکہزار روپیہ مجہسے لیجاؤ۔ جالون پہنچنے کے بعد تین روپیہ فیصدی فی ماہ سود اضافہ کرکر روپیہ بہیجدینا۔ تم میرے دوست قدیم کے لخت جگر اور میرے عزیز ہو مجہے ہر طرح سے اطمینان ہے۔

مین۔ مین آپ کی عنایتون کا کمال ممنون ہون۔ فی الحال اسقدر ضرورت نہین ہے ابہی ہمارے سب کے پاس بیس۲۰ پچیس۲۵ تیس۳۰ تیس۳۰ روپیہ موجود ہین کاش اگر مین یہہ خیال نکرتا۔ تو بہت جلد یہہ روپیہ بہی صرف مین آجاتا۔ اب یہہ بتلائے آپ ہمین ایک ہفتہ مین بہی رخصت کردینگے یا نہین۔

علی خان۔ ضرور بلکہ ایک ہفتہ سے پہلے۔ کل شام کو نماز کے بعد میرے پاس آجانا۔ مین تمسے بیچ کے متعلق باتین کرونگا۔

صاحب جسوقت مین واپس ہوا۔ تو مجہے خیال ہوا کہ یہہ شخص کافر ہے جو خدا و رسول کے حکم کے خلاف سود کہاتا ہے مین نے کبہی اپنے باپ سے اس کا ذکر نہین سنا۔ اب کے مرتبہ ضرور اسکا حال دریافت کرونگا۔ اور مین یقین کرتا ہون کہ وہ اسکے حق مین مضر ہوگا۔ مین کبہی اس سے ایک پیسہ نہ لونگا دغاباز ٹہگ ہوکر ٹہگون سے سود کا طالب ہوتا ہے۔ آجتک کبہی یہہ بات سننے مین نہین آئی اس کا طریقہ بجنسہ اس ہتیارہ سے ملتا ہے۔ جو مقام ساگر ہمارا شکار بنا تہا۔ مین نے ایک دکہن کے جمعدار سے بہت کچہہ ربط ضبط کرلیا تہا اور وہ بہی ہماری طرح سے منتظر تہا۔ مین نے اس سے علی خان کا حال دریافت کیا تو اس نے میرے خیال کی تائید کی اور کہا۔ یہ شخص بڑا سینہ سیاہ اور ظالم ہے۔ ٹہگون کو خوب اپنے دام مکر مین پہنساتا ہے۔ گرفتاری کا خوف دلاتا ہے ڈبل حصہ لیتا ہے۔

مین۔ بہائی ڈبل حصہ کا اسوقت مستحق ہوتا جب خطرہ کے مقام پر بہی شریک ہوتا۔

جمعدار۔ ہم مجبور ہین۔ اور کوئی کام بلا اسکے انجام نہین دیسکتے اسکے ذریعہ سے اعلیٰ درجہ کا بیج ہمارے ہاتہہ آتا ہے۔ جسکی بو بہی ہمارے دماغ مین نہین پہنچ سکتی بہت سے ٹہگ اسکے ملازم ہین اور وہ اسکو خبر دیتے ہین اور معقول تنخواہ پاتے ہین۔ یہان کے معزز رئیس اسپر بہروسہ رکہتے ہین وہ ظاہر مین ہر طرح سے امداد دیتا ہے۔ پولیس مین بہی جمعدار ہے دونون طرف سے اپنا کام بنالیتا ہے۔

مین۔ تو اسکی آمدنی بہت معقول ہے۔

جمعدار۔ بیشک۔ ہم اس سے اسی وجہ سے کینہ
رکھتے ہین اور کچھ پیش نہین جاتی اور وہ ہماری ہرطرح
سے حفاظت کرتا ہے۔

مین۔ کبھی اس نے دہوکہ تونہین دیا۔ اور دغابازی
تونہین کی بخدا مجھے اسکی جانب اطمینان نہین ہوتا۔

جمعدار۔ اسکی بہت سی داستانین ہین تاہم پیر بہروسہ
کے قابل ہے وہ ہمارے سب حالات سے واقف ہے
اگر چاہے تو فوراً گرفتار کرادے۔ ہم سب اسکے غلام ہین
اور وہ ہمارا سردار ہے۔ ہم اس سے اور وہ ہم سے فائدہ
اٹھاتا ہے۔ مین اس سے رخصت ہوکر آیا۔ راستہ
مین پیر خان ملا اور سب داستان اسکے سامنے بیان
کی۔ اور کہا کہ یہہ لوگ تو غلام ہین ہم اسکی غلامی کیون
کرین۔ ہان یہہ ضرور ہے کہ اگر ہم دوبارہ وہٹی آئے
تو ہمین گرفتار کرادیگا۔ تمہاری کیا رائے ہے۔

پیر خان۔ انپر کبھی بہروسہ نکرنا چاہئے۔ یہہ بہروپیہ
کی طرح بہیس بدلتے ہین۔ کبھی زمیندار۔ کبھی بیوپاری
کبھی فقیر۔ کبھی امیر۔ کبھی خادم و خدمتگار۔ کبھی باآود
اہلکار۔ کبھی ظریف خوش تقریر۔ کبھی دبیر خوش تحریر
بنجاتے ہین۔ یہ سب بچہ شیطان ہین۔ دیکھئے کیونکر
نبڑتی ہے۔

مین۔ تم جانتے ہو۔ کہ مین خدا پر بہروسہ رکہتا ہون۔
یہہ لوگ تو قابل اعتبار نہین ہین۔ اب تو غلطی ہوچکی
لیکن ہماری رکہشا کرنیوالی بہوانی انکے پیچ سے صاف
نکالے گی۔

پیر خان۔ خدا مہربان توکل مہربان۔ کبھی ایسا موقع
سامنے نہ آئیگا۔

صاحب مین اپنے اقرار کے موافق دوسرے روز شام
کیوقت سبحان خان کے پاس گیا وہ بہت خوش و خرم
بیٹھا ہوا تہا۔

علی خان۔ مین نے بیج پختہ کرلیا ہے۔ تم تیار ہو۔

مین۔ ہرطرح سے مستعد ہون۔ اور جو حکم ہو اسے بجالاؤن

علی خان۔ مین نے بہت صحیح اطلاع دی تہی۔ روپیہ
پورا دو لاکھ ہے۔ مین نے خوب تحقیق کرلیا ہے۔ اور
لطف یہہ ہے کہ سب نقد۔ یعنے اشرفی اور روپیہ اور
جواہرات ہین اور صرف دس ہزار روپیہ کی ہنڈیان
ہین۔ اب پیشتر اسکے کہ مین تمکو اور حال بتاؤن پہلے
اپنا معاملہ طے کرلون۔

مین۔ واقعی امر کے تسلیم کرنے مین مجھے کوئی عذر
نہین ہے۔ مین دوسرے کے حق کو اپنے قبضہ مین لانا حرام
سمجہتا ہون۔

علی خان۔ تم میرے محسن کے لخت جگر ہو لہذا مین تم سے
اس طرح پیش نہ آؤنگا۔ جس طرح اور ٹہگون سے۔ گو
مین اورون سے ایک ثلث حصہ لوٹ کا لے لیتا ہون
لیکن تم سے صرف ایک پانچوان حصہ جسکے چالیس ہزار
روپیہ ہوتے ہین لینا چاہتا ہون۔ کیا تم اس معاملہ
کو پسند کروگے۔

میں۔ کامیابی کی حالت میں مجھے کوئی عذر نہیں ہے
آپ میرے بیان کو صحیح تصور کیجئے۔ میں جالون پہنچکر
بذریعہ ہنڈوی فوراً روپیہ بھیجدونگا۔

علی خان ۔ بہادر کے بیٹے بہادر سپاہی ہو۔ مین
تمہاری بلاحجت گفتگو سے بہت خوش ہوا کیونکہ تمنے
بنیون کی طرح سے معاملہ کی باتون مین تکرار نہین
کی۔ لو اب ایک مُہری اقرار نامہ کہ چالیس ہزار
روپیہ جالون پہنچکر بھیجدونگا مجھے دیدو۔ اور
مجھسے بنج کی مفصل کیفیت سنلو۔ اگرچہ تم میرے
دوست کے بیٹے اور میرے عزیز ہو۔ مگر معاملہ کی
باتون مین مین حسب ضابطہ کارروائی کرونگا
اور مروت سے کام نہ لونگا۔

صاحب اس قسم کا معاملہ مین نے کبھی نہین کیا تھا۔
یہہ پہلا ہی موقعہ تھا۔ مین سخت گھبرایا۔ میرے
خیالات نے سخت پیچیدگیون مین ڈالدیا۔ اور
مختلف قسم کے خیالات میری طبیعت مین پیدا ہوگئے
اور مین نے دستاویز کا تحریر کرنا بُرا خیال کیا۔ اور
مجھے سکوت ہوا اور کچھہ جواب ندیا۔ لیکن میری
خاموشی سے علی خان کی پیشانی پر بل پڑگیا۔ اور اسکو
سخت ناگوار گذرا۔ خوف کھاکر اور ہر طرح سے مجبور
ہوکر مین نے کہا دوات قلم کاغذ منگائیے مین تحریر کردون

علی خان ۔ یہہ بہت ہی اچھا ہے۔ کہ تم لکھنا بھی
جانتے ہو اس لئے مین تیسرے آدمی کی ضرورت نہوگی
یہہ کہکر دوات قلم کاغذ منگایا اور جسطرح سے وہ
بتاتا گیا مین نے تحریر کردیا۔ اور اپنی مُہر لگادی۔ اُسنے
بہت ہوشیاری سے تہ کرکر پگڑی کے اندر رکھہ لیا۔

علی خان ۔ سب معاملہ طے ہوگیا۔ بنج کی صورت
یہ ہے یہ خزانہ پندرہ روکڑیون کی تحویل مین جاتا ہے
اور تین اُونٹون پر تمام خزانہ ہے۔ یہ سب لوگ سپاہی
بنکر اور ویسی ہی وردی پہنکر اندور کو جائینگے۔
کچھہ لوگ کل روانہ ہوچکے ہین۔ باقی لوگ باقی خزانہ
لیکر آج جائینگے۔ اور پونا اور ناسک ہوکر اندور
پہنچینگے۔ میری ہر ایک بات کو صحیح سمجھو۔ اور گوش
ہوش سے سنو۔ مین نے ہر ایک امر تحقیق کرلیا ہے۔
اب مین تمکو ایک پروانہ اور دیتا ہون جو اردو اور
مرہٹی مین لکھا ہوا ہے اور اسپر اعلیٰ انگریزی افسرونکے
دستخط ہین۔ اسمین لکھا ہوا ہے کہ یہہ لوگ ہریداس
ساہوکار کے مال کے ہمراہ بنارس سے آئے ہین اب
واپس ہوتے ہین۔ کوئی شخص انپر شبہہ نکرے اور نہ روکے
اور جو اشخاص مال کے ہمراہ آئے تھے۔ وہ غالباً بعد
برسات کے جائینگے۔ انکے سردار کا نام فتح محمد ہے
جو تمہاری صورت و شکل و عمر سے بہت مشابہ ہے۔
لہذا اپنے کو فتح محمد ہی ظاہر کرنا۔ لو خوش تو ہوجاؤ
کیا اچھی ترکیب بتائی ہے۔ اب تم بہت جلد ناسک
کو چلے جاؤ۔ چار روز وہان قیام کرو۔ پانچوین دن
یہہ لوگ تمسے ضرور ملینگے۔ پہر ناسک سے آگے بڑھکر

حملہ کرنا تمہارا کام ہے۔ میری ہر ایک بات کو یاد رکھنا۔ بھول نہ جانا۔ اب اپنے سفر کا سامان درست کرو۔ بھوانی تمکو کامیاب کریگی۔ البتہ مجھکو یاد رکھنا اور جسقدر جلد ممکن ہو سکے آجانا۔ مین اور کام بتاؤنگا

مین۔ خانصاحب مین بہت جلد حاضر ہونگا آپکی ترکیب سب سے نرالی اور قابل تعریف ہے اور آپکے چالیس ہزار روپیہ تو درشنی ہنڈوی ہین۔ اور ہر وقت آپ کے قبضہ مین ہین۔

علی خان۔ میر صاحب اپنے باپ سے میرا بہت بہت سلام کہنا اور میری سابقہ تقصیرات کو معاف کرانا۔ اور آمادہ کرنا کہ ایک مرتبہ وہ بمبئی آئین۔ اور سیر کرین اور مجھے عزت بخشین۔

مین۔ آپکا دوست بڈھا بہت کمزور ہو گیا ہے اور اب وہ سفر کے قابل نہین ہے۔ ہان آپ سے خط وکتابت جاری رہوگی۔

علی خان۔ مین اسکو بھی بہت غنیمت سمجھونگا۔ غالبًا میری ان گستاخیون کو جن سے مین شرمندہ ہون بھول گیا ہوگا۔ ورنہ آپ اب جاکر معاف کرادینگے۔

مین اس سے رخصت ہوکر اپنے قیام گاہ پر آیا۔ اور پیر خان سے سب ماجرا بیان کیا اور یہہ بھی کہا کہ مین اس بارہ مین اپنے باپ سے مشورہ لونگا۔ اور اُس کے حکم کی تعمیل کرونگا۔

پیر خان۔ خطرے مین ہم پڑینگے۔ اپنی جان پر کھیل کر حملہ کرینگے اور یہہ بڈھا بد معاش شیطان کا بچہ چالیس ہزار روپیہ چاہتا ہے اور بغیر ہاتھ پیر ہلائے مل جاویگا۔

مین۔ ہرگز نہین۔ مین ایک حبہ بھی نہ دونگا اگر میرے باپ نے مجھے مجبور کیا۔ تو مجھے الّو اور گدہے کے موافق سمجھنا۔

صاحب دوسرے روز علی الصباح بمبئی سے روانہ ہوئے۔ اور کوچ و مقام کرتے ہوئے چلے۔ واقعی سبحان خان نے پروانہ مین بڑے کام کا دیا تھا۔ جو دیکھتا تھا اس حکم کی تعظیم کرتا تھا۔ اور ہماری رسد کا فورًا انتظام ہوجاتا تھا اور بے روک ٹوک ہم ناسک کی جانب چلے جاتے تھے۔

باب چالیسوان

چوتھے روز ہم ناسک پہنچے۔ اور تھوڑی دیر مین پیر خان نے بیان کیا علی خان نے ٹھیک کی صحیح خبر دی تھی وہ لوگ آگئے ہین۔

مین۔ کیا تمکو تحقیق ہے کہ یہ وہی لوگ ہین۔

پیر خان۔ جو کچھہ علی خان نے پتے و نشان دیئے تھے۔ وہ سب پائے جاتے ہین وہی وضع وقطع ہے اور تین اُونٹ بھی ہین۔ آپ بھی دیکھہ لیجئے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ مین نے انکے افسر کو پہلے کسی جگہہ دیکھا ہے

مین۔ بھائی مین اپنے علم ویقین سے کہتا ہون

ہم کبھی وہ کر نہیں کر سکتے - ہمارے یہاں موجود
ہونے کا حال تو انہیں معلوم نہیں ہے - میں ہر ایک طور
والے طریقہ کو کام میں لانا چاہتا ہوں - سب کو
تیاری کا حکم دیدو - ہم کہیں وہ کرین کا جگہ تیار ہی
دروازے سے (جس دروازہ سے سب ہوکر) ہم لوگ میں
داخل ہونگے - اور اسی جگہ اتنک جب ٹھیرینگے -
یہان انہوں نے قیام کیا ہے -
صاحب تھوڑے عرصہ میں میں آنکے پاس پہنچ گیا
یہہ عام بات ہے کہ مسافروں میں بہت جلد صحبت
و الفت ہو جاتی ہے - میں نے انکے برابر کی دو مکان
اپنے قیام کیواسطے پسند کی - اور بہت جلد ان کی
صحبت سے جسکا نام نرانیداس تھا صاحب سلامت
و سعد تعلقیت پیدا کر لی - یہہ آدمی طویل القامت
اور قوی الجثہ تھا - بڑی بڑی آنکھیں اور ناک لمبی
اسکے چہرے پر بہت موزون تہین - اس کی لمبی
مونچھین جو چہرے پر تہین مگر مجھے نہایت بدصورت
معلوم ہوتے تھے اسکی صورت پر تجربہ کاری خود
بخود عیان تہی - مگر وہ فریب سے خوب واقف معلوم
ہوتا تھا - مجھے خیال پیدا ہوا کہ ایسے شخص کا پانی
لینا اور وقت طلب امر ہے لیکن وہ ملکہ ہے تھوڑے
سر اپنے نے مجھے خوف نہ دیا - اور کسی قسم کا ڈر
میری طبیعت میں پیدا نہیں ہوا - اگر یہ جانے بگر
و ستم بھی اس روپیہ کا محافظ ہوتا تو بھی یہ ناپنے

ارادے سے پیدا ہوتا - کہانا کہانیکے بعد میں فرش
پر بیٹھا ہوا حقہ پی رہا تھا - کہ نرانیداس میرے پاس
آبیٹھا اور میں نے ہندوستان کی خبریں پوچھیں -
نرانیداس - کاش اگر راجہ راؤ ہرکدل دو بہتا
تو جس وقت اس نے کپڑے لبہ حملہ کیا ہے لیتے کو سردار
بنا لیتا اور لکھنؤ کو بڑی بھاری شکست دیتا -
میں - کیا تمہارا یہہ خیال ہے کہ وہ فرنگیون کو
شکست دیگا -
نرانیداس - مجھے تحقیق حال نہیں معلوم لیکن
انگریز جب تک بمبئی میں محدود تھے اسوقت تک
بہت درست تھا - مجھے خوب یاد ہے کہ انکے پاس
ایک لفٹ سے زیادہ زمین نہیں تھی - اور اب تو
انہوں نے خوب ہاتھ پیر پہیلائے - مرہٹوں کی سلطنت
مرہٹوں کو الٹ دیا - اور قبضہ کر لیا -
میں - مہاراجہ راؤ ہی تو عمدہ فوج اور منتخب کرتا ہے
وہ ضرور مقابلہ کریگا - وہ کا ملک ہے اسکے پاس
بیشمار فوج اور سردار موجود ہیں -
نرانیداس - وہ کبھی انگریزی فوج کے مقابلہ میں
نہ آئیگا بہاگتا پھریگا - وہ بڑا ہی کمینہ اور بزدل
ہے - اور کچھ قوت نہیں رکھتا ہے -
میں - خیر صاحب ہماری طرف سے کچھ ہو - میں نے
تو فوج میں بھرتی ہونیکی قسم کھالی ہے - اور تجربہ ہو گیا
ہے - کہ سپاہ کا روں کی نوکری اچھی ہے بہ نسبت

بمبئی آیا تہا - اور اب پہر بنارس روپیہ لیکر واپس جاتا ہون - اس کام مین بے فکری سے روزی ملتی ہے -
نراینداس - یہہ تو بہت اچہا ہے کہ آپ بنارس کو جاتے ہین تمہارے ہمراہ آدمی کافی تعداد سے موجود ہین یہ بہت بہتر ہے - ورنہ یہ راستہ نہایت خوفناک ہے مین تو ہمیشہ خوش قسمت رہا اور مین نے کبہی دہوکہ نہین کہایا البتہ میرا بہائی برہان پور اور اندور کے درمیان چورون کے ہاتہ سے مارا گیا - اور کچہہ حال اُسکا معلوم نہین ہوا -
مین - مجہے کمال تعجب ہے مین نے کبہی چورون کو سڑک پر نہین دیکہا اگرچہ میرا قافلہ ہمیشہ لوٹنے کے قابل ہوتا ہے - لیکن مین انتظام معقول رکہتا ہون اور اب بہی انگریزون کی محافظت مین ہون - اور مجہے مطلق خوف نہین ہے وہ بہت جلد کل ملک پر قبضہ کر لین گے - اور دوسرے سال مین بالکل راستہ صاف ہو جائیگا -
نراینداس - انگریزون کی محافظت کا مطلب میری سمجہہ مین نہین آیا تم تو کہتے ہو کہ مین ایک ساہوکار کا ملازم ہون -
مین - جو کچہہ مین نے کہا ہے وہ صحیح ہے - لیکن میرے دوست علی خان نے مجہے ایک پروانہ راہداری دیا ہے - جو سرکاری ملازم دیکہتا ہے اُسکی عزت کرتا ہے - یہہ کہکر مین نے وہ پروانہ جو نہایت احتیاط سے موم جامہ مین لپٹا ہوا تہا اسکو دکہلایا -
نراینداس - بیر صاحب تم بڑے خوش قسمت ہو - اور تم علی خان کو جانتے ہو - وہ ایک لایق اور ایماندار آدمی ہے - مین کئی سال سے اُسکو جانتا ہون وہ میرا ایک سچا محسن ہے اور یہہ تم نے خوب کہا کہ سپاہیانہ کام کو ترک کر کر ساہوکارون کی نوکری اختیار کرلی کیونکہ ہر وقت دیس بدیس پہرنے لڑائی پر جانے اور مارے جانیکا تو اب خوف نہین ہے - کیا - تمنے کسی نامی سردار کی ماتحتی مین کوئی کام کیا ہے -
مین - جمعدار صاحب کسی سے ذکر نکرنا - مین چیتو پنڈاری کی ماتحتی مین تین ہزار سوارون کا افسر رہ چکا ہون - اور میرے ہاتہ سے بڑے بڑے کار نمایان ہوئے اور مین اس وجہ سے پوشیدہ کہنا چاہتا ہون - کہ میری ملازمت حال مین کسی قسم کا فرق نہ آئے -
نراینداس - تمہاری باتون سے مجہے تعجب ہوتا ہے - کیا تم مجہہ سے ہنسی کرتے ہو -
مین - ہرگز نہین - میرے بیان کو صحیح سمجہو - میرے پاس کاغذات موجود ہین - لیکن مین اُنکو دکہلانا نہین چاہتا -
نراینداس - مجہے آپکو خوف کرنا لازم نہین ہے - جسطرح آپ ساہوکار کے ملازم مین مین بہی ایک ساہوکار کا روکڑیہ ہون -

چیتو ایک بہادر اور نامی شخص ہوا ہے اسکی
ہمراہی مین مختلف ملکون کی سیر کی ہوگی۔ مین نے
سنا ہے کہ وہ مدراس پہنچگیا تہا۔ اور انگریزون
کے ملک کو ویران کردیا تم بہی ضرور اُن لڑائیون
مین شریک ہوئے ہوگے۔

مین۔ جمعدار صاحب آپکی یہ خوشی ہے کہ مین اپنی
خود تعریف اپنی زبان سے کرون خیر ایک دو معرکہ
کی کیفیت آپ کے سامنے بیان کرونگا شاید آپکو
کچہہ حظ حاصل ہو

ٹیراینڈاس۔ شرم کی کوئی بات نہین ہے۔ ہمارے
ملک کے بہت سے بڑے بڑے آدمی چیتو کی شرکت
کو فخر خیال کرتے تہے اور نیماڑ مین مجمع کثیر جمع ہوا تہا
اور بڑی بہاری فوج تہی۔

مین۔ کیا تم بہی اسوقت وہان موجود تہے۔

ٹیراینڈاس۔ مین اندور و اُجین کے ساہوکار کا
خزانہ لیکر نیماڑ گیا تہا۔ اس سبب سے وہان موجود
تہا۔ پرمیشر جانتا ہے کہ فوج کی تیاری اور سرداران
کی عظمت و شوکت دیکہکر میری طبیعت مین بہی
شرکت کا جوش پیدا ہوا۔ کاش اگر مجہے گہوڑا ملجاتا۔
تو ضرور شریک ہوجاتا مین نے لوگون کی زبانی سنا۔
ہر ایک شخص نے اپنا زین روپیہ۔ اشرفیون۔ موتی
جواہرات سے بہر لیا تہا۔

مین۔ واقعی پہلے معرکہ مین ہم لوگ خوش قسمت
رہے۔ اگر تم دوسرے حملہ کے شروع ہونے سے
پیشتر نیماڑ آتے تو میرا ذکر سنتے۔ اول حملہ مین تو مین
سوارون مین تہا۔ لیکن تلوار کے فن مین کوئی
میری ہمسری نہین کرسکتا تہا۔ اس لئے چیتو کی
عنایتین روز بروز مجہپر زیادہ ہوتی جاتی تہین۔ اور
مین ایک اعلیٰ درجہ کا سردار تہا۔

ٹیراینڈاس۔ امیر علی جو غفور خان سے دوسرے
درجہ پر تہا۔ مین نے اکثر اسکا نام سنا ہے۔ کیا تم
وہ ہی سید امیر علی ہو۔

مین۔ درحقیقت مین وہ ہی ہون ہائے افسوس
وہ ولولے وہ جوش وہ وحشت نہین رہی
وہ دل نہین رہا وہ طبیعت نہین رہی
چیتو شیر کا شکار ہوا۔ غفور خان کا پتہ نہین لگا۔
سید بہیکو خدا معلوم کہان ہے۔ شیخ دلاور ہاپوڑ
اور ایلچ پور کی گہاٹیون مین مارا مارا پہرتا ہے
میرا حال ہر شخص نہین جانتا ہے۔ اور اب مین ساہوکارون کا
کی نوکری مین اپنا زمانہ امن و چین کے ساتہہ گزارتا
ہون۔ اور اب نہ کوئی مجہکو شناخت کرسکتا ہے
مین نے دوسرے حملہ مین بہت سا مال جمع کرلیا
تہا اور بہت جلد جالون چلا گیا اگر اور لوگ میرے
طریقہ پر عمل کرتے تو مصیبت نہ اٹہاتے۔

ٹیراینڈاس۔ چیتو کی حالت قابل افسوس ہے
مین نے سنا تہا کہ انگریزون نے اسکو جاگیر دی تہی

کیا یہ سچ ہے ۔

تین - مین نے بہی ایسا ہی سنا ہے ۔ لیکن وہ بیوقوف تہا اور اس نے اس جاگیر کو قبول نہین کیا ۔ اور وہ اپنی ترکیبون مین رہتا تہا اور اسکا ارادہ تہا کہ فرنگیون کو نکالدے ۔ اسکا خیال تہا کہ مہلے پُر زور ہین اور مجہے امداد دینگے ۔ جبکہ مرہٹون نے اول مرتبہ انگریزون پر فتح پائی تہی تو چیتو پندرہ ہزار فوج جمع کرکر اُنکے شامل ہوگیا تہا اور کماندار انچیف بنگیا ۔ میرا ارادہ اسوقت ضرور تہا کہ اگر چیتو کامیاب ہوجاوے ۔ تو مین ضرور اسکے شامل ہوجاؤنگا ۔ لیکن وہ کامیاب نہوا ۔ جو خدا کو منظور تہا وہ ظہور مین آیا ۔ اور جیسا تم دیکہتے ہو مین ویسا ہی رہا ۔

شمائیداس - مجہے بہت سے وہ حالات معلوم ہوئے جو مین نے نہین سُنے تہے ۔ کاش اگر پیشوا اور راجہ ناگپور چیتو کی طرح پیتا کام انجام دیتے ۔ تو شاید فتحیاب ہوتے ۔ مگر یہ خیال فضول ہے ۔ ہمکو تو اب اپنی گورنمنٹ کی بہبودی کی دعا مانگنی چاہئے ۔ برائے خدا میر صاحب اب مجہسے جدا نہونا ۔ مین خزانہ لیکر اندور جاتا ہون اور میرے سفر کا بہت بڑا حصہ آپ کی ہمراہی مین طے ہوجاویگا ۔ اور مین امید کرتا ہون کہ اپنے اس ارادے مین آپ کی عنایتون سے محروم نہین رہونگا ۔ اب مین سندہ گہاٹ کی جانب جانا نہین چاہتا ۔ اس راستہ مین بہیل ملتے ہین اور سخت تکلیف مسافرون کو پہنچاتے ہین اور قتل کرڈالتے ہین ۔ دوسری طرف پیشوا کے لوگون کا خوف ہے ۔ وہ مار دہاڑ کرتے پہرتے ہین آپکی ہمراہی مین کسی قسم کا خوف نہین ہے

تین - مجہکو تمسے ایک قسم کی الفت پیدا ہوگئی ہے مجہکو کوئی عذر نہین ہے ۔ اگرچہ میرے ہمراہ دو تین ہزار روپیہ ہے ۔ جو شخص اسکے واسطے آئیگا بہت پشیمانی اُٹہائیگا ۔

شمائیداس - میرے پاس اس سے بہی کم ہے صرف اسقدر کہ راستہ کے خرچ کو کافی ہو ۔ نہ مین جنگ کرنا جانتا ہون اور نہ تمہاری طرح سوار ہون اور خطرہ کے وقت بہاگ بہی نہین سکتا ۔

صاحب اسکا یہ بیان بالکل غلط تہا اور مجہے دہوکہ دینا چاہتا تہا لیکن مین کب دہوکہ کہاتا ہون اونٹون پر خزانہ بہت اچہی طرح سے لدا ہوا معلوم ہوتا تہا ۔ تہوڑے عرصہ بعد ہم علیحدہ ہوگئے اور پیرخان سے تنہائی مین کل حالات بیان کئے

پیرخان - (بخندہ پیشانی) خوب آپ نے اسکو دہوکہ دیا ۔ لیکن مجہے آپکا تنہا مقابلہ کرنا پرخوف معلوم ہوتا ہے ۔ ذرا اپنی اور اسکی قوت کا مقابلہ توکرو

تین - وہ ظاہر مین قوی معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن بڑا ہی بست ہمت ہے ۔ یہ اسی روکڑ یہ کا باعث ہے

جسکو ہمنے برہانپور کے علاقہ مین مارا تہا۔ تم ناحق
خوف کرتے ہو وہی کرون وہی رومال کیا کبہی میرے
رومال نے خطا کی ہے۔ مین کبہی اس موقعہ کو ہاتہہ
سے جانے نہ دونگا۔ اور دوسرے امداد کا خواہان ہونگا۔

پیرخان۔ اچہا تو میری تدبیر پر عمل کیجئے۔ راستہ
مین ہر طرح سے اطمینان دیتے رہئے۔ جب ہم
اندور کے قریب پہنچ جاوین اُسوقت اسپر
حملہ کیجئے۔ وہان سے ہمارا گہر بہی قریب ہوگا۔
اور ہم بہت جلد اپنے گہر پہنچ جاوینگے۔ اور کسی
قسم کا خطرہ نہ رہے گا۔

مین۔ خیر تمہاری خوشی۔ ورنہ میرا قصد تہا کہ
برہانپور کے قریب اسکا کام تمام کرون پہر پہاڑیون
کا راستہ اختیار کرین۔ تو کوئی شخص ہمارا تعاقب
نہین کرسکتا۔

پیرخان۔ مین یہ بات آپ کی تسلیم نہین کرتا۔
اس راستہ مین شیخ ڈاکو ضرور ملیگا۔ اور سبکو لوٹ
لیگا۔ اور شاید اسی طرح سے پیش آئے۔ جس طرح
پہلے ہمارے ہمراہیون سے پیش آیا تہا۔

مین۔ (خوفزدہ ہوکر) خدا یہہ صورت نہ دکہلائے
مین تمہاری رائے سے اتفاق کرتا ہون ہم نزاید اس
کو حیلے وحوالے بتاتے ہوئے اندور لیجاوینگے۔
اور موقعہ مناسب پر اپنا کام کرینگے۔

صاحب اب مین روزمرہ کا حال آپکے سامنے
بیان نہ کرونگا۔ کیونکہ اسمین سوائے بیوقت
کہانا کہانے اور تکان سفر دوڑ دہوپ وغیرہ کے
کچہہ نہین ہے۔ اور نہ کوئی معرکہ راستہ مین
ایسا پیش آیا جو قابل بیان ہو۔ ہم ہمیشہ اپنا
قیام آبادی سے باہر رکہتے تہے اور یہہ لوگ اندر
رہتے تہے اور میرے ہمراہی کبہی اپنے کام سے
غافل نہین رہتے تہے۔ اور ہر طرح سے روکڑیون
کو اطمینان دلاتے تہے۔ یہانتک ربط ضبط بڑہا
کہ نزاید اس کو مجہپر پورا بہروسہ ہوگیا۔ اور ہر
وقت میرے ہمراہ رہنے لگا۔ میرے پچہلے معرکہ کی
داستانین سنتا۔ اور بہت خوش ہوتا۔ میرے
ہمراہیون مین سے کوئی ستار کوئی ڈہولک بجاتا۔
کوئی گاتا۔ غرض کہ ایک پورا اتحاد قایم ہوگیا
تہا نزاید اس اور اُسکے ہمراہی مکار نہ تہے بلکہ
سیدہے سادے تہے۔ اس لئے ہماری ہر ایک
بات کو صحیح و درست سمجہتے تہے اب انکا آخر
وقت قریب آگیا تہا۔ اور اندور صرف پانچ منزل
رہگیا تہا۔ اور اب وہ بیس کوس روز چلتے تہے
اور میرے ہمراہی ایسی بڑی منزل آسانی سے طے
نہین کرسکتے تہے اور وہ تہک جاتے تہے اسلئے
مین نے توقف کرنا مناسب نہین سمجہا۔ اور مینے
نے پیرخان سے کہا۔ یہانکی کل رات کو ہم ضرور
حملہ کرینگے۔ اور بہوانی کی کرپا سے کامیاب

ہونگے۔ اب وہ وقت بہت قریب آگیا اور
ہم سب حسب معمول ایک بڑے درخت کے نیچے
بیٹھے ہوے تھے۔ کوئی گانا گاتا تہا۔ کوئی باجا
بجاتا تہا۔ کوئی داستان دلچسپ کہتا تہا ہماری
موجودہ حالت پر کوئی شخص بہی یہہ خیال نہین
کر سکتا تہا کہ تہوڑی دیر مین قتل کا ہنگامہ ہوگا
ہر شخص خوش و خورم نظر آتا تہا۔ ہم اپنی کامیابی کے
یقین پر خوش تہے اور روکڑیہ اس خیال سے
کہ خوف و خطر کا مقام جاتا رہا۔ اور ہم بہت جلد
اپنا روپیہ لیکر منزل مقصود پر پہنچ جاوینگے۔ افسوس وقت
رنج والم کوسون دور تہا۔

نرائنداس۔ میرے مشفق میر صاحب چاند
نکل آیا ہے جسوقت سامنے والے درختون کی
بلندی پر آجائیگا۔ ہم آپ سے رخصت ہوجائینگے
ہمنے آپ کی ہمراہی مین بہت آرام پایا۔ اور آپنے
اپنی عنایت و کرم سے ہمین شکایت کا موقعہ نہین
دیا۔ پرمیشر اسی طرح مسافرونکو سفر مین آپ کا سا
ساتہہ ملا کرے مین آپکا کمال ممنون و مشکور ہون
اور ایک نیا ڈہنگ آپسے سیکہا۔ آیندہ کبہی
آبادی مین قیام نکرینگے۔ اور آبادی سے
باہر جنگل مین مقیم ہونگے۔ آج شب بہر چاندنی کی
جسوقت تک آپ خواب غفلت سے بیدار ہونگے
ہم بیس پچیس کوس راستہ طے کرینگے۔

صاحب اسوقت سب لوگ مستغرق ہو گئے لیکن
میرے ہمراہی ٹھگ گہات مین لگے ہوئے تہے۔
ایک ایک روکڑیہ کو چار چار ٹہگون نے سنبہال
لیا۔ الا محبت و الفت اس قسم کی ہوگئی تہی۔
کہ کوئی شبہہ کسی قسم کا نہین ہوسکتا تہا۔ جسوقت
چاند بلندی پر آگیا۔ اور اسکی خنک تیز چاندنی
اس میدان مین بہت پیاری معلوم ہوتی تہی
تمام روکڑیہ بیدار ہوکر چلنے کو تیار ہوئے۔ اور
ہم سے رخصت کے طالب ہوئے۔

مین۔ بہائی نرائنداس اسطرح سے رخصت
ہونا میری سمجہہ مین نہین آتا۔ مین بغیر بغلگیر کئے
کبہی اجازت ندونگا۔

صاحب میری ان باتون پر نرائنداس میرے
پاس آیا۔ اور بہت محبت سے مجہسے بغلگیر ہوا۔
مین نے کہا بہائی پیر خان پان لاؤ یہہ جہرنی
تہی نرائنداس کے منہہ سے صرف یہہ کلمہ نکلا تہا۔
کہ نہین میر صاحب۔ میرے رومال نے اس کا
کام تمام کردیا۔ اور وہ بیہوش ہوکر زمین پر گرگیا
اور دم نکل گیا۔ اسی طرح میرے ہمراہیون نے
اپنی اپنی اسامی کو سنبہال لیا۔

مین۔ پیارے لوگہائیون اب اپنا کام بہت
جلد ہوشیاری سے انجام دو۔ چاند کی روشنی
نہین پورے طور سے امداد دیگی۔ ہمکو جلدی

کرنی چاہئے تا کہ خطرہ سے محفوظ رہین لوگہائی اپنا کام پہلے ہی تیار کر چکے تہے۔ نعشون کو ننگا کرکے فوراً قبرون مین دبا دیا گیا۔ اور ہر ایک کی کمر سے روپیہ کی تولیان برآمد ہوئین۔ جنکا شمار کرنا ہمنے اسوقت مناسب خیال نہین کیا اور بہت جلد چلدیئے۔ دوسرے گانون مین آکر چند لمحہ گڑ خریدنے کیواسطے ٹہیرے اور آفتاب نکلنے سے پہلے بیس کوس دور پہنچ گئے۔ وہان دن بہر قیام کیا اور شام کیوقت پہر روانہ ہوئے۔ اور اندور کو دائین جانب پندرہ کوس کے فاصلہ پر چہوڑکر دیالپور کیطرف چلے۔ اور راہ مین کوبہی دائین طرف چہوڑا اور بہادرگڈھ اور آورچا ہوتے ہوئے ہم جالون پہنچ گئے۔ چونکہ موسم گرمی کا تہا دہوپ کی تپش اور باد تند کے جہوکے اور آفتاب کی تیز تیز کرنین ہمارے سفر کے مانع تہی لہذا شبکو سفر کرتے تہے۔ راستہ مین ہلکر کے علاقہ مین ہم پر شبہہ کیا گیا۔ لیکن مین نے اپنے کو فتح محمد ظاہر کیا اور وہ پاس جو سبحان خان نے دیا تہا اسوقت کام آیا۔ پچاس روپیہ ہمارے صرف ہوئے اور پاس تبدیل ہو گیا۔ اور پہر راستہ مین کوئی خوف کسی قسم کا نرہا۔ اور مین صاف نکل آیا۔ اسوقت میری خوشی کا اندازہ نہین ہو سکتا۔ مین جقدر ناز کرون وہ بجاہے۔ میرے باپ محمد اسمٰعیل نے جب اسقدر روپیہ دیکہا تو بہت خوش ہوا۔ کبہی پیار کرتا۔ کبہی صدقہ ہوتا تہا۔ میری خوش نصیبی پر خدا کا شکر کرتا تہا۔ گنیش جمعدار جو اسوقت ہمراہ تہا اس سے فخریہ کہتا تہا کہ دیکہو اسطرح معرکہ پر جاتے ہین اور یون کامیاب ہوتے ہین کیا کوئی میرے لخت جگر کی ہمسری کرسکتا ہے ہرگز نہین۔

صاحب یہ تو آپکو معلوم ہو چکا کہ میری اور گنیش کی ہمیشہ لاگ ڈانٹ رہتی ہے اب جب مجہکو اسطرح کامیاب دیکہا تو آتش حسد سے جلنے لگا۔ کاش اگر اسکے اختیار مین ہوتا تو راجہ سے ضرور اس امر کی اطلاع کرتا۔ چونکہ ایسی لوٹ عظیم کبہی کسی ٹہگ کو حاصل نہین ہوئی تہی اسلئے ٹہگون نے مجہکو چوراماںک اور کرک نواریکا خطاب دیا۔ جو بہوانی کے خاص غلام تہے جنکی لوگ داستانین بیان کرتے ہین اور انکی تعریف مین گیت گاتے ہین میرے واسطے یہ کافی تہا۔ کیونکہ اب ہندوستان کے تمام ٹہگ میرے ماتحتی کی آرزو کرتے تہے۔ مین اس واقعہ کا حال جو بہادرگڈھ کے مقام پر پیش آیا آپکے سامنے بیان کرنا بہول گیا ہم قصبہ کے باہر مقیم تہے اور مین نے ایک مجمع کو شام کیوقت اپنی طرف آتے دیکہا اور مین نے پیر خان سے کہا

یہہ لوگ جو سامنے سے آتے ہین مجھے ٹھگ معلوم
ہوتے ہین۔ انکی کیفیت کو دریافت کرو۔
پیر خان۔ مین جاتا ہون اور سب حال تحقیق
کرکے آتا ہون۔
مین۔ اگر یہہ لوگ ٹھگ ہون۔ اور تم جانتے ہو
تو انکے سردار کو اپنے ہمراہ لیتے آنا۔ لیکن لوٹ
اور اپنی کامیابی کی نسبت کوئی ذکر نکرنا۔
پیر خان۔ مین ایسا نادان نہین ہون۔ آپ
اطمینان رکھئے مین انکی خبر لیکر آتا ہون۔
صاحب پیر خان گیا۔ اور تھوڑے عرصہ مین انکے
سردار کو اپنے ہمراہ لیکر واپس آیا۔ مین عمدًا اپنے
خیمہ مین بیٹھا رہا۔ کہ اگر وہ کوئی شخص اجنبی ہو تو
مجھکو نہ پہچانے بلکہ اپنے منہ پر خاص اسی غرض سے
رومال باندہ لیا وہ آدمی پیر خان کے ہمراہ میرے
پاس آیا اور مجھے سلام کیا۔
مین۔ (جواب سلام دیکر) آیئے بیٹھیے۔ اور اپنے
نام نامی سے آگاہ فرمائیے۔
آدمی (آہستگی سے بیٹھکر جسکی صورت پر تکان
معلوم ہوتا تھا) میرا نام ایک عالم مین مشہور ہے۔
جو شخص سنتا ہے خوف کرتا ہے اور مجھے لال خان
یا لالو کہتے ہین۔
مین۔ مین نے کبھی یہہ نام نہین سنا ہے۔ یہہ تو
بتلائیے کہ آپکا کیا شغل ہے۔

لال خان۔ ہم لوگ آزاد ہین۔ جو کچھہ زور
و قوت سے ملتا ہے وہ حاصل کر لیتے ہین اور یہی
ہمارا شغل ہے۔
مین۔ کیا آپ پنڈاری ہین۔
لال خان۔ پنڈاری نہین بلکہ ہم لوگ ڈاکو ہین
مین۔ (مسکراکے دلمین پست ہمت بدتر سے بدتر)
بہائی تمکو دہلی والا خیال کرتا ہون۔
لال خان۔ ہان تمہارا خیال صحیح ہے۔ ہم تمکو جانتے ہین
تمہارے قیام گاہ کو دیکھکر فورًا پہچان لیا کہ تم لوگ
ٹھگ ہو۔ گو تمہارے طریقے ہم سے خلاف ہین
لیکن کچھہ خوف نکرو۔ ہم تم بہائی بہائی ہین۔ اور
بہائی بہائی کبھی آپسمین خلل انداز نہین ہوتے۔
مین۔ جو کچھہ آپ سمجھے وہ صحیح و درست ہے
اگر کسی کام مین مین آپ کو امداد دیسکتا ہون
تو فرمائیے۔
لال خان۔ مین کوئی امداد آپ سے نہین چاہتا
صرف شب بہر تمہارے پاس آرام کرنا چاہتا ہون
اگر آیندہ سفر مین ہمارا تمہارا ساتھہ رہا۔ تو ہم
تمہارے ہمراہ سفر کرینگے۔
مین۔ بہت بہتر چاند نکلنے تک آرام فرمائیے
اور کہانا کہائیے ہم پہر شمال کی جانب یہان سے
روانہ ہو جاوینگے۔
لال خان۔ یہہ تو مجبوری ہے۔ خیر اسوقت تک

ہم یہان قیام کرینگے۔ اور پہر اسجگہ پورا قبضہ کرینگے۔ ہم تمہارے خلاف حیدرآباد کو جاتے ہین چونکہ ڈاکو اس موسم مین باہر نہین نکلتے ہین۔ اسلئے تمام سڑکین بے خوف خطر ہارے قبضہ مین ہین اور ہم پر کوئی شبہہ کسی قسم کا نہین ہو سکتا۔ برسات بعد دسہرہ کے قریب ناگپور کی سڑک سے واپس آئین گے۔ اور اب ہم بہرحال ناگپور کو دیکھتے ہوئے جاتے ہین۔

مین۔ اب تک تمہاری قسمت کیسی رہی اور بنج عمدہ رہا یا نہین۔

لال خان۔ اوسط درجہ کا بنج رہا۔ نہ برا ہی رہا اور نہ اچھا۔ اگرچہ چند اشخاص ہمارے شکار بہی ہے لیکن اس قابل نہین ہین کہ فخر سے بیان کیے جائین۔

مین۔ تم نے اچھا رستہ اختیار کیا ہے برہانپور سے جو سڑک حیدرآباد کو جاتی ہے وہ بالکل بے خوف وخطر ہے پہر سکندر جاہ کے ملک مین پہنچ جاؤ گے۔ وہان کوئی باز پرس ہی نہین ہے مین تمہاری خوش قسمتی اور کامیابی کی دعا کرتا ہون۔ اب آپ کہانا کہائیے اور آرام فرمائیے شب کے دو بجے لال خان بستر خواب سے بیدار ہوکر میرے پاس رخصت ہونیکی غرض سے آیا۔

مین۔ بہائی صاحب مجھے معاف فرمائیگا میرے چہرے پر ورم ہے۔ میرے دانتون مین درد ہے جس سے مجھے تکلیف ہے اور اسی وجہ سے رومال باندہ رکہا ہے۔

لال خان۔ کاش اگر تم واپس نہ جاتے ہوتے۔ اور میری طرح سے بنج کو چلتے تو کیا اچھا ہوتا۔ اور کس خوبصورتی سے ہم اپنا کام انجام دیتے۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ ڈاکو سخت کام کو بہت عمدگی سے کرتی ہین۔

مین۔ (اپنی آواز کو بدلکر) بہائی مجبوری ہے آیندہ دیدہ خواہد شد۔

صاحب آواز کا بدلنا ایک مشکل کام ہے اور مین نے اس وجہ سے کیا کہ آیندہ کسی موقع پر مجکو شناخت نکر سکے۔ اور اس سے میرا اور بہی مقصد تہا جسکا ذکر مین آیندہ آپ سے کرونگا۔ گہر پہنچکر مین نے اپنے باپ سے اس لالو کی ملاقات کا حال بیان کیا۔ اور مین نے دریافت کیا کہ ان لوگون سے ملنے مین کوئی قباحت تو نہین ہے گو یہہ بہادر و دلیر ہین لیکن بے پروا و بے عقل ہین۔ ہمارے دام مین بہت جلد پہنس سکتے ہین۔

محمد اسمعیل (میرا باپ) میرے پیارے بیٹے وہ ایسے بے وقوف نہین ہین جیسا تم خیال کرتے ہو۔ مین انکے حالات سے بخوبی واقف ہون اور بہت سے ڈاکو میرے شکار بہی بن چکے ہین

یہ لوگ بڑے مکار و دغاباز ہوتے ہیں یہ لوگ
کئی مرتبہ ٹھگوں کو دہوکہ دے چکے ہیں۔ میں تمہاری
تجویز و ترکیب میں کوئی نقص نہیں دیکھتا اس لئے
میں دخل دینا نہیں چاہتا۔

گنیش۔ (جو اسوقت وہاں موجود تہا) میری
خواہش ہے۔ کہ اس مرتبہ اپنے لخت جگر کو میرے
ہمراہ بہیجیے۔ میں انکے ہاتہہ کی صفائی دیکہنا
چاہتا ہوں۔ میں نے بہت کچہہ تعریف و توصیف
سنی ہے۔ لہذا یہ ہی ارادہ ہے کہ مجہہ جیسا
بدقسمت بوڑہا ٹہگ بہی انسے کچہہ حاصل کرے۔

میں۔ ضرور تمہارے ہمراہ چلونگا۔ اور تم مجہسے
کیا حاصل کروگے۔ میں تمہارے سامنے ایک ناتجربہ
کار بچہ ہوں۔ اور میں نے جو کچہہ حاصل کیا ہے۔ وہ
آپ ہی لوگوں سے سیکہا ہے میرا علم بہت کم ہے
جسکا میں نے کبہی نمونہ نہیں کیا۔ ہاں میں خوش قسمت
رہا ہوں۔ زبان شیرین اور طرز گفتگو اس پیشہ
کے اعلیٰ رکن ہیں۔ اور یہ ہی ہمیشہ کام آتے ہیں۔

گنیش۔ میر صاحب آپ میں دونوں صفتیں
موجود ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ تمہارے ہمراہی
اپنے آخری وقت تک بہی تمہارا ساتہہ ترک نکرینگے۔

میں۔ میرے مہربان ہمراہی کبہی مجہسے جدا نہونگے
میں انکے ساتہہ مہربانی سے پیش آتا ہوں۔ اور
خوب انعام دیتا ہوں۔

صاحب میری اس گفتگو نے گنیش کے دل پر نشتر
کا کام کیا۔ کیونکہ وہ ایک شریر النفس اور بدمزاج
آدمی تہا اور اسکو ہمراہی ٹہگ اس سے ناراض رہتے
تہے لہذا بہت ہی چین برچین ہوا۔ اور ہماری لوٹ
کو دیکہکر آتش حسد سے جل رہا تہا۔ اب تو بہت ہی
برافروختہ ہوا اور کچہہ زبان سے نکالنا چاہتا تہا۔ کہ
میرے باپ نے اوسکو روک لیا۔ کہ صاحبزادے
کی باتوں پر خیال نکرو اسکو عقل و دانش سے حصہ
نہیں ملا۔ اپنی کامیابی پر مغرور ہے۔ جو پیدا کنندہ
کو بہی ناپسند ہے۔

گنیش۔ نہیں صاحب مجہے اسکی تکرار گفتگو
کا خیال نہیں ہے۔ لیکن اسکا نتیجہ اچہا نہیں ہوتا
کبہی زوال کا بہی زمانہ آئیگا اور میں تماشا دیکہونگا۔
صاحب میں جواب دینا چاہتا تہا لیکن میرے باپ نے
اشارہ سے منع کیا کاش اگر میں اکیلا ہوتا۔ تو گنیش
کو سخت جواب دیتا آپ غور کیجئے یہ کچہہ بہی بات نہ
تہی۔ لیکن اس ذراسی بات پر نئے معرکہ کا ارادہ
ہوگیا۔ اور ہم سب نے دعا مانگی۔ کہ اس میں پچہلے
آخری معرکہ سے زیادہ مفاد ہو۔ میں اب آپکے
سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں خوشگون کو نہیں
مانتا تہا۔ اور پچہلے مرتبہ بدشگونی سے جو اچہی
ہوئی تہی اسپر قہقہہ لگاتا تہا۔ لیکن شگونوں کے
عمدہ ہونے اور کامیابی نے میرے اعتقاد کو پختہ

کر دیا۔ واقعی تجربہ بہت اچھا ہے۔ اور بڑی مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ناتجربہ کاری کی حالت مین جو کام خلاف مزاج ہوتا ہے۔ تلخ معلوم ہوتا ہے۔

مصنف۔ امیر علی تم نے علی خان یا سبحان خان کا کچھ حال بیان نہین کیا۔ کہ یہ کون شخص تہا۔ اور تم نے حسب وعدہ روپیہ بہیجا یا نہین۔

مین۔ نہین صاحب ایک کوڑی نہین دی اسکا مفصل حال آپ کے سامنے بیان کرتا ہون مین نے اپنے باپ کے سامنے کل کیفیت سبحان خان کی بیان کر کر اسکا حال دریافت کیا میرے باپ کو تمام باتین سبحان خان کی یاد آگئین۔ اور گالیان دینے لگا۔ اور کہا۔ کہ وہ شیطان رذیل کمینہ خدایا امیر اور معزز ہو گیا ہے۔ عجب نالایق شخص تہا۔ لیکن خدا کی قدرت مین کون دخل دیسکتا ہے ؎

عجب ہین قدرت کے کارخانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

اب مین اسکی نالایق حرکت تمہارے سامنے بیان کرتا ہون۔ بیٹا گوش ہوش سے سنو۔ مین اور یہہ دونون جمعدار تہے اور مین نے اسکو کبہی پسند نہین کیا۔ اسکا چال چلن خراب اور نہایت بزدل تہا۔ بہت عرصہ ہوا۔ کہ ہم بنج کی تلاش مین اپنے گروہ کو لیکر روانہ ہوئے۔ یہ سر تہیا بنا اور مین تمام گروہ کا سردار۔ جے پور کے علاقہ مین بہت سے آدمیون کو ہم نے دیبی کے بہینٹ چڑہایا۔ ان مین وہ ساہوکار بڑے نامی گرامی تہے۔ بہت سے موتی اور اشرفیان اور روپیہ ہمارے ہاتھ آیا۔ اس نالایق نے اپنا حصہ لیکر بیان کیا کہ مین اندور اپنا حصہ فروخت کرنے جاتا ہون۔ مین نے اپنے پاس بُلا کر کہا کہ بہائی مین نے تمہاری کس کس وقت مین مدد کی۔ اور اب میرا ایکہزار روپیہ تمپر واجب ہے۔ لہذا اس کے معاوضہ مین موتی مجہے دیدو مجہے انکی ضرورت ہے

سبحان خان۔ شب کا بہت حصہ گزر چکا ہے مین صبح کیوقت نکال دونگا۔ اور آپ کے قرضہ سے بہی سبکدوش ہونگا۔

محمد اسمٰعیل۔ اسکے بیان کو صحیح سمجہکر۔ بہت اچہا تمہاری خوشی۔

سبحان خان۔ خوش ہوکر۔ جو جو موتیونکے ہار تمکو پسند ہون۔ لے لینا۔

محمد اسمٰعیل۔ مین تو اسکے وعدہ کو درست سمجہا اور اس نے مجہے کمال دہوکہ دیا۔ اسی شب سے یہ غائب ہوا۔ اور اسکا کوئی پتہ نہین لگا۔ اب تمہاری زبانی یہ حیرت انگیز حال معلوم ہوا کہ وہ بمبئی مین ایک معزز اور اعلی رتبہ کا شخص ہے۔ لیکن پہر بہی اپنی مکاری سے باز نہین آتا ہے اگر تم کسی اور شخص سے وعدہ کر کر آتے تو مین تمہین اسکے ایفا کرنیکی ترغیب دیتا لیکن ایسے نالایق شخص کو ایک حبہ نہ بہیجو اور آیندہ اسکا ذکر میرے سامنے

نکرو یہ بڑا فتنہ انگیز و غماز ہے۔ اور نہایت
ہی ناشکرہ ہے۔ کاش اگر مین مختلف اوقات
مین اسکی روپیہ سے مدد نہین کرتا تو اسکو سب
بھول جاتے اور فاقہ کشی سے مرجاتا۔
صاحب یہ سبحان خان کی داستان ہے۔ پھر مین نے
اسکو روپیہ بہیجا اور نہ خیریت رسی کی اطلاع دی
مین امن سے جالون پہنچ گیا اور اسکے پاس کو
بہی چاک کرکے پہینکدیا۔

باب اکتالیسوان

مین ٹہگون مین اپنی شہرت اور ہر دلعزیزی کا حال
آپ کے سامنے بیان کرچکا ہون اور جسوقت یہ
خبر عام ہوگئی کہ مین دسہرہ کے بعد نئے معرکہ کے
واسطے سفر کرونگا تو سقدر ٹہگون کا مجمع جمع
ہوگیا کہ مجبور ہوکر بہت سے اُن ٹہگون کو جنسے
مین بالکل ناواقف تہا اپنے چیلنے کے شریک
نکیا اور واپسی پر مجبور کیا۔ ہان بہت سے وہ
ٹہگ جنکو گانے بجانے مین ملکہ تہا اپنے ہمراہی
مین قبول کیا۔ ان لوگون کی اکثر موقعون پر مجہے
ضرورت پڑتی ہے۔ اور یہ فن ایسا عمدہ ہے جس
سے ہر شخص کا دل بہلتا ہے اور بہت جلد شریک
ہوجاتا ہے لہذا ایسے لوگونکی درخواست قابل
منظوری تہی اور میرا یہ معرکہ بہی یادگار زمانہ
ہوگا۔ مسافرونکی آمد و رفت شروع ہوگئی
جس سڑک پر ہم جائینگے صدہا مسافر مین ملینگے
اور ہم اپنے مقصد مین کامیاب ہونگے اس لئے
مین نے اپنے پدر بزرگوار سے بہی درخواست
کی کہ اس مرتبہ آپ بہی تکلیف فرماوین آپکی
بزرگانہ صورت اور رئیسانہ شباہت اور مجرب
سیرت سے ہر مقام پر ہمارا گروہ معزز سمجھا جائیگا
اور آپکی موجودگی مین مجہے ہر طرح سے اطمینان
رہے گا۔ مین اپنے راجہ کو نہین بہولا تہا۔ اسکے
دربار مین بہی جاتا تہا اور راجہ نہایت اخلاق
اور توجہ سے پیش آتا تہا۔ جسکا مین واقعی مستحق
تہا بہت سے ٹہگ خاص میرے ہی باعث سے
جالون کے علاقہ مین آباد ہوئے تہے اور اپنی
عیب پوشی حفاظت کے معاوضہ مین ایک معقول
رقم وقت معینہ پر والی جالون کو ادا کرتے تہے
مین نے اپنے اس آخری سفر کی واپسی پر ایک
دو نالی نہایت عمدہ بندوق قیمتی دوسو روپیہ
ساخت ولایت جو بمبئی سے لایا تہا اور ایک
موتیونکا ہار جو روکڑ یلکی لوٹ مین دستیاب
ہوا تہا راجہ کی نذر کیا۔ اور اپنی غلطی کا عذر بہی
پیش کیا لیکن راجہ اس نذر پر بہی خوش ہوگیا
لیکن سینہ سیاہ تہا۔ اور ہم سے ظاہر مین دوستی
باطن مین قلبی عداوت رکہتا تہا اور موقع

اور وقت کا منتظر رہتا تہا۔
صاحب مین آپسے اپنے سفر کی تیاری اور شگون دیکہنے کا حال بیان کرکر آپکا وقت خراب کرونگا کیونکہ نہ اسمین کوئی دلچسپی ہے اور نہ کوئی خاص قابل بیان ہے۔ پیاری اور غریب عظیمہ بہی ہمارا حال نہین جانتی تہی۔ کہ ہم کہان جاتے ہین اور کیا کام کرتے ہین۔ وہ یہ ہی سمجہتی تہی کہ تجارت کی غرض سے جاتے ہین اور چونکہ ہمیشہ اسکے واسطے زیور و پارچہ لاتے تہے جسکی وجہ سے کبہی خیال فاسد اسکے دل مین نہین ہوا۔ مین نے اپنا مکان بہت وسیع بنالیا تہا۔ اور آرایش و آرام کا سب سامان موجود تہا۔ میرے ایک لڑکی تہی۔ اور شادی کرنیکے قابل ہوگئی تہی اور بڑے بڑے خاندانون سے اسکی شادی کے پیغام آتے تہے۔ چونکہ ہمارا پیشہ نہایت خطرناک تہا جبان کسی نے دغا کی ہم فوراً گرفتار ہوئے۔ ہماری عزت و آبرو مین فرق آیا۔ اور ساری بلندی نے منہ چہپالیا اسلئے میری یہ ہی خواہش تہی کہ مین اپنی لڑکی کی شادی کسی ایسے خاندان مین کرونگا جو اس خطرناک حالت سے محفوظ رہے۔ مین نے عظیمہ سے کہا کہ اس مرتبہ ہمکو بہت زیادہ فائدہ کی اُمید ہے۔ واپسی پر لڑکی کی شادی بڑے دہوم دہام سے کرونگا۔ عظیمہ نے اس بات کو بہت خوشی سے منظور کیا۔ ہندوستانیون کو عموماً اسی بات کا فکر رہتا ہے کہ شادی بہت اچہی ہو۔ جہیز کا وہ سامان ہو جو دوسرا بنا نہ سکے۔ اسکو فضول خرچی کبہی نہین سمجہتے۔ قرضکی کچہہ پروا نہین کرتے تہوڑی دیر کی واہ واہ پر جان دیتے ہین۔ انجام کو نہین سوچتے ہین۔ آنکہین بندکر کر روپیہ صرف کرتے ہین۔ جائداد وغیرہ کو بیچ و رہن کردیتے ہین آیندہ تمام عمر مصیبت مین رہنا پسند کرتے ہین۔ صاحب آپ ان جملہ امورات سے بخوبی واقف ہین مین زیادہ تشریح آپکے سامنے نکرونگا اسوقت میرا خیال بہی ایسا ہی تہا۔ جسوقت ہم حالون سے روانہ ہوئے میرے باپ۔ گنیشا پیر خان اور میری ماتحتی مین تین سو ٹہگ سے زیادہ تہے۔ راستہ مین ہم نے اپنے کو نظام کا ملازم ظاہر کیا اور کہا کہ رخصت ہماری ختم ہوچکی اب نوکری پر جاتے ہین اگر ہم اسطرح بیان نکرتے تو شبہہ کیا یقین فوراً گرفتار ہوجاتے اس سفر کے پہلے معرکہ کو مین کبہی نہین فراموش کرونگا گو کوئی بات اسمین قابل بیان نہین ہے۔ لیکن اسکا نتیجہ بہت خراب ہوا جس سے ہمارے گروہ کی برہمی ہوئی آنکہین اور ترقی کرنیوالے خیالات پامال ہوگئے۔ اور سبکے دل مسرور ہوگئے۔ لیکن ابتک کوئی شخص بہی چست چالاک نہین ہوا پیر خان کا ایک بہانجہ تہا جسکی عمر تقریباً بیس سال کی ہوگی

پیدا کا حسین - عقیل - ذہین تہا - فطرت نے
سنجیدگی سے مجسم بنایا تہا - اور ہم سب لوگون کو
بہت عزیز تہا مین نے کئی دفعہ پیرخان سے کہا
کہ اس پیارے بچہ کو میرے متبنہ کردو جو میرا قائم
مقام ہو - لیکن پیرخان نے منظور نہین کیا - کیونکہ
وہ یتیم بچہ تہا اسکی والدین یعنے پیرخان کی بہن و
بہنوئی اس دنیا فانی سے رحلت کر چکے تہے اس لئے
پیرخان اسکو اپنے گہرے آیا تہا - اور فرزندانہ
محبت سے پیش آتا تہا یہ لڑکا ایک چالاک ٹٹو پر
سوار ہوتا تہا اور ہمیشہ سب سے آگے چلتا تہا -
جس مقام پر تہوڑے عرصہ کے لئے قیام کرتے تہے
اسکی پیاری پیاری باتون سے دل بہلاتے تہے -
اور وقت کو بہت خوشی سے گزارتے تہے - وہ
ہمارے پیشہ اور کام سے واقف نہ تہا - جس وقت
ہمنے چار آدمیون کا نخچ تیار کرلیا ہے - ہم نے اس
عزیز کو ان لوگون کے سپرد کیا کہ جو ہم سے پیچہے
تہے اور تاکید کردی خبردار ہم تک پہنچنے نہ پائے -
پیرخان نے بہی اس بات کو بہت خوشی سے منظور
کیا - لیکن یہ سب تاکید اور احتیاط فضول تہی
تقدیر کے سامنے تدبیر کام نہین آتی - جو بروز
ازل قسمت ہوچکا ہے وہ ضرور پیش آتا ہے -
جس وقت مین نے چہری ہے - اور وہ بدقسمت
بیچارے آدمی خاک و خون مین لتہڑے ہوئے
تڑپ رہے تہے - اسوقت یہ لڑکا (جسکا نام
عالم خان تہا) شامت اعمال سے گہوڑے کو سرپٹ
ڈالے ہوئے وہان پہنچا اور کہا ماجو مین بہی آن
پہنچا ہون اس نے جو وہان کی حالت دیکہی تو اس کے
چہرے کی سرخی زردی سے بدل گئی - آنکہین کہلی
کی کہلی رہگئین اور پتلیان چڑہ گئین - زبان حلق
سے باہر نکل آئی - مردنی اسکی پیاری صورت پر چہاگئی
جانکنی کی حالت ہوگئی - مین اور پیرخان اسکے پاس
پہنچنے نہ پائے تہے - کہ وہ گہوڑے سے زمین پر بیہوش
ہوکر گر گیا تہا -

مین - بہائی پیرخان اس جنگل و بیابان مین اب
کیا کرنا چاہئے - اور کس تدبیر سے اسکو ہوش مین لائین
تم اسکو آوازدو شاید خوف و ہراس جاتا رہے - اور
کچہہ جواب دے -

پیرخان - (آبدیدہ ہوکر) میرے پیارے بیٹے
عالم خان آنکہین کہولو - منہ سے بولو - تیری یہ جہٹ
حالت مجہے پریشان کرتی ہے - اور میری روح کو
سخت صدمہ پہنچاتی ہے -

صاحب ہم سب نے اپنے پیدا کنندہ سے التجا کی کہ
اے معبود حقیقی و رب تحقیقی ہماری دعا قبول فرما کر
اس یتیم بچہ پر رحم کر اور اسکو طاقت گفتار دے -
اور ہمارے گناہ بخشدے - مشکل کشا مشکلکشائی کیجئے ہم
آپکی نیاز کرینگے - صدقہ اتارینگے - فقیرون کو

اب نا کہلا جائینگے - لیکن ہماری کوشش ہوسکی کچھ فائدہ نہیں ہوا اور عالم خان کی حالت ابتر ہوتی چلی گئی تمام ٹہگون نے ان مردونکو چہوڑ دیا اور اسکے پاس بیٹھ گئے۔ سب کے ہوش و حواس بجا نہ تھے - مینے اسوقت کہا تھوڑا سا پانی لاؤ - ایک آدمی اسیوقت نالہ سے جہان ہم نے پہلے تجویز کیا تہا اور اسکا پانی صاف و شفاف تہا تہوڑا پانی لایا - اور اسکے مُنہ مین ڈالا -

پیر خان - خوش ہوکر - اور لپٹ کر - بیٹے سُنتے ہو -

مین - بہائی پیر خان اسکو اسکی موجودہ حالت پر رہنے دو اور تکلیف نہ پہنچاؤ -

پیر خان - نہین میر صاحب وہ زندہ ہے اور اسکے لب ہلتے ہین -

عالم خان (ہلکی آواز مین) ماموں مین اسوقت کہان ہون اور کیا دیکہتا ہون -

پیر خان - نہین بیٹے کچہ نہین - تم گہوڑے سے گر گئے ہو - آئندہ اسقدر تیز نہ دوڑایا کرو -

عالم خان - نہین صاحب مین گہوڑے سے نہین گرا ہون - بلکہ مین نے پر خوف سماں دیکہا ہے جس سے میرا تمام جسم لرز رہا ہے - یا اللہ بچائیو - اور وہ صورت آئندہ نہ دکھائیو - (پھر خوفزدہ ہوکر) دیکھو پھر لوگ ہمارے سامنے موجود ہین - اور مجھے اپنے پاس بلاتے ہین - مین انکے دیکھنے کی قوت اپنے جسم مین نہین دیکہتا ہون - مجھے ان ہی لوگونکی طرح قتل کر ڈالو -

صاحب واقعی وہ خوفناک نظارہ اس بچہ نے پہر دیکہا - مردے بدستور پڑے ہوئے تہے - انکی صورت درحقیقت خوفناک معلوم ہوتی تہی -

عالم خان - انکو لیجاؤ میرے سامنے سے ہٹاؤ - مجھے اُن کی صورت نہ دکہلاؤ - میرا آخر وقت بہت قریب آگیا - ان ہی لوگونکے ہمراہ مجھے بہی دفن کردینا -

مین - (لوگہائیون سے مخاطب ہوکر) آج تمہاری عقل کہان گئی سخت حماقت کا کام کیا ہے اپنے منصبی کام مین اسقدر غفلت - اسیوقت ان مردون کو دفن کرو - لوگہائیون نے اپنا کام انجام دیا - اور مین نے عالم خان کو دیکہا کہ اسکی گردن جُہک گئی ہے - چہرے پر مُردنی چہاگئی ہے اور نہایت نازک حالت ہے -

پیر محمد خان - میر صاحب برائے خدا اسکا علاج کرو - مین تمام عمر تمہاری غلامی مین رہونگا -

مین - بہائی سخت مجبوری ہے - نہ یہان کوئی حکیم ہے نہ بید ہے - کاش اگر کوئی زر و جواہر بہی اس بچے کے وزن سے زیادہ مانگے تو مین دینے کیواسطے موجود ہون - دیکہو گہبراو نہین - خدا پر بہروسہ رکہو - اگر اسکی زندگی ہے تو بہت جلد آرام ہوجاویگا - اور یہ وقت بہی نکل جائیگا - اور اگر

[illegible] نہیں ہو سکتا۔

صاحب ہمنے جو جو ممکن ہوا اسکے حلق مین پانی چند قطرہ پہنچایا۔ اس نے پہر آنکہین کہولین۔ اور بہتیری اس نے کوشش کی کہ مین کچھ بولون مگر لکنت زبان نے یاری نہ دی۔ مین نے ایک مُردہ کی پگڑی سے جو وہان پڑی تہی اسکا منہ پونچہا۔ اور زور سے چلاکر بیہوش ہوگیا اسوقت کوئی تدبیر ہمارے ذہن مین نہین آتی تہی۔ اور نہ ایسی حالت کبھی دیکہی تہی بڑا سخت پریشانی کا وقت تہا۔ اور بڑی دیر تک اسکے پاس بے اوسان بیٹہے رہے آخر اسکو بیہوشی کیحالت مین گہوڑے پر بٹہا کرے چلے اور دو میل کے قریب ہمنے راستہ طے کیا ہوگا کہ یکایک وہ لڑکا پہر چونک پڑا اور ایک چیخ ماری مجبور ہمنے اسی جگہہ عالم خان کو گہوڑے سے پہر اوتار لیا۔ اسکی طاقت سلب ہوچکی تہی اسکی زندگی کی بہار پر خزان کا دور دورا تہا بہت ہی ابتر حالت تہی پیر خان مخبوط الحواس ہوگیا تہا اور زار زار روتا تہا۔ کبھی خدا تعالے سے دعائین مانگتا تہا کبھی عالم خان کی صورت دیکہتا تہا اور بیخود ہو جاتا تہا بہت سے مسافر اس عرصہ مین ہمارے پاس سے ہوکر گذر گئے جنہونے اس یتیم بچہ کو اس نازک حالت مین دیکہ افسوس کیا شام کے

[illegible]
[illegible] کے خوب [illegible]
اسکا [illegible] اسکے کالبد خاکی سے پرواز کرگیا۔ پس ماندون کو رنج عالم مین پہنسا گیا مصیبت کا مخزن بنا گیا پیر خان کبھی [illegible] کرتا تہا کبھی پتہرون سے سر مارتا تہا۔ خاک [illegible] تہا۔ دیکہنے والے کا کلیجہ پہٹا جاتا تہا۔

مین۔ بہائی صبر کرو موت سے کون مقابلہ کرسکتا ہے۔ اور انسان کبھی اپنی خواہش پر کامیاب نہین ہوسکتا۔ نہ موت اسکے اختیار مین ہے نہ زندگی۔ پیدا کنندہ ہی ان باتون کو خوب جانتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ اپنے بندون کی بہتری چاہتا ہے۔ اب ہمکو بہت جلد یہان سے روانہ ہونا مناسب ہے۔ تاکہ اپنی منزل پر پہنچکر اسکو دفن کردین۔

پیر خان۔ نہ میری عقل درست ہے نہ ہوش [illegible] رہا۔ میری آنکہونکا نور جاتا رہا میری زندگی کی [illegible] کا زمانہ رنج و الم سے بدل گیا فلک [illegible] نے میری روح کو کمال صدمہ پہنچایا۔ زمانہ کی ناہنجاری نے بری طرح مجہکو غارت کیا۔ اب مین تمہارے [illegible] اور آیندہ [illegible] مین [illegible] پہنچکر [illegible]

گیا۔ اور ہمارا تمام گروہ گریہ وزاری کرتا رہا۔
آدہی رات کے بعد پیر خان میرے پاس آیا۔
اور اس نے بے چین نیند سے جس مین اس غمگین
حادثہ کا خواب دیکھ رہا تہا۔ مجھے بیدار کیا۔
اور ایک عرصہ کی خاموشی کے بعد یہ کہا۔

پیر خان۔ میر صاحب اب مین تمہارے کام کا
نہین رہا۔ اور آیندہ مجھسے اس پیشہ کا کام
نہو سکے گا۔ میرا دل ٹوٹ گیا۔ میری قسمت
کا فیصلہ ہو چکا۔ اور یہ بہی آپ یقین کر لیجئے
کہ مین زیادہ عرصہ تک آیندہ زندہ بہی نرہونگا
اور جسوقت تک زندہ ہون اس عزیز کی یاد نہ
بہولونگا۔ جو کچھہ مین عرض کر رہا ہون۔ وہ
بیہوشی کی حالت مین نہین ہے بلکہ مین بیداری
ہے۔ اب مجھے بخوشی اجازت دیجئے کہ مین اپنے
گہر جاؤن اور بقیہ حصہ اپنی عمر کا اسکی
یاد مین بسر کرون۔

صاحب مین نے اسکے ساتھہ بحث کرنا فضول سمجھا
وہ بالکل ناامید ہو گیا تہا۔ اور کوئی شخص بہی
نوشتہ تقدیر سے مقابلہ نہین کر سکتا۔ جو بروز
ازل قسمت ہو چکا ہے وہ ضرور پیش آئیگا۔

امین۔ بہائی پیر خان تم خوش و خورم رہو۔
مین تمہاری دل شکنی نہین چاہتا میری طبیعت
تمہاری جدائی گوارا نہین کرتی۔ اسکا مجھے بہت
بڑا خیال ہے۔ لیکن جب مقدرات ایسے سامان ہو جاوین
تو مجبوری ہے۔ مین تمہارا ہر حال مین ہمیشہ
شریک رہونگا۔ اور اگر آیندہ میرے شریک ہونا
پسند کروگے تو بہی مجھے کچھہ عذر نہوگا۔ ہم تم مین
وہ محبت رہی ہے۔ جو حقیقی بہائیون مین مشکل
سے ہوتی ہے۔ اور اب اس طرح جدا ہوتے ہین۔

صاحب وہ مجھے مطلق جواب ندیسکا۔ گویا زبان
مین گویائی کی قوت بہی نہین رہی۔ اور محبت و
الفت کے جوش مین بے اختیاری کی حالت مین
رونے لگا۔ اور مجھسے لپٹ گیا۔ اور حسرتناک نظر
سے مجھے دیکھتا رہا۔ اور کوئی لفظ اسکی زبان
سے نہ نکلا۔ میری طبیعت اسکی یہ حالت دیکھکر
بہر آئی۔ وہ مجھسے جدا ہو کر میرے اور ہمراہیون
سے بغلگیر ہوا۔ مین نے پیر خان کو اپنے پاس بلایا
لیکن میرے سامنے سے بہاگ گیا۔ افسوس ہمیشہ
کے واسطے ہمسے جدا ہو گیا۔ اور جسوقت ہم اپنے
سفر سے جالون واپس پہنچے ہین تو اسکی وفات
کی خبر سنی۔ جس سے مجھے کمال رنج ہوا۔ چونکہ
یہ شخص بہت عزیز تہا۔ اسلئے میرا تمام لشکر ایک مدت
تک غم والم مین مبتلا رہا۔ پہر رفتہ رفتہ اس کی
مفارقت اور غم والم کا خیال بدل گیا۔ پہر وہی
چہچہے قہقہے کا ناچنا۔ قصہ بیان کرنا۔ خوش و
خورم رہنا اور رنج کی تلاش۔ لیکن میرے

بیان کا بہت بڑا حصہ رہگیا - اب مین بیان کرتا
ہون - ہمنے سنا کہ ایک منشی جیلپور سے ناگ پور
جاتا ہے جو بہت بڑا دولتمند ہے - اسکے مغلوب
کرنے کی کوشش کی - اور ہم نے ناگ پور کیطرف
کوچ کیا - یہ سفر ہمارے واسطے بہت اچھا تھا -
کیونکہ یہ ملک غیر آباد ہے - ذرا تین دن مین ہم
منشی کے پاس پہنچگئے - اگر میرے ہمراہ تین سو ٹھگونکا
مجمع ہوتا تو مین ضرور منشی اور اسکی جماعت کے
مقابلہ مین تامل ہوتا - اسکے ہمراہ دو بڑے بڑے
خیمہ اور شتر و گھوڑے اور سائیس و نوکر و بہت سے
سپاہی تھے - اور بڑی دیر تک اس معاملہ پر غور
کرتے رہے - لیکن شگونون کے مبارک برآمد ہونے
سے ہم نے زیادہ عرصہ تک تامل نہین کیا - اور اپنی
ترکیبون کو سوچتے رہے - ہم دو روز تک منشی
کے قریب خیمہ زن رہے - اس سے صاحب سلامت
بھی ہوگئی - اور ہمکو معزز آدمی سمجھکر مجھکو اور میرے
باپ کو اپنے پاس بلایا - اور ہم ملاقات کیواسطے
گئے - یہ منشی انگریزی فوج کا ملازم تھا - اور جنرل
ڈوڈین کی ماتحتی مین کام کرتا تھا - منشی خوش مزاج
خوش اخلاق تھا - اور فرنگیون کی بڑی تعریف کرتا
تھا - اور کہا - کہ ملک مین امن و امان ہے - اب
مین رخصت لیکر بیوی بچون سمیت اپنے وطن کو
جاتا ہون - مین نے جو جو حالات منشی کی زبانی
سُننے اس سے مجھے ایک خاص دلچسپی پیدا ہوئی
اور مین منشی کی زیادہ تعظیم و تکریم کرنے لگا - مین نے
بہت سے سوالات کئے اور مجھے منشی نے معقول
جواب دیئے اور ایک دو سوالون پر منشی قہقہہ
لگا کر خوب ہنسا -

مین - کیا باعث ہے - کہ یہ لوگ ہاتھون کے
بجائے چھری کانٹے سے کھانا کھاتے ہین -

محمد اسمٰعیل - گو مین اب بڈھا ہوگیا ہون لیکن
میرے ذہن مین یہ بات نہین آئی - اور اس کی
کیا وجہ ہے اگر آپ کو معلوم ہے - تو بتلایئے -

منشی - جو کچھ تمنے سنا ہے - اور جو تمہارے
خیال مین آیا ہے پہلے وہ بیان کرو پھر مین اسکی
وجہ بتلا دونگا -

مین اور میرا باپ - جو کچھ ہمنے سنا ہے
اسکا کامل یقین نہین ہوتا - بلکہ قرین قیاس
نہین ہے - ہمین یہ بھی دریافت ہوتا رہا - کہ
ان لوگون کے ناخونون مین ایک قسم کا زہر ہوتا
ہے - اسی خوف کے باعث فرنگی چھری کانٹا
کام مین لاتے ہین -

صاحب ہماری ان باتون پر وہ منشی خوب ہنسا
اور قریب کے دوسرے خیمہ سے جسمین اس کے
بیوی بچے ہماری باتین سن رہے تھے قہقہے کی
آواز آئی - ہم بہت ہی شرمندہ ہوئے -

منشی - میر صاحب یہ خام خیالی ہے - یہ بالکل
غلط - زہرا نکے ناخونوں میں مطلق نہیں ہے -
گو انکا رنگ سفید اور چہرہ سُرخ ہے - لیکن ہمارے
اور اُنکے خون میں کوئی فرق نہیں ہے وہ چھُو و
چھُری و کانٹے سے اسواسطے کہاتے ہین کہ وہ
ہمیشہ پاک صاف رہتے ہین صفائی کو زیادہ پسند
کرتے مین ہندوستانیون کی طرح اپنی اُنگلیون کو
لتھڑنا اور پہر چاٹنا پسند نہین کرتے - وہ اس کو
نحوست کا باعث سمجھتے ہین - اور انکا طریقہ بھی یہ
ہی ہے - اور انکا کہانا بھی اسی قسم کا ہوتا ہے
کہ چھُری و کانٹے کے بغیر کہایا نہین جا سکتا -

مین اور میرا باپ - منشی جی ہم اپنی غلط فہمی
پر خود محجوب ہین - اور آیندہ اس قسم کے آپسے
سوال نکینگے - بلکہ جو کچھ بیہودہ باتین ہمنے سُنی
ہین انکو غلط تصور کرینگے یہ لوگ جو ہپ ہپ
کہتے ہین اسکے کیا معنے ہین -

منشی - شراب پینے کے وقت سرور کی حالت مین
یا خوشی مین ان الفاظونکو استعمال کرتے مین - میر صاحب
اگر آپ ہمارے ہمراہ سفر کرینگے - تو بہت بہتر ہوگا
راستہ بہت اچھی طرح سے طے ہو جائیگا -

مین - بہت خوشی سے آپ کی ہمراہی قبول کرونگا
اور مجھے آپ سے بہت سی نئی باتین معلوم ہونگی -
صاحب یہ بات میری خواہش کے مطابق تھی اور
ہمنے سفر کیا - یہ تمام علاقہ ہمارا دیکھا ہوا تھا - اور
ہم بخوبی واقف مین - اور ہمارے بہت سے دوست
مختلف مقامون مین آباد مین - جو ہمین بیچ کے بتانے
مین امداد دیتے ہین - اور ہم سے اسکا معقول
معاوضہ پاتے ہین - بہت سے لوگ ہمسے ڈرتے ہین -
اور بعض بعض ہم کو خوف دیکر روپیہ حاصل کرتے
ہین لیکن سب وفادار ہین - نظام کے ملک مین
ہماری کافی آمدنی ہوتی ہے - بہت سے آدمی جو فقیرون
اور سوداگرون کے بہیس مین ہوتے ہین وہ ہم سے
معمولی تنخواہ پاتے ہین - نہ یہان پولیس کا انتظام ہے
اور نہ کچھ باز پُرس - بعض مرتبہ ہم اپنی اُسامیون
کو قتل کر کر لب سڑک چھوڑ کر آگے بڑہجاتے ہین - تو
وہی لوگ ہمارے بعد انکو دفن کر دیتے ہین مین
اپنے ذاتی تجربہ سے اسکے نسبت کچھ بیان نہین
کر سکتا - کہ اسکی کیا وجہ ہے - مگر مین نے موتی وغیرہ
اپنے معتبر شخصون سے یہ حال سنا ہے - آپ جانتے
ہین کہ روپیہ ایسی چیز ہے - جس سے انسان کی طبیعت
فوراً بدلجاتی ہے اور بہت جلد لوگ ایسے کامون مین
شریک ہو جاتے ہین - جس کا اندازہ آپ بخوبی کر سکتے
ہین - مجھے زیادہ بیان کرنیکی ضرورت نہین ہے
رفتہ رفتہ ہم اس گانون مین پہنچے - جہان پہنچنا
منظور تھا - اور وہان کا پٹیل ہمارا بڑا رفیق شفیق
تھا - جو بیس روپیہ ماہوار اور گاہ بگاہ ایک دو

پگڑی میسے پاتا تہا۔ مین اس سے ملنے کو گیا۔ اور
اس مرتبہ چار پگڑی۔ ایکسکر بندار ایک انگریزی
پستول اور کچھ پارچہ اور معمولی روپیہ اسکی نظر کی۔
پٹیل۔ خوش ہوکر۔ میر صاحب یہ فیاضی بلاوجہ
نہین ہے کوئی بڑا بہاری بیج ملا ہوگا۔ میرا گاؤن
بہت بدنام ہوگیا ہے۔ کیا اب بہی اسے شہرت دوگے
مین۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ چونکہ مین ایک عرصہ
کے بعد اسطرف آیا ہون۔ اسوجہ سے یہ چیزین پیش
کرتا ہون کہ تمہارا خیال کبہی یہ نہو کہ مین نے
تمکو فراموش کیا۔
پٹیل۔ مین تمہاری مہربانی اور توجہ کا شکریہ
ادا کرتا ہون اور تمہاری ترقی کا خواہان رہتا ہون
مین تمہارا حال کہ ایک عرصہ سے جانتا ہون اب اپنے بیج کا
حال بیان کرو۔ سامنے خیمہ مین کون ہے۔ اسقدر ٹٹوونکا
مجمع کیون جمع ہے کیا تم اپنا حال چہپا سکتے ہو۔
مین۔ نہ چہپا سکتا ہون نہ چہپانا چاہتا ہون
لیکن جو کچھ ہمارے آپکے عہدنامہ ہوچکا ہے
وہ یاد دلاتا ہون۔
پٹیل۔ مجہے خوب یاد ہے۔ مگر وہ زمانہ نہین
رہا۔ سلطنت بدل گئی۔ تم نہین جانتے کہ اب
انگریزونکا یہان علاقہ ہے۔
مین۔ پہر کیا ہمارے ارادے مین فرق
آسکتا ہے ہمارا تمہارا اتفاق ہونا چاہئے۔

پٹیل۔ نہین فرق نہین آسکتا۔ مگر تم نے
سوارون کو نہین دیکھا۔
مین۔ پریشانی کی حالت مین۔ کیسے سوار۔
پٹیل۔ دیکھو سامنے چوکی ہے یہان چہہ سوار
اور ایک دفعدار رہتا ہے۔ میرا گاؤن ڈاکہ و
رہزنی مین بہت مشہور ہوگیا ہے۔ اس لئے
گورنمنٹ کی جانب سے یہ انتظام ہوا ہے
لیکن رزاق مطلق ہم کو ہر طرح سے رزق
دیتا ہے۔
مین۔ دفعدار کون شخص ہے۔ اور سوار
اسکے ہمراہ کون کون ہے۔
پٹیل۔ ہیتا سنگہ بہوجپوریہ دفعدار ہے اور
سوار بہی اسی کے فرقہ کے ہین۔
مین۔ پٹیل جی جسقدر بہوجپوریہ ہین وہ سب
ٹہگ و چور ہین کوئی بہی ایماندار نہین ہے۔
پٹیل۔ نہیں وہ ٹہگ نہین ہین مین نے انکو
بخوبی آزمالیا ہے۔ لیکن جہانتک مین کرتا ہون
تو تمہاری رائے سے اتفاق ہوتا ہے۔ کچھہ
عجب نہین کہ یہ ایسے ہی ہون جیسے تم ہو۔
مین۔ کوئی شبہ نہین ہے۔ مین انسے ملنا چاہتا ہون
پٹیل۔ تو مین اُسے بلالون۔
مین۔ ضرور بلوائیے۔ اور تماشا دیکھئے کہ کس طرح
رضامند کرتا ہون۔ کاش اگر رضامند نہوا۔ تو

اسکا نتیجہ اسکے حق مین بہتر نہو گا۔ وہ صرف پانچ آدمی ہیں اور ہم تین سو۔

پٹیل۔ برائے خدا سختی کو کام مین نہ لانا۔ میری نیکنامی اور عزت کا خیال رکہنا۔ اگر انگریزونکو اس واقعہ کی خبر ملگئی تو مجھکو برخاست کردینگے اور بہت بُری طرحسے پیش آئینگے۔

امین۔ نہیں پٹیل جی ایسا خیال نہ کیجئے۔ اور اگر یہی صورت پیش آئے تو ہمارے شریک ہوجانا۔ اب مہربانی سے جلد بلوائیے۔

صاحب پٹیل جی گئے اور تہوڑے عرصہ مین ایک دُبلے پتلے پستہ قد کوتاہ پیشانی (حرامزادہ کی یہی نشانی) ہندی صورت والے شخص کو اپنے ہمراہ لیکر آئے ہین جسکی صورت پر شیطنت اکمینہ پن خود بخود برستا تہا میرے پاس آکر بیٹھا۔ اور مین نے معمولی صاحب سلامت کے بعد اپنے مطلب کو ظاہر کیا۔

امین۔ دفعدار صاحب۔ غالباً آپنے پہچان لیا ہوگا کہ ہم کون ہیں۔

دفعدار۔ سر ہلاکر۔ ہان۔ ہان۔

امین۔ تو آپنے ہمارا مقصد بہی سمجھ لیا ہوگا۔

دفعدار۔ ہان کسیقدر۔ لیکن پورا حال نہین جانتا۔

امین۔ آپکو ہمارے حال سے واقف ہونیکی ضرورت نہین ہے۔ آیندہ بازپرس کی حالت میں لاعلمی ظاہر کرنیکا خوب موقع ملیگا۔ جو کچھ مین کہتا ہون اُسپر عمل کرو۔ اور اپنی چوکی کے اندر خاموش پڑے رہو۔ زمانہ پلٹ جائے تم ہی حرکت نکرنا کیاہی غل و شور سنائی دے اپنے کو بہرہ بنالینا۔ اسکا کافی معاوضہ تمکو ملیگا۔ اور اگر اسکے خلاف عمل کروگے تو اسکا نتیجہ تمہارے حق مین بہتر نہ ہوگا۔

دفعدار۔ مین ایسا بیوقوف نہین ہون بیوجوت سب عقل ہوتے ہین نہ مین تمہارے کام مین خلل انداز ہونگا۔ اور نہ میرا کوئی آدمی اسطرف قدم بڑہائیگا۔

امین۔ تمکو اپنے آدمیونکا بہروسہ ہے۔ وہ تمہارے حکم کو مانینگے۔

دفعدار۔ ضرور وہ میرے تابع ہین۔ لیکن کچھ دینا ضرور پڑیگا۔

امین۔ بیشک کوئی شبہہ نہ سمجھو۔ اگر ہمیں فائدہ ہوگا تو ہم انہین انعام ضرور دینگے۔

دفعدار۔ دوسو روپیہ سے کم نہینگے۔ اور یہ روپیہ کچھ زیادہ بہی نہین ہے۔

امین۔ مین اقرار کرتا ہون۔ اور پٹیل جی کو گواہ دیتا ہون۔ لیکن ایک نصیحت تمکو اور کرتا ہون اگر کسی وقت لاٹھ صاحب بہی دریافت کرین تو تم لاعلمی ظاہر کرنا۔ اور یہی کہنا کہ شاہراہ عام ہے صدہا مسافر شب و روز آتے جاتے ہین ہمنے کوئی واقعہ نہین دیکہا۔ اور نہ غل و شور کی آواز سنی۔

دفعدار۔ حضرت مین ایسے بہت جواب سیکھا ہون

تو میری عمر کا بہت بڑا حصہ ایسے ہی کاموں مین گذر گیا۔ آپ بہی پیر شو یا موزؔ کے مثلہ پر عمل کرتے ہین۔ مین آپ لوگونکو بخوبی جانتا ہون۔ آپ وفادار اور زبان کے سچے اور قول کے پورے ہوتے ہین۔

امین۔ تو اب قطعی فیصلہ ہو گیا۔

دفعدار۔ اب کوئی بات باقی نہین رہی۔ مین رات کو روپیہ لینے تمہارے پاس آؤنگا۔

امین۔ دفعدار صاحب اس وقت چلے چلو۔ وہ وقت ٹھیک نہ ہوگا۔ ہم اپنا کام انجام دیکر فوراً چلے جائینگے۔

دفعدار۔ پٹیل جی آپ جائیے اور روپیہ لے آئیے میرا امیر صاحب کے ہمراہ جانا مناسب معلوم نہین ہوتا

امین۔ پٹیل جی چلو۔ اب وقت بیکار کہونا فضول ہے۔

دفعدار۔ میر صاحب پہر کب تک واپس آؤگے۔

امین۔ آب ودانہ کے اختیار مین ہے۔ مین ٹہیک وقت نہین بتلا سکتا لیکن اس گرد ونواح سے مین ہمیشہ فائدہ ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ضرور آیندہ آپ سے ملاقات ہوگی۔

دفعدار آپ کے جلد جلد آنے مین زیادہ فائدہ ہے اب اپنے اسوا سپلیکشن کو نہ چہوڑونگا۔ اور بتاؤ لہ کی کوشش نکرونگا اور آپ جیسے دوستونکی ملاقات کو ترک کرنا واجب نہین ہے۔ پٹیل جی اب کبھی کبھی ایک دو آدمی مجھے دیدیا کرنا۔ مین انکا چالان کر دیا کرونگا۔ کہ یہ چور ہین اور مین نے گرفتار کئے ہین۔

پٹیل۔ ایسے شخص بہت ہین۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ یہ چور ہین اگر اسوقت اس پیشہ کو نہین کرتے ہین تو پیشتر ضرور یہ کام کرتے تھے۔ مین تمہین گرفتار کرادیا کرونگا۔

دفعدار۔ ہان صاحب اگر دو تین آدمی بہی ہر مہینے مین پکڑے جائینگے تو میری بہت نیکنامی ہوگی اور مین ایماندار دیانتدار سمجھا جاؤنگا۔ اور میری جلد ترقی ہو جاویگی۔ اور یہ لوگ جب جیلخانہ مین داخل ہونگے۔ تو خودبخود رعب سلطنت انگریزی بیٹھ جاویگا۔ اور یہ واقعات کم ہونے لگینگے ہم اپنے فائدہ کو اپنے ہاتھ سے کیون چہوڑین۔

صاحب مجھکو دفعدار کی باتون پر بڑی ہنسی آئی۔ دیکھئے کس نیک نیتی سے کام انجام دیتے ہین اور دیانتدار بنتے ہین اور عجب نہین کہ عموماً دفعدارون کا یہ ہی طریقہ ہو۔ اور ایسی ہی کارروائیان کرتے ہون۔ اور بیگناہون کو گرفتار کرتے ہون۔ اور نیک نام بنتے ہون۔ لیکن آخرت ضرور ایسے لوگونکی خراب ہوگی۔

باب بیالیسوان ۴۲

صاحب مین جسوقت پٹیل کو ہمراہ لیکر اپنے کمپ کی طرف چلا تو مین نے راستہ مین پٹیل سے کہا یہ دفعدار شریف معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے تو کام کا ہے

پٹیل ۔ یہ ایک عرصہ سے تم لوگونکی جستجو مین تہا۔ گو صاف صاف اب تک کبہی گفتگو نہین ہوئی تہی لیکن اسکے طرز کلام اور طریقہ سے ہمیشہ مجہکو شبہہ ہوتا رہا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی غرض سے آپنے اس سلیشن کو پسند کیا ہے۔ اگر معقول صلہ ملتا رہا۔ تو آیندہ تمکو بڑی مدد دیگا۔

امین ۔ مین نے جسقدر روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے وہ کافی ہے۔

پٹیل ۔ اسکو یہ امید نہ تہی کہ آپ بہت جلد منظور کرلینگے اگر کچہہ حجت ہوتی تو شاید کم پر ہی فیصلہ ہوجاتا

امین ۔ واقعی یہ روپیہ زیادہ ہے ۔ لیکن یہ پہلا موقعہ تہا۔ اسلئے مین نے منظور کرلیا اور تم جانتے ہو کہ ایسے کامون مین روپیہ خوب صرف کیا جاتا ہے۔

پٹیل ۔ میر صاحب آپ نے مجہکو تو بالکل ہی فراموش کردیا کیا مین محروم رہونگا۔

امین ۔ نہین پٹیل جی تمہین ہرگز فراموش نکرونگا آپکا سب سے پہلے خیال ہے۔ کمپ مین پہنچکر تمہارا حصہ تمہارے نذر کرونگا۔

پٹیل ۔ میر صاحب میرے حصہ کی نقد تو بتلائی مین آج کل سخت مصیبت مین گرفتار ہون تنخواہ علیحدہ ادا کرنا ہے ۔ مالگذاری کا روپیہ علیحدہ ۔

امین ۔ تمکو بیس روپیہ دینا چاہتا ہون ۔

پٹیل ۔ میر صاحب آپ جانتے ہین کہ مین اپنے گاؤن کا پٹیل ہون ۔ حجاب کے باعث کسی سے قرض بہی نہین لے سکتا۔ اور ایسا کرتا ہون تو میری عزت مین فرق آتا ہے ۔ خداوند تعالے نے میری دستگیری کے واسطے آپ کو بہیجا ہے ۔ مجہے اشد ضرورت ہے ۔ لہذا بجائے بیس روپیہ کے مجہے پچاس روپیہ ملنے چاہئین ۔ اور اگر میرے حصہ کی یہ تعداد زیادہ خیال کرتے ہو تو مجہے قرضہ کے طور پر دیدو۔

امین ۔ مجہے تمہاری خوشی منظور ہے ۔ مین پچاس روپیہ تمکو دونگا ۔ لیکن اس شرط پر کہ عنقریب ہی ڈاکوؤنکا ایک گروہ اس راستہ سے گزرنیوالا ہے ۔ اسکی اطلاع ہمکو بہت جلد دینا ۔

پٹیل ۔ اطمینان رکھو ۔ مین ضرور خبر کردونگا ۔ بلکہ جسوقت ان لوگونکی آمد کی خبر سنونگا خاص اپنے بیٹے کو تمہارے پاس بہیجدونگا یہہ تو بتلائیے کہ ڈاکو کس طرف سے آتے ہین ۔

امین ۔ یہ لوگ حیدرآباد گئے ہوئے ہین اور ناگپور کے راستہ سے واپس آئینگے ۔ اگر تمکو راستہ مین ملجائین تو خیر۔ ورنہ آپ تلاش رکہین گے ۔

پٹیل ۔ اول تو میر صاحب وہ لوگ آپکو راستہ مین ملجاوینگے ۔ ورنہ مین خبر کردونگا ۔ اسمین بہی آپکو خوب فائدہ ہوگا ۔ میرا خیال ضرور رکہنا ۔

امین ۔ بہت اچہا اب کمپ مین آگئے ہین دیکہو جسوقت تم روپیہ لیکر جاؤ تو تمکو کوئی نہ دیکہے ۔

شیل - اشارہ ہے - جیسے بوڑھے آدمی پر اطمینان
نہو مین روپیہ لیکر منشی سکے پاس جاؤنگا - اسنے مجھے
تہوڑے دنکے واسطے کہاں کیواسطے بلایا ہے میرے جانیکی
چندان ضرورت نہ تہی لیکن ایسے شخص کا دیکھنا چاہتا
ہون جسکے سر پر موت سوار ہے - لیکن میر صاحب اسکے
ہمراہ اسکی بیوی بہی ہے -

مین - اسکے زندہ رہنے کی صورت نہین ہے -
اسلئے وہ بہی قتل کیجائیگی - مجھے زیادہ تر خیال
اسکے لڑکے کا ہے جسکی عمر قریب چار سال کے ہوگی وہ
بڑا حسین ہے چونکہ میرے کوئی اولاد نرینہ نہین ہے
اس لئے مین اس کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا ہون
اور تہوڑے عرصہ مین اپنے والدین کی یاد کو بہول
جائیگا - اور مجھے اپنا باپ اور میری بیوی عظیمہ
کو اپنی مان تصور کریگا -

صاحب خیمہ مین پہنچکر منشی نے شیل کو روپیہ شمار کرا دیا اور
وہ رخصت ہوا - گنیش میرے پاس آیا اور مجھسے کہا -

گنیش - مین نے منشی جی کے خیمہ کے قریب ایک
گڑھا عمیق دیکھا اور مٹی بہی پڑی ہوئی ہے جس سے
پایا جاتا ہے کہ کوئی شخص چاہ بنواتا تہا - لیکن وہ
کسی نقص کی وجہ سے ناتمام رہا - اب قبر کہودنے
کی ضرورت نہین رہی اس مین نعشین ڈالکر اوپر
سے مٹی بہر دینگے -

مین - لوگبائیون نے بہی اس چاہ کو دیکھ لیا ہے

گنیش - لوگبائیون کے جمعدار بہوانی سنگھ کو مین
نے دکھلا دیا ہے اس نے بہت پسند کیا -

مین - کیون گنیش اب کام کسطرح سے انجام پانا چاہئے -

گنیش - تم خیمہ کے اندر سنبھال لو - باہر کا مین
فکر کرونگا - تمہاری شیرین بیانی سے منشی بہت
جلد دام مین پہنس جائیگا - اور منشی تنہا خیمہ کے
اندر ہوگا جو ایک دبلا پتلا آدمی ہے - اس لئے تم
خوش اسلوبی سے اسکا کام ختم کر لوگے - اور اگر
ضرورت ہوگی تو مین بہی پہنچ سکتا ہون - خیمہ کے
نزدیک ہر وقت رہونگا -

مین - مجھے بے فکر رہو - میرے پاس تمہارے
آنیکی ضرورت نہین ہے - باہر والون مین سے
کوئی زندہ نہ بچے -

گنیش - مین نے شمار کر لیا ہے کل بیس [۲۰] آدمی
ہین - دیکھو آٹھ کہار دو شتربان اور ایک شتربان
کی بیوی چار سپاہی دو خدمتگار ایک خانسامہ چار سائیس

مین - یہ تو بائیس [۲۲] ہوتے ہین -

گنیش - کچھ پروا نہین - رات کیوقت جو وقت
ہمارے ہمراہی گانے بجانے مین مشغول ہونگے - مین
اسیوقت سب کا محاصرہ کرلونگا - اور اندھیری
رات ہمین اور بہی امداد دیگی - اور بہت آسانی
سے ان لوگون کو ہم مغلوب کر لینگے -

مین - بہائی گانے والون اور گانیکی چوکی کے سوا [illegible]

بہی انتظام کرایا ہون - یہان ہتیا سنگہہ قصداً آئے
گنیش - اچہا ہتیا سنگہہ اب اس جگہہ تعینات ہے
مین اسکو ایک مدت سے جانتا ہون مین نے جسوقت
آپ پر یورش کی تہی - اور مین بجرم قتل ماخوذ ہوا
تہا - اور مجسٹریٹ ضلع پہانسی کا حکم دینے والا تہا -
اسی ہتیا سنگہہ نے اپنی سعی و کوشش سے مجہے بری کرایا
میری نیک چلنی کا اظہار کیا - اور مجسٹریٹ صاحب نے
میری سفارش کی - اور مین نے بجرم قتل کا ارتکاب
کیا تہا - یہ آدمی تو اچہا ہے - لیکن بڑا لالچی ہے -
اور مین یقین کرتا ہون کہ تمنے معقول رقم اسکو
دی ہوگی یا دینے کا وعدہ کیا ہے -
صاحب مین نے کل حال گنیش کے سامنے بیان کیا
اور شام کے وقت نماز کے بعد اپنے باپ کو ہمراہ
لیکر منشی کے خیمہ مین گیا - وہ اسوقت اپنے پیارے
لخت جگر کو اپنی گود مین لئے ہوئے محبت کی نظر
سے اسکی صورت دیکہتا تہا - اور پیار کرتا تہا - مین نے
اپنے دل مین کہا - کہ جسوقت ہم اس مہم کو سر کر لین
گے تو مین اس بچے کو اپنا فرزند بنالونگا - اور
مین اسکو دیکہکر خوش ہونگا - لڑکا مجہکو دیکہکر
مسکرایا - اور میری گود مین آکر بیٹہہ گیا - مین نے
اسکو پیار کیا - اور اپنی تلوار اور خنجر کا چمکتا ہوا
دستہ دکہلایا - وہ بہت خوش ہوا - اور یہ بہی
خیال ہوا - کہ میری بیوی عظیمہ بہی اس سے محبت کریگی

اور وہ رنج و الم جو اسکو بچے مرنیسے مین ہوجائیگی
منشی - میر صاحب معاف کرنا - مجہے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ تمہارے کوئی بچہ نہین ہے - یا پیدا
ہوکر مرگیا - کیونکہ آپ کی چہرے کی رنگت بدل
جاتی ہے - اور ظاہری صورت آپ کو کسی عزیز
کی یاد دلاتی ہے -
مین - منشی جی آپکا خیال صحیح ہے - اور قیافہ
شناسی مین آپکو کمال ہے - واقعی میرا لڑکا اسی
عزیز کی عمر کو پہنچکر ضائع ہوگیا اسکی صورت و شباہت
اُس مرحوم سے بہت ملتی ہوئی ہے - اب ایک لڑکی ہے
منشی - اُسکی قدرت کے کارخانہ عجیب ہین - اس
مین کون دم مار سکتا ہے - نہ انسان کے عقل و فہم
مین آتے مین - اور نہ کچہہ پیش جاتی ہے - میرے
بہی یہ ہی اکلوتا لڑکا ہے - میری شادی کو بہت
عرصہ گزر گیا تہا - اور میرے کوئی بچہ پیدا نہین ہوا
مین قطعی نا امید ہوگیا - لیکن اسکی رحمت کا دریا جوش
مین آیا - اور اُس نے اپنے فضل و کرم سے اُمید
کی صورت دکہلائی پہر یہ لڑکا پیدا ہوا -
مین - یہ بچہ اقبال مند ہوگا - خدا اسکی عمر دراز کرے
صاحب تہوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی پہر مجہے اپنے
آدمیون کی آواز سنائی دی مین نے منشی سے کہا
کل آپ میرے آدمیونکا گانا سنکر خوش ہوئے تہے
آج انہون نے کوئی سانگ بنایا ہے - جو آپ کو

دکہانا چاہتے ہین۔ گو کسی قدر بیہودگی فرو ہوگی
لیکن وقت کا بہت سا حصہ گذر جائیگا۔ اور
اس ہونہار بچہ کا دل بہی بہل جائیگا۔
منشی۔ میر صاحب جنگل مین یہ بات بہت لطف
دیتی ہے۔ کاش اگر میرا اور آپکا سفر مین ساتہہ
نہوتا تو راستہ بڑی بے لطفی سے تمام ہوتا مین
زنانہ مین بہی سانگ و تماشہ کی اطلاع کردیتا ہون
آپ ان لوگون کو خیمہ کے اندر بلا لیجئے۔
صاحب چہہ آدمی بہادر و مغوی سانگ بنائے
ہوئے خیمہ کے اندر آگئے۔ جن مین دو شخص زنانہ
لباس مین تہے۔ باقی ستار و ڈہولک بجاتے تہے۔
جوگی و جوگن کا بہروپ بہرا تہا۔ اور بیہودگی سے
گاتے و بجاتے تہے۔ مین نہین خیال کرسکتا کہ یہ
کام ان لوگون نے کہان سیکہا تہا۔ لیکن نقل
کو اصل کر دکہایا تہا۔ منشی کا بیٹا بہت ہنستا تہا۔
اور عورتونکے بہی ہنسنے کی آواز آتی تہی۔ میرے
خیال کے موافق منشی کے سب ہمراہی ایک جگہہ
جمع ہوگئے تہے۔ اور ہر ایک شخص کے پیچہے دو دو
تین تین ٹہگ موجود تہے۔ اسوقت مین جہرنی دینی
ہوتی تہی۔ کہ ایک ٹہگ نے مجہے اشارہ سے باہر بلایا
مین اصل مطلب کو نہین سمجہا۔ اور بہانہ کرکے باہر آیا۔
گنیش۔ میر صاحب اب کیا کرین۔ انگریز آگئے
اور انکی فوج کی آمد ہے۔

یمین۔ کیا انگریز اور انگریزی فوج۔
گنیش۔ ہان صاحب ہان گول ٹوپی والے
فرنگی۔ اور اب کیا کرسکتے ہین۔ افسوس بنا بنایا
نخ ہاتہون سے جاتا ہے۔ اور مین سچ کہتا ہون
کہ یہ منشی ان کافر فرنگیون کے ساتہہ چلا جائیگا
اور ہم کف افسوس ملتے رہجاوینگے۔ کاش اگر یہہ
منشی ہمارا شکار رہجاتا تو ہم سلطنت دہلی ہیچ سمجہتے۔
یمین۔ کیا تمنے فرنگیون کو دیکہا ہے جو اس قدر
پریشان ہوتے ہو۔ کہان مین مجہے بہی دکہلاؤ۔
گنیش۔ نہین مین نے اُنکو نہین دیکہا۔ مگر
اُنکے آدمیون کو دیکہا ہے۔ ابہی ایک تہوڑی قطار
لال کرتی والے آدمیونکی آئی ہے جنکی تعداد معلوم
نہین۔ اگرچہ وہ اسی جگہہ قیام کرنا چاہتے تہے۔
لیکن مین مانع آیا۔ کہ یہان ایک ذی عزت اعلے
درجہ کا منشی مع اپنے بال بچون کے قیام پذیر ہے
اسواسطے تم لوگون کا یہان قیام کرنا بہتر نہین
ہے۔ گاؤن کے دوسری جانب میدان بہت
صاف ہے وہان چلے جاؤ اب وہ گاؤن کی
طرف گئے ہین۔
یمین۔ پہر کیا خوف ہے۔ ہمین اپنا کام جلد کرنا
مناسب ہے۔ اور مین اندر جاکر فوراً جہرنی دونگا
بالفرض اگر کوئی جاسوس انگریزی فوج سے ہمارے
یہان آبہی جائے۔ تو تم فوراً اسکی خبر لینا مجہے

مطلق خوف نہیں ہے۔ گانون کا پٹیل اور
بیتا سنگھہ دفعدار ہماری ضرور مدد کریگا۔ بہت
غل وشور کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وقت
نازک ہی آگیا تو تہوڑی دیر کیواسطے میرا باپ
محمد اسمٰعیل منشی بن جاویگا۔

گنیش۔ جب تک ہم ان لوگون کو دفن نہ
کرلیوین خطرہ ہی خطرہ نظر آتا ہے۔ اور مجہے
گرفتار ہونیکا بہت بڑا خوف ہے۔

صاحب مین گنیش کو چہوڑ کر اپنا رومال ہلاتا ہوا خیمہ مین داخل ہوا

منشی۔ کیا تہا۔ اور آپ کیون باہر گئے تہے۔

مین۔ کچہہ نہیں۔ انگریزی فوج کے پیش خیمہ
آگئے ہین۔ باربرداری کے ملازم اس جگہہ قیام
کرنا چاہتے تہے۔ لیکن اب گانون کے دوسری
جانب گئے کل کیوقت فوج یہان آجائیگی۔

منشی۔ انگریزی فوج کا آنا میرے حق مین بہت
بہتر ہوا۔ اور اب اپنے سفر کا بقیہ حصہ آرام سے
انکے ہمراہ تمام کرونگا۔ اور آپ لوگون سے
رخصت ہو جاؤنگا۔ لیکن اسوقت کی صحبت
غنیمت ہے۔ یہہ وقت نہایت خوشی سے گزارنا
چاہیے۔ مجہے یقین ہے کہ ان لوگون کو گیت اور
یاد ہونگے۔ اور اب گانا چاہتے ہین یا نہیں۔
دریافت تو کیجیے۔

مین۔ (اپنے ہمراہیون سے مخاطب ہوکر) اب
تمکو کچہہ اور یاد ہے یا نہیں۔

صاحب ایک نے جواب دیا۔ بہت صدہا یاد ہین
لیکن زیادہ غل وشور ہونیکا خیال ہے۔

منشی۔ غل وشور کی کچہہ پروا نہیں ہے۔ تم لوگ
خاموش مت ہو۔ مین تمکو کافی انعام دونگا۔

صاحب گانا شروع ہوا۔ اور مین منتظر تہا کہ جسوقت
آواز بلند ہو تو مین جہری دون۔ مگر افسوس مجہے
موقعہ نہ ملا۔ کیونکہ منشی قنات سے تکیہ لگائے ہوئے
بیٹہا تہا۔ اور اسکے پیچہے اسوقت جانا ناممکن تہا
مین حیران تہا۔ کہ کیا تدبیر کرون۔ لیکن ایک ٹھگ
نے میری پریشانی اپنی عقل سے دریافت کرکر
منشی جی سے کہا کہ تکلیف فرمائیے اور ہمارے
قریب آجائیے۔

منشی۔ کیون میر صاحب۔ یہہ اپنے پاس کیون
بلاتے ہین۔ اور کیا تماشہ دکہلائین گے۔

مین۔ مجہے معلوم نہیں۔ لیکن انکی خواہش پوری کیجئے

صاحب منشی آگے بڑہا۔ اور مین اسکی پشت پر پہنچا
اور مین نے کہا کہ پان لاؤ۔ بس یہہ منشی کی گردن
تہی اور میرا رومال۔ منشی چیخ مار کر گر گیا۔ اسکی
بیوی۔ جو چلمنون مین سے تماشہ دیکہہ رہی تہی۔
یہہ حالت دیکہکر اور پیارے بچے کو گود مین لیکر باہر
مجمع مین چلی آئی۔ مین اسکی آہ وزاری و غمناک
حالت کا مین کبہی نہین بہولونگا۔ بیچ لڑکے کو

اپنی گود مین لے لیا۔ اور اسکو ٹھگون کے سپرد
کرکر خیمہ کے باہر چلا آیا۔ گنیش مجھکو دیکھکر بہت
خوش ہوا اور مجھسے کہا۔

گنیش ۔ سب کام ہوچکا۔ دو کو مین نے قتل
لیا۔ باقی کو اورون نے اب جلدی کرنی مناسب
ہے۔ لوگہائی کہان ہین۔ یہ کہکر وہ تو چلا گیا۔
اور مین خیمہ کے سامنے میدان مین کہڑا ہوا تہا۔
بہت سے ٹھگ ادہر سے ادہر پہرتے تہے۔ اور
جلد جلد نعشون کو اٹہا کر اس گڑہے مین ڈالدیتے
تہے۔ گانا بجانا اسی طور سے ہو رہا تہا۔ کوئی غم و
فکر نہ تہا۔ مین نے خیمہ مین جو دیکہا تو معلوم ہوا کہ
میرا باپ اس مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا ہے اور تماشا دیکہہ رہا ہے
وہ چہوٹا بچہ جو میری گود مین تہا۔ وہ کبہی مُنہ بناتا
تہا۔ کبہی روتا تہا۔ کبہی شکستہ الفاظ مین
اپنا عجز و انکسار ظاہر کرتا تہا۔ جس سے کیسا ہی
سنگدل ہوتا اور کوہ البرز جیسی طبیعت رکہتا
ہوتا وہ بہی موم ہوجاتا وہ اپنی مان کے پاس
جانیکی خواہش کرتا تہا۔ اور مین اسکو تسلی و تشفی
دیتا تہا۔ پیار کرتا تہا۔ لیکن اسکا گریہ کرنا بند
نہ ہوا۔ اور مین خیمہ کی طرف چلا۔ مگر مجبوری حالت
مین مجہے اس مقام پر واپس آنا پڑا۔ جہان
مردے دفن کئے جاتے تہے۔ وہان گنیش کہڑا
ہوا تہا اور لوگہائیون سے کام لے رہا تہا۔ اور
آفرین و مرحبا کہتا جاتا تہا۔ لڑکے کی رونے کی
آواز سنکر اور میری گود مین دیکھکر کہا میر صاحب
یہ کیا حماقت ہے۔ اسکا زندہ رکہنا سراسر نادانی
ہے۔ لاؤ مجہے دو مین اسکے والدین سے جلد ملا دون
اور اسکا رونا دہونا بند کردون۔

مین ۔ کبہی نہین ہرگز نہین۔ اب یہ لڑکا میرا
ہے۔ تم جانتے ہو کہ میرے کوئی لڑکا نہین ہے
اس لئے مین اسے پرورش کرونگا۔ تم لوٹ کا
تمام مال لیلو لیکن اس لخت جگر کو نظر بد سے نہ دیکہو

گنیش ۔ کیون دانا ہو کر نادان بنتے ہو۔ اور
کیون حماقت کا شیوہ اختیار کرتے ہو۔ اپنے کو
خطرہ مین ڈالنا سراسر دیوانہ پن ہے۔ یہ لڑکا
ہرگز زندہ نہ رہیگا۔

مین ۔ نہین بہائی۔ چند روز مین اپنے والدین
کو بہول جائیگا۔ اور مجہسے محبت کریگا۔ اور
ہمارے کسی کام مین خلل انداز نہوگا۔

گنیش (آنکہین نکالکر) وہی بیہودگی کی
باتین۔ کیا تمنے نہین پڑہا ہے کہ افعی را کشتن و
بچہ اش را نگاہداشتن کار خردمندان نیست۔
مین تجربہ کرچکا ہون۔ آیندہ مین نے قسم کہائی
ہے کہ کسیکو زندہ نہ چہوڑونگا۔

مین ۔ مین تمہاری قسم اور عہد کی پرواہ نہین
کرتا۔ یہ بچہ میرا راحت جان ہے۔ اگر تم خیریت

چلاتے ہو۔ تو میرے کاموں میں دخل نہ دو۔
میں یہ کہکر چلنے لگا۔ مگر اس نے مجھے پکڑ لیا۔
میں ۔ دیکھو گنیش کیا کرتے ہو۔ خبردار مجھے نہ روکو
ورنہ پچھتاؤ گے۔ میں (خنجر دکھلاکر) اس سے تمہیں
ہلاک کر ڈالوں گا۔

گنیش۔ قہقہہ مار کر۔

چہل سال عمر عزیزت گذشت
مزاج تو از حال طفلی نگشت

ہم جیسے تجربہ کاروں اور بہادروں کو خنجر دکہاتے
ہو۔ چرب زبانی سے ڈراتے ہو۔ میں نے زمانہ
کا فراز و نشیب بہت کچھ دیکھا بھالا ہے۔ میں
اب تمہارے فریب میں آتا ہوں۔ بہتر یہی ہے
کہ لڑکے کی محبت سے ہاتھ اٹھاؤ۔ اور میرے حوالہ کردو
صاحب میں نے اپنی تلوار پر ہاتھ ڈالا۔ لیکن افسوس
تلوار اسوقت میرے پاس موجود نہ تھی۔ اور وہ
خیمہ میں رہگئی۔ میں نے نرمی سے گفتگو کی اور کہا کہ
بھائی گنیش تمہیں رحم سے بھی کچھ حصہ ملا ہے یا نہیں۔
کیونکر تم معصوم بچے کا قتل کرنا گوارا کروگے۔ مگر
افسوس اسکے سخت دل پر کچھ اثر نہوا۔ میں نے دہوکہ
کہایا اور وہ اپنے گہات میں تہا۔ جبسے بچہ چہین لیا
اور ہاتھہ میں بلند کرکر پوری قوت سے اس گڑہے میں
پھینکدیا۔ جہاں سب مردوں کا انبار تہا۔ پہر چلایا
میں نہیں جانتا کہ رحم کسکو کہتے ہیں اب جائیے اور
اور اپنے کہلونے کے شکست ہو جانے پر شور مچائیے
مجبورًا اور خاموش ہوکر میں اس گڑہے کے قریب پہنچا
جسمیں مٹی بہری جارہی تہی۔ اور وہ غریب و بیکس
بچہ بیہوش پڑا ہوا تہا۔ جسوقت اس ظالم کمبخت
گنیش نے خشمگین حالت میں اپنی پوری طاقت سے
اس یتیم بچہ کو پھینکا تہا۔ اسوقت اسکی آواز سنائی
دی تہی پہر اسکا طائر روح اسکے کالبد خاکی سے پرواز
کر گیا تہا۔ جب تک اسکا خاک و خون میں لتہڑا ہوا
چہرہ مجھے دکہائی دیتا رہا میں وہیں کہڑا رہا۔ اور
جب میری نظروں سے اس مٹی کے انبار میں پوشیدہ
ہوگیا تو غصہ کی حالت میں واپس ہوا اور گنیش سے
مخاطب ہوکر کہا۔ او نامعقول گدہے کی جہول مرغی کے
بچے کتیا کے پلے اس ظلم کا آخرت میں کیا جواب دیگا
کاش اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو میں تجہے اسوقت
اسکی سزا دیتا۔

گنیش۔ بس زیادہ یاوہ گوئی درست نہیں۔
ہوش میں آؤ۔ ناتجربہ کاری کی باتیں بناؤ۔ میرے
تحمل کو دیکہو۔ کہ میں نے تمہاری کسقدر سخت باتیں
سنیں تم نوجوان محض ناتجربہ کار ہو میں تمسے کب
خوف کرتا ہوں۔

صاحب اس ظالم سنگدل نے اس بچے کو ہلاک کر ڈالا
میں اسوقت خاموش رہا۔ لیکن اپنے دل میں
مصمم ارادہ کرلیا۔ کہ کبھی موقعہ مناسب پر اس کا

بدلہ ضرور لونگا مین نے اپنے باپ سے اور اپنے
رفیقون سے کل حال بیان کیا - انہون نے میری
منشا کے موافق جواب دیا کہ مین جسوقت گنیش پر
حملہ کرون تو وہ مجھے امداد دین - لیکن مین نے
اسوقت حملہ کرنا مناسب خیال نہین کیا - اور آیندہ
پر ملتوی کیا - مگر ایک خار سا سینہ مین کھٹکتا رہا -
اور میری طبیعت اب پہلے سے زیادہ اس سے نفرت
کرنے لگی - جس طریقہ سے مین نے گنیش سے بدلہ
لیا ہے اسکا حال آپسے آیندہ بیان کرونگا - رشب
بہر ہم نے اسی جگہہ قیام کیا - پالکی کے پرزے پرزے
کر کر اسی گڑہے مین ڈالدے - دوسرے روز علی الصباح
ہم سب اپنے اپنے گہوڑون پر سوار ہوئے - اور
میرا باپ منشی بنکر انگریزی فوج سے بیخوف وخطر نکل
گیا چونکہ انگریزی فوج کے خیمہ ہمارے بہت قریب
تہے - اسلئے آپ کو کسیقدر تعجب ہوگا - کہ اس
ہنگامہ کی آواز ان لوگون نے کیون نہین سنی -
ہمنے اسکا کافی انتظام کر لیا تہا - گانیوالون کا غل
غپاڑہ - اور ڈہولک کی آواز نے ان مقتولونکی
چیخ وگریہ وزاری کو دبا لیا تہا - دوسرے تین چار
گہوڑے عمداً کہول دیئے تہے - اور ٹہگ غل مچاتے
انکے پیچھے جاتے تہے - سوائے ان سب باتون کے
ہمارے بہی خواہ پٹیل اور دفعدار نے ان لوگون
کو اپنے دام تقریر مین پہنسا رکہا تہا - جسوقت

کسی نے ہمارے غل وشور کی نسبت دریافت کیا
تو بے پرواہی سے جواب دیا - سازندونکا بڑا قافلہ
ہے - گاتے مین ڈہولک بجاتے مین - ڈہولک کی
آواز سے گہوڑے اگاڑی پچہاڑی توڑا کر بہاگ
گئے - اب انکو پکڑتے پہرتے مین - وہ یہ جواب سنکر
خاموش ہو رہے ہمین ہماری امید سے بہت کم لوٹکا
مال حاصل ہوا صرف تین ہزار روپیہ کی مالیت تہی
اور اب آیندہ ہمین ان ڈاکون کی تلاش ہوئی
جنکے ہم ایک عرصہ سے منتظر تہے - اور اسکو دوسرا
پیچ سمجھتے تہے - ناگپور پہنچکر ہمنے منشی کی پالکی اونٹ گہوڑے
فروخت کئے - اور ہمارے ہمراہی دو حصون مین تقسیم
ہوگئے - ایک گروہ امام بخش جمعدار کی ماتحتی مین
امراوتی اور برار کی گہاٹیون اور خاندیس سے گزر کر
برہان پور کی طرف روانہ ہوا اور ہم چار روز گہاٹیون
مین قیام کر کر جس راستے سے آئے تہے اسی راستے
پر واپس چلے - دوسری یا تیسری منزل پر ہمارے
جاسوسون نے ڈاکون کا پتہ لگا کر انکا حال ہمسے
بیان کیا - اور ہم انکو اپنے قابو مین لانیکی تدبیرین
سوچنے لگے - چونکہ اسوقت بہت ہوشیاری اور
تجربہ کاری کا کام تہا - خود میرے باپ نے کہا
مین سوتہیا بنتا ہون اور اپنے کو ہندو بتاتا
ہون - مین کبہی اپنا اصلی نام نہ بتاؤنگا - ورنہ
انکو ہمپر شبہہ ہوجاویگا - اور کچہہ تعجب نہین ہے

وہ مجہکو پہچان جائیں۔ یہ فرقہ بہت ہوشیار ہوتا ہے۔ مین اپنے کو راجپوت اور حیدرآباد دکن کا جمعدار ظاہر کرونگا۔ تم لوگ دیکہو گے کہ اپنا کام کس خوبصورتی سے انجام دیتا ہون۔ غرض کہ پیشانی پر تلک لگایا۔ اور سینہ و بازؤن پر خوب ہی چندن پیٹا۔ نیچی دہوتی باندہی۔ ایک زنجیر طلائی گلے مین پہنی اور ایک ٹہگ کو خدمتگار بنایا اس طریقہ سے ہم اس گانوکے قریب پہنچے جہان ڈاکو قیام پذیر تہے۔ صاحب میرا باپ یعنے محمد اسمٰعیل ٹہگ مذکور کو اپنے ہمراہ لیکر گانون مین داخل ہوا مین مذبذب حالت مین تہا۔ اور کمال اضطراب تہا اور کامیابی مجہے بہت کم نظر آتی تہی۔ لیکن گنیش کامیابی مین کوئی شبہہ نہین سمجہتا تہا۔ اور مجہسے کہتا تہا۔ اسمٰعیل ضرور کامیاب ہوگا۔ اور کبہی دہوکہ نہین کہائیگا۔ یہہ بہوانی کا عزیز پجاری ہے۔ اسکی مہربانی سے کبہی کسی کام مین نا امید ہوکر واپس نہین آیا۔ کاش اگر میری قسمت بہی ایسی ہوتی تو کیا اچہا ہوتا مگر صاحب گانون مین پہنچکر اس نے اسقدر دیر لگائی جس سے مجہے خوف پیدا ہوا۔ کہ میرا باپ ضرور گرفتار ہوگیا۔ مین اس امر کی تحقیقات کی غرض سے گانون مین جانیوالا تہا کہ مینے محمد اسمٰعیل کو واپس آتے ہوئے دیکہا۔ مین بہت جلد اس کے پاس گیا۔ اور مین نے دریافت کیا اے میرے

عزیز باپ آپ نے بہت دیری کی جس سے میرا کلیجہ بانسون اچہلتا تہا۔ مجہکو عجب پریشانی نے گہیر لیا تہا۔ اور مین بہت جلد آپ کے پاس پہنچنے والا تہا۔

محمد اسمٰعیل - بیٹے کچہہ خیال نکرو۔ اگر تم بہی میرے بعد گانون مین پہنچ جاتے۔ تو بہت بڑی غلطی کرتے اور بنا بنایا کام بگڑ جاتا۔ یہہ ڈاکو بالکل اتو ہین مین نے انکو اپنی اسامی بنالیا اور اب وہ ہمارے ہوچکے ہین۔ خوش ہوکر۔ یہہ خبر فرحت اثر ہے۔ آپنے کس طریقہ سے اسکا انتظام کیا ہے۔

محمد اسمٰعیل - بہت ہی سہل طریقہ سے۔ گو مین ایک ڈاکو مدت سے جانتا تہا۔ اور اسکے شناخت کر لینے کا مجہے خیال تہا لیکن شکر ہے کہ میری سفید ریش اور قشقہ لگانے نے اسکو یہہ تمیز نہ ہونے دی کہ مین محمد اسمٰعیل ٹہگ ہون اور گہنشال ہون مین بیٹہہ گیا۔ اور اونکے سردار سے باتین کرتا رہا۔ اس نے نہایت متانت و سنجیدگی سے کہا کہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کا ملازم ہون۔ اور اب رخصت لیکر اپنے وطن کو جاتا ہون۔ مین نے جواب دیا کہ مین بہی گورنمنٹ کا نوکر ہون۔ اور جالنہ سے آتا ہون غرضکہ ہم دلی دوست بنگئے اور ساتہہ ساتہہ سفر کرنے پر متفق ہوگئے۔ اگر فلک ناہنجار کی نظر بد سے بچے رہے۔ تو کل ہی ان لوگونکا شکار کرینگے زیادہ دیر کرنا فضول ہے۔ انکے جو کچہہ اشارہ و کنایہ باہمی

ہو گئے تھے۔ اور ٹھگوں میں بخوبی جانتا ہوں۔ وہ ہمکو
اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور ہم انکو۔ لہذا رفقہ کی حالت
میں وہ ہم پر ضرور حملہ کرینگے۔
ملین۔ تو انکے واسطے تجربہ کار آدمیوں کی ضرورت ہوگی
انکا افسر میرے حصہ میں آیا۔
کنیش۔ میں نے کبھی کسی ڈاکو کو نہیں مارا ہے۔
میں تو پیشوئی میں جاؤنگا۔ یہ لوگ مقوی ہی ہوتے ہیں۔
محمد اسمٰعیل۔ انکے طاقتور ہونے میں کوئی شک
نہیں ہے وہ مسلح رہتے ہیں۔ اور بھاری بھاری
ہتیار لگاتے ہیں اگر ہم اپنا کافی بندوبست
کرینگے۔ تو وہ ہمارے مقابل کچھہ نہیں کر سکتے۔
ملین۔ تو بہتر ہوگا۔ کہ ہم لوگ تلواروں سے
ان پر حملہ کریں۔
محمد اسمٰعیل۔ جیسا موقعہ دیکھیں گے ویسا کرینگے
اور جو ہمارے اوسان راہبری کرینگے۔ ہم ابھی سے
مدد لیں گے۔
صاحب ہم سب اس بات پر متفق ہو گئے۔ اور
دوسرے روز ڈاکو ہمارے شامل ہو گئے۔ جن کی
تعداد پچیس تھی۔ جو مسلح اور مقوی اور جسیم تھے۔
لیکن انکی صورت پر بہت بھولا پن قدرتی برستا تھا۔
تیرہ ٹٹو مال کے انکے ہمراہ تھے اور ہر ایک ٹٹو کے
ساتھہ ایک ایک دو دو ڈاکو تھے۔ پھر اگر ایک
مجمع ہوتا۔ تو شاید ہم اپنے ارادے میں کامیاب
نہوتے۔ اور انپر حملہ نکرتے۔
محمد اسمٰعیل۔ (اپنے ہمراہیوں سے مخاطب ہو کر)
میرے پیارے بہائیو جس وقت یہ لوگ ان ٹٹوؤں کو
چھوڑ کر جمع ہونے لگیں۔ اسوقت انپر حملہ کرنا ورنہ
پھر کام مشکل نظر آئیگا۔ اور یہ لوگ بھی پھر خود
حملہ کریں گے۔ جسطرح سے ہم انکو جانتے ہیں
اسی طرح وہ بھی ہمیں خوب پہچانتے ہیں۔
صاحب ہم ساتھہ ساتھہ سفر کرتے رہے۔ اور میں
انکے سردار (للو) کے پاس پہنچگیا۔ اور باتیں
کرنے لگا۔ اس نے مجھے مطلق نہ پہچانا۔ اور اپنی
خود تعریف کرنے لگا۔ کہ میرا ٹھگوں سے مقابلہ ہوا
اور میں نے انکو قتل کیا۔ اور لیکہزار روپیہ کا مال
ہاتہہ آیا۔ جب مجھے یہ باتیں سنکر کمال طیش آیا۔ اور
میں اسیوقت اسکا کام تمام کرنا چاہتا تہا۔ لیکن
میں نے ضبط کیا۔ اور اپنے دل میں کہا۔ یہ شخص
بڑا دروغگو ہے۔ ع

یہ جھوٹ یہ دروغ یہ بہتان الاامان

مگر وہ لاف زنی کرتا رہا۔ اور میں اسکی بہادری
کی تعریف اور جرأت کی توصیف سے اسکا دل
بڑھاتا رہا۔
للو۔ ٹھگوں کی رگ رگ میں شیطنت ہے
لیکن خوش قسمتی سے میں انکے حالات سے بخوبی واقف
ہو گیا ہوں۔ اب سرکار انگریزی کو پوری حالات سے

واقف کر دونگا۔ مجھے تحقیق ہو گیا ہے اور معتبر ٹھگ کی بہی زبانی سنا ہے کہ بہت سے ٹھگ جالون مین رہتے ہین ۔ اب مین اسی طرف جاتا ہون والی جالون سے ملونگا ۔ اور تمام ٹھگونکو گرفتار کرا دونگا۔ اگر اس مین فتح ہو تو مجھے للّو نہین اتو تصور کرنا۔ مین یہ بہی امید کرتا ہون ۔ میری اس کارروائی سے جالون کا راجہ بہت خوش ہوگا ۔ اور مجھے معقول انعام دیگا۔

مین ۔(اپنے دل مین ۔ کوئی دن جیوگے تو سب کچھہ کروگے ۔ پہلے اپنی جانکی تو خیر مانگو) کیون صاحب وہ ٹھگ آپ کو کہان ملا تہا۔ اور میرے خیال مین تو بڑا بیوقوف تہا جسنے اپنا حال تمسے کہدیا۔ ورنہ ایک عالم مین مشہور ہے۔ کہ ٹھگون کا بہید کبہی کسی نے نہین پایا۔

للّو۔ (مسکرا کر) بہید نہ پانیکی خوب کہی ۔ یہہ نادانون کی باتین ہین ہم جیسے تجربہ کارون سے کوئی اپنا راز چہپا سکتا ہے ۔ بہائی مین نے انکو دہوکہ دیا ۔ یہ لوگ کدہے کے موافق ہوتے ہین ۔ انکو عقل سے حصہ نہین ملا ۔ ہمارے سامنے طفل مکتب ہین ۔ ہان غریب اور بیکس مسافرونکے قتل کرنے مین خوب مشاق ہین ۔ انکے احمق جمعدار نے مجھے دہوکہ دینے کی غرض سے اپنا سنہہ ٹال سے کسیقدر چہپا لیا تہا ۔ گو اندہیرا تہا لیکن مینے اسکو بخوبی دیکھہ لیا ہے ۔ مین دعوے سے کہتا ہون اس جمعدار کو ہزارون مین شناخت کرلونگا ۔

مین ۔ برائے خدا اسکا حلیہ تو بیان فرمائیے شاید آیندہ مجھے کسیوقت کسی مقام پر ملجائے تو مین بہی پہچان لون اور دہوکہ نکہاؤن ۔ اور مین زیادہ تر سفر مین رہتا ہون ۔ پندرہ روز بہی مشکل سے کسی مقام پر میرا قیام ہوتا ہوگا ۔ قریب قریب ایکسال مین چوتہائی حصہ سفر مین گذرجاتا ہے ۔ اور تم نے کس طرح سے انپر حملہ کیا۔

للّو ۔ حملہ نکرتا ۔ ڈکہا کرتا ۔ مین بہی اکثر سفر مین ہی رہتا ہون ۔ گورنمنٹ کی نوکری ہی ایسی ہے ۔ کہ کوئی شخص بہی آرام سے ایک جگہہ نہین رہتا صاحب اس نے یہہ جملہ معترضہ بیان کر کے اصل مطلب کو چہوڑا ۔ لیکن مین نے پہر دریافت کیا کہ کچھہ حملہ کی کیفیت بیان کرو جوانمردون اور بہادرون کو ایسی داستانین سننے کا کمال اشتیاق ہوتا ہے ۔ اور جب تک نہین سنتا ہے اسکا شوق اسکی طبیعت کو بے چین کرتا ہے ۔

للّو ۔ ٹھگون کی جماعت میرے ہمراہیون سے قریب قریب سہ چند تہی ۔ اس لئے مین نے سب سے نہایت اطمینان سے کہا کہ تم سب ٹھگونکے فرقہ

مین گہبرے ہوئے ہو- انکی کثرت دیکھکر نہ گہبراؤ
دلیری و جرأت کو کام مین لاؤ- یہ لوگ پست
ہمت ہوتے ہیں- بہت جلد منتشر ہو جائین گے-
بعد انصف شب گذرنے پر ہم نے انپر حملہ کیا بہت
سے ٹہگ مارے گئے- بہت سے بہاگ گئے-
وہ بزدل جمعدار بہی ہمارے مقابلہ کی تاب لاکر
روئے بغداد لایا- اور اسقدر لوٹ کا مال ہمارے
ہاتہہ آیا- کہ ہم حیدرآباد پہنچگئے-

صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ یہ للو ہمکو کب اور کہان
ملا تہا- اور ہم نے کسوقت کوچ کیا تہا- اسوقت
مجھے اسکی باتین سننے سے یہہ خیال پیدا ہوا کہ اگر
ہم شب بہر اس جگہہ قیام کرتے تو یہہ ضرور ہم پر
حملہ کرتا- مجھے اسکی لغو باتون پر کبہی غصہ آتا تہا
اور کبہی ہنسی آتی تہی- ہم لوگ للو کی باتین سنتے
چلے جاتے تہے- رفتہ رفتہ ایسے مقام پر پہنچے جہان
دو درخت تہے- اور مسافر انپر بوسیدہ و کہنہ
پارچہ باندہنا افضل خیال کرتے تہے- میرے باپ نے
ان درختون کو دیکھکر ہم سب کو ہشیار کیا- کہ یہ
ڈاکوؤن کا بہیل ہے- یہ بیان بہت صحیح تہا-
ڈاکو گہوڑون کو چہوڑ کر جمع ہونے لگے- حضور
اس جگہہ دیر نکرنا ہمارے واسطے اچہا نتہا- مینے
اپنا رومال اپنی جیب سے نکالا- اور میرے
باپ نے جو مستعد و آمادہ کہڑا ہوا تہا- اوسیوقت
جہرنی دی- مین نے فوراً اپنا رومال للو کی
گردن مین ڈالدیا- اور مہلک جہٹکا دینے کے
قبل مین نے اُسکے کان مین کہا- او یاوہ گو پہچان
کہ مین کون ہون- مین وہی امیر علی ٹہگ جسنے
اپنا منہ رومال سے باندہا تہا- تیرے واسطے ملک
الموت بنا ہوا کہڑا ہون- مین نے اسیوقت تیرے
قتل کرنیکی قسم کہائی تہی لہذا اسے انجام کو پہنچاتا
ہون- گیارہ ڈاکوؤنکا رومال نے کام تمام
کیا باقی تلوار سے قتل ہوئے اگر ہم اسجگہہ ذرا بہی
غفلت کرتے تو یہہ لوگ ہم پر حملہ کرتے اور بہت سے
ٹہگ انکے شکار بنجاتے اور بہت سے بہاگ جاتے
لیکن میرے باپ کی تجربہ کاری اور صائب عقل
نے ہمین فتحمند کیا- ہم نے نعشونکو اسی جنگل مین
پہینکدیا- اور اپنی اقبالمندی و خوش نصیبی
پر بہت خوش ہوئے اور لوٹکا مال بہی کافی ہاتہہ
آیا- کیونکہ جسوقت ہمنے ٹٹوؤن پر سے مال اُتارکر
ایکجا فراہم کیا ہے- تو تیرہ ہزار روپیہ نقد تہا-
اور اسقدر قیمت کا زر و جواہر تہا- ہم وہان سے
آگے بڑہے- اور سیورہ کے قریب پہنچے تو ایک
یورپین ہمین ملا- جو سفر کررہا تہا- ہمنے مطلق
خوف نکیا- اور اسکے شامل ہوگئے- اس خیال
سے کہ بہت سے مسافر اس انگریز کے ہمراہ اپنی
حفاظت کی غرض سے شریک ہوجاوینگے-

اور ہم کسی پہلو سے انکو علیحدہ کرلین گے ۔
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہم نے اس خیال سے کہ ہمارے
مجمع کثیر کو دیکھکر صاحب بہادر کسی قسم کا شبہہ
نکرین۔ اپنی جماعت کو دو حصوں مین تقسیم کیا
ایک گروہ میرے باپ کی ماتحتی مین تھا۔ دوسرا
گنیش کی۔ مسافر اس انگریز کے ساتھ ہر طرح
سے محفوظ تھے۔ نہ چورونکا کھٹکا نہ راہزنونکا
خطر۔ اِلا کھانے پینے کی کمال تکلیف تھی۔ اس لئے
ہم نے انسے محبت پیدا کی۔ اور اپنے شامل رہنے کی
ترغیب دی۔ اور فریب آمیز باتون سے بخوبی
اطمینان دیا۔ مین اب اپنے بیان کو زیادہ
طول ندونگا۔ صرف اسقدر کہنا کافی ہے ۔
کہ چند منزل کے بعد مسافرون کا بہت بڑا
گروہ ہمارے شامل ہوگیا۔ اور سڑک اعظم کو
چھوڑ کر پگ ڈنڈی کا راستہ اختیار کرکر جنگل
و پہاڑیون کو طے کرتے ہوئے چلے شکارپور کے
قریب بہیل قرار دیا۔ اُنیس آدمی اور اور کچھہ
عورتین اور کچھہ بچے وہان قتل ہوئے۔ اور
ایک گہری قبر مین دفن ہوئے۔ یہ مقام ویران
بالکل سنسان تھا۔ رات کا وقت تھا چودہوین
رات کا چاند بڑے آن بان سے اُفق آسمان پر
جلوہ نما تھا۔ مین نے ایک بچے کو قتل عام سے
بچا یا تھا۔ میرا خالف گنیش وہان موجود تھا۔
یہہ بچہ قوم ہنود سے تھا۔ اور یہ ارادہ تھا کہ
اسکو مسلمان کرکر اپنا فرزند بناؤنگا اور اسی سے
مجھکو بہشت نصیب ہوگی۔ جبکہ اسکی مان مرگئی
تو یہہ بچہ اسکی چھاتی سے ایسا چمٹا۔ کہ مین اسکے
علیحدہ کرنے مین مجبور ہوا۔ کبھی روتا تھا۔ کبھی
چیختا تھا۔ اور جب مین اسکے علیحدہ کرنے کی
غرض سے اسکے پاس جاتا تھا۔ تو گالیان دیتا
تھا۔ لاتین مارتا تھا۔ اور کاٹتا تھا۔ مین نے
اپنے دل مین خیال کیا کہ جب وقت یہ نعش دفن
ہوجائیگی ۔ اور اس بچہ کو نظر نہ آئیگی تو خودبخود
خاموش ہوجائیگا۔ لیکن صاحب میری یہ تدبیر
بھی راست نہ آئی وہ اور زیادہ بے چین ہوا
اور کسی پہلو سے نہ سنبھلا۔ نہ تسلی دلاسے سے
خاموش ہوتا تھا۔ اور نہ ذرا سے دھمکانے سے
خوف کھاتا تھا بُرا بھلا کہتا تھا۔ اور تھوکتا تھا
آخر مین نے اسکو گود مین اُٹھا لیا۔ اس نے میرے
مُنہ پر تھوکدیا۔ اور میرا کان دانتون سے چبا ڈالا
کہ اس تکلیف کی برداشت نکرسکا۔ اور خون
بہنے لگا۔ مین نے غضبناک ہوکر جو فعل کیا اس کی
حقیقت آپکے سامنے کیا بیان کرون۔ میری
تمام زندگی کے زمانہ مین یہ فعل سب سے زبون
تھا۔ جو کچھہ مین نے کیا وہ سب دیوانگی کی حالت
مین۔ جسکو یاد کرکر کف افسوس ملتا ہون ۔

مصنف- امیر علی مین خیال کرتا ہون کہ
تمنے اوسکو مار ڈالا ہوگا-
مین- ہان صاحب مین نے اسکو قتل کیا- مین
اسوقت بالکل بے حواس تہا یہہ کام میرا نہ تہا بلکہ
شیطان کا تہا- جو مجھپر اسوقت ہر طرح سے غالب تہا
مصنف- امیر علی نے اسقدر بیان کرکے اپنی
آنکہین بند کرلین اور وہ از خود رفتہ ہوگیا-
پہر کچہہ اور بیان کرنا چاہتا تہا- لیکن منع کیا کہ اس
دردناک بیان کو رہنے دو اور تہوڑی دیر توقف کرو
مین- کیقدر توقف کے بعد- واقعی میری یہہ
حرکت مجنونانہ تہی ایک ٹہگ کے سوائے جو میرا
گہوڑا پکڑے ہوئے تہا دوسرا شخص موجود نتہا
وہ بہی اسوقت میرے اس نالایق فعل کو دیکھکر
بیہوش ہوگیا- اور جب افاقہ ہوا تو چیخنے لگا
مین نے اسکو خاموش کیا- اور اوس بچہ کی نعش
کو اسی جگہہ چہوڑ کر اور گہوڑے پر سوار ہوکر اپنے
گروہ مین پہنچ گیا-
صاحب میرا یہہ فعل اس قابل تہا کہ مین حبس دوام
بعبور دریائے شور یا پہانسی پانیکا مستحق تہا مگر
یہہ بہی میری قسمت مین نہ تہا- وہان تو میرے
حصہ کی موت کو موت آچکی تہی پہر اسکا جابر
نتیجہ کسطرح مجھپر دراز ہوتا- تیسرے روز جب
ہم چلے جاتے تہے کچہہ سوارونکو ہمنے اپنے عقب
مین آتے ہوئے دیکہا جس سے ہمین خوف پیدا
ہوا مبادا یہہ سوار ہمارے تعاقب مین نہ آتے
ہون- مین نے اپنے ٹہگون کو ایک جا جمع کیا
اونکی صورت پر خوف وہراس بخوبی دکہلائی
دیتا تہا- مین نے کہا بہائیو ہوشیار ہو جاؤ- اگر
یہہ لوگ مخالفت کرین تو کچہہ تعجب نہین ہے-
جنکی تعداد چالیس سے زیادہ نہین ہے- مین
آپ کے سامنے صحیح بیان کرتا ہون اگر مین اپنے
گروہ کا سردار نہوتا- تو میرے ہمراہی سب
بہاگ جاتے- لیکن مین نے اطمینان دیا- اور
کہا کچہہ خوف نکرو- یہہ سامنے جو گاؤن دکہلائی
دیتا ہے- یہان کا پٹیل ہمارا خیر خواہ اور سچا
محسن ہے- ہماری امداد کریگا- اور ہم بہت
جلد وہان پہنچ سکتے ہین- مرد بنے رہو بہادری
سے کام لو- نامردی کا جامہ نہ پہنو- پس
جو جو بہادر ہین وہ میرے شریک ہو جائین-
ہم ان شیطانی بچون کو روک سکتے ہین- اور جو
اشخاص بندوق اپنے پاس رکہتے ہین وہ دور
سے نشانہ بنائین- میرے خیال مین یہہ لوگ
پنڈاری ہین- جو نہایت ہی بزدل ہوتے ہین
اگر تم ذرا بہی مستعدی سے کام لوگے- اور اپنے
اوسان درست رکہوگے- تو وہ لوگ جو تمہارے
مقابل ہونگے تہوڑے ہی عرصہ مین خاک و

فوج میں لٹھیرے ہیں سے نظر آئینگے۔ خوش
قسمتی سے وہ راستہ تنگ تھا۔ اور دونون
طرف خاردار جھاڑیان تہین۔ جب وہ اسقدر
قریب آگئے کہ ہم انسے باتین کرسکین تو مین
نے کہا کہ تم کون ہو اور کہان جاتے ہو۔ تم ہمارے
حبیب ہو۔ یا رقیب۔ اگر دوست ہو تو جہان
جانا چاہتے ہو خوشی سے چلے جاؤ اور اگر مخالفت کی
غرض سے آتے ہو۔ تو خبردار قدم آگے نہ بڑہانا۔
اگر اپنی خیر چاہتے ہو تو واپس چلے جاؤ۔ لیکن صاحب
انکے افسر نے آگے بڑہکر کہا کہ تمہارا سردار کون
شخص ہے مین اس سے باتین کرنا چاہتا ہون۔

مین۔ مین ہی سردار ہون۔ تم تنہا میرے سامنے
آؤ۔ مین تمہین جواب کافی دونگا۔ اور اگر
بلوے کے ارادہ سے مجھے تنہا بلاتے ہو اور تمہارے
آدمیون سے کوئی بھی آگے بڑہا۔ تو دیکھو میرا
یہ گروہ جو دونالی بندوق بھرے ہوئے
لیس کہڑا ہے۔ تمہارے بہت سے آدمیونکو
عدم کا راستہ دکھلائیگا۔ وہ افسر تنہا آگے
بڑہا۔ اور مین نے اپنے ہمراہیون سے کہا۔
جس وقت تم دغابازی یا بدگمانی دیکھو تو میرا مطلق
خیال نکرنا اور فیر ضرور کرنا۔

افسر۔ جمعدار صاحب آپ کو سرکار نے
بلایا ہے۔ اس امر کو تمہارا دل بخوبی جانتا ہوگا
کہ کیون بلایا ہے۔ بہتر اور مناسب یہی ہے
کہ تم میرے ہمراہ چلو۔ وہان تمکو کسیقدر جرمانہ
ادا کرنا پڑیگا۔ مین قسمیہ کہتا ہون بعد مین
تم رہا کردئے جاؤگے اور کوئی بازپرس نہوگی

مین۔ مین نہ تمکو جانتا ہون۔ نہ تمہاری سرکار
کو پہچانتا ہون۔ جرمانہ ادا کرنیکی خوب کہی۔
مین تم جیسے آوارہ پنڈاریون پر تبرا بہیجتا ہون
اور قہقہہ لگاتا ہون۔ مین بخوشی کبھی تمہارے
ہمراہ نہ چلونگا۔ اگر مرد میدان ہو تو جوہر شجاعت
دکہاؤ۔ اور سر میدان گرفتار کرکے لیجاؤ۔ یہ
بیہودگی کو چہوڑو۔ ہوش مین آؤ۔ جو لغو باتین
نہ بناؤ۔ اور جس بیوقوف نے تمہین بہیجا ہے
اس سے جاکر کہو۔ کہ اب تک کوئی شخص ایسا
پیدا نہین ہوا ہے کہ امیر علی کو جب تک وہ مسلح
ہے یا چند بہادر میدان شجاعت کے فقیر اس کے
ہمراہ ہین۔ گرفتار کر سکے تمکو ایسی باتین کہتے ہوئے
شرم نہین آتی۔

صاحب اس احمق نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور
اپنا گھوڑا بڑہاکر عجیب تلوار سے حملہ کیا گو مجھکو
یہ بھی خیال تھا کہ مین ایسے شخص پر حملہ کرتا
ہون۔ جس نے اس فن مین کبھی شکست نہین
پائی۔ صاحب پہر کیا تھا۔ مین نے چند وار
روک کر جو جینو کا ہاتھ مارا تو

یکے را دو کرد و دو را چار کرد

وہ مع گھوڑے زمین پر گر گیا۔ میرے ہمراہیون
نے نعرہ کر کر بندوقین چلائین جس سے ایک سوار
اور گھوڑا اور مرا۔ اگر میرے وہ ہمراہی جو چھتیو
کے کمپ مین موجود تہے۔ اسوقت ہوتے تو مین
ضرور انپر حملہ کرتا۔ اور فتحیاب ہوتا۔ افسوس
مین اکیلا کیا کر سکتا تہا وہ لوگ اپنے سردار اور
ایک سوار کے مارے جانے سے اسی مقام پر رک
گئے۔ اور ہم آہستہ آہستہ وہان سے چلدیئے وہ
لوگ بہی ہمارے عقب مین گولی کے نشانہ سے
بچتے ہوئے چلے آتے تھے۔ اس غرض سے کہ
جب میدان صاف نظر آئیگا تو ہمپر حملہ کرینگے۔
رفتہ رفتہ ہم اس گاؤن کے قریب پہنچے جسکا پتہ
ونشان وپٹیل سے ملاقات ہونا اپنے ہمراہیونکو
بتاتا تہا۔ ہم نے گاؤن کے اندر داخل ہونیکی
بہت کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہوئے۔
یہان میدان صاف تہا۔ اس لئے غنیم نے ہمپر
حملہ کیا۔ اور میرے ہمراہی کچھہ بہاگ کر گاؤن
مین داخل ہوگئے۔ اور کچھہ بہاگنے کو تہے مین نے
باواز بلند کہا۔ بہائیون کمر ہمت چست باندہو۔
اگر ہم باہمی اتفاق سے اپنے گروہ کی بنیاد مضبوط
بنائے رکہینگے۔ ہمکو کبہی زیان نہ پہنچیگا۔ اور
اگر سب متفرق ہوکر علیحدہ ہوجائینگے تو جان
مال دونونکا خوف ہے۔ دیکہو وہ غل وشور
مچاتے چلے آتے ہین۔ سنبہلو سنبہلو۔ اگر موت ہی
آگئی ہے تو کسی مقام پر بہی جان نہین بچ سکتی
اور اگر زندگی ہے تو کوئی قتل نہین کرسکتا۔
پہر نامردی کو کام مین لانا۔ اور بہاگنا کونسی دانائی ہے
میری اس گفتگو سے بہادرونکی رگون مین خون
جوانمردی جوش مارنے لگا۔ اور دشمن کے مقابلہ
پر کہڑے ہوگئے۔ اور بہت سے رو بفرار لائے
آخر ہمنے انکا مقابلہ کیا۔ تین آدمی گروہ مخالف
سے قتل ہوئے۔ ایک آدمی ہمارا مارا گیا۔ ایک برچہی
سے چہد گیا۔ ایک زخمی ہوا۔ اس سے میرے
ہمراہیون کا جی چہوٹ گیا۔ جو لوگ گاؤن مین
داخل ہو چکے تہے۔ انکا سردار محمد اسمٰعیل تہا۔
ہم بہاگنے ہی کو تہے کہ میرا بوڑہا باپ محمد اسمٰعیل بہت
سے سوارون کو ہمراہ لیکر گاؤن کے دوسرے
دروازہ سے اپنی وضع بدلکر نکلا۔ اسکی صورت
دیکہکر ہمارا غنیم علیحدہ ہوگیا اور ہم بآسانی گاؤن
مین پہنچگئے۔ یہ لوگ گاؤنکے ہر چہار طرف ہماری
تلاش مین پہرتے رہے۔ اور دوپہر تک انتظار کیا۔
جب ہم مین سے کوئی بہی باہر نہ نکلا۔ تو مجبور ہوکر
واپس چلے گئے۔ مگر یہان کے پٹیل کو اس پناہ
دہی کا معاوضہ بہت زیادہ دینا لازمی آیا۔
کیونکہ پٹیل نے گاؤن کے دروازے بند کر دیئے

اور کہاکہ جب تک ایکہزار روپیہ ادا نکرو گے
یہان سے ایک قدم نہین اٹہا سکتے۔ یہ امر میری
رائے کے خلاف تہا۔ لہذا غصہ کیحالت مین مین نے
ارادہ کیا۔ اس گاؤن کو پنڈاریون کے نذر و لقمۂ
پر غارت کردون مین اپنے اس ارادہ مین بہت
آسانی سے کامیاب ہوسکتا تہا۔ مگر میرے بوڑہے
باپ محمد اسمٰعیل نے روکا۔ اور کہاکہ یہہ امر بالکل
آئین مروت کے خلاف ہے۔ اور آیندہ کوئی شخص
پناہ دینے کا نام نہ لیگا۔ اپنے دل مین انصاف کرو
مناسب یہ ہی ہے کہ جسقدر روپیہ پٹیل طلب کرتا
ہے ادا کردو۔ پس ہم روپیہ ادا کر کر شام کیوقت
اس گاؤن سے باہر نکلے۔ تو یہہ ارادہ ہوا۔ کہ
بہت جلد دو تین منزلین طے کرلو تاکہ ہمارا غنیم
ہمارا تعقب نکرسکے۔ گو اس معرکہ کی بہت دور
تک شہرت ہوگئی ہتی۔ لیکن ہم سے کسی مقام
پر روک ٹوک نہین ہوئی۔ بعد مین ہم نے سُنا
کہ ٹہاکر کو جسوقت اپنے گروہ کا شکست کہانا
دریافت ہوا۔ تو نہایت رنجیدہ ہوا۔ اور ان
لوگون کو بکلیکم برخاست کردیا (واقعی وہ بزدل
اور پست ہمت آدمی اسی قابل تہے) اور آیندہ عہد
کیاکہ جس مقام پر ہمکو دیکہونگا۔ زندہ نچہوڑونگا
اس نے اس قول کو جہانتک اسکے امکان مین تہا
پورا کیا۔ مگر ہم ہمیشہ اس پر قہقہہ لگاتے رہے

صاحب جس مقام پر ہمنے مسافرونکو قتل کیا تہا
وہان چرواہونکا گذر ہوا۔ اُنہون نے اس بچے
کی نعش کو دیکہا اور وہان کے مجسٹریٹ سے اطلاع
کی غالباً تحقیقات ہوئی ہوگی۔ اور اور نعشین ہی
برآمد ہوئی ہون۔ الّا ہمارا حال کسیکو معلوم نہین
ہوا۔ گنیش بہی خوش قسمت رہا۔ اور اُس نے
مسافرون کی ایک بڑی جماعت کو فریب دیا۔
جس مین ایک جمعدار تہا۔ جسکے ایک ہاتہ ندارد
تہا۔ اور معہ بال بچونکے سفر کر رہا تہا۔ یہہ
تو حضور کو معلوم ہے کہ ہم ایسے آدمی کو جسکا
کوئی عضو بیکار ہوگیا ہو۔ اپنی آسامی بنانا یا
اُسے قتل کرنا جائز نہین سمجہتے۔ لیکن گنیش کی بابت
جوکچہ کیفیت مین نے سنی ہے مین اسکا بیان آپ
کے سامنے بیان کرتا ہون۔

گنیش۔ میر صاحب اس جمعدار کے قتل کرنیکے
بارہ مین میرے بہت سے ہمراہی مانع آئے۔
اور کہاکہ اسکا ایک بازو بالکل نہین ہے۔ یہ
قربانی کے قابل نہین ہے۔ اور بہوانی اس کو
قبول نکریگی۔ مین نے جواب دیا۔ واقعی اسوقت
اسکی وہ ہی حالت ہے۔ جو تم بیان کررہے
ہو۔ لیکن یہ شخص ماں کے پیٹ سے اس طرح
پیدا نہین ہوا۔ اگر قدرتی اسی صورت سے
جیساکہ آپ دیکہتے ہین ہوتا۔ تو ہم کبہی اس کو

قربانی کے قابل تصور نکرتے - یہہ تو اُس کے اعمالون کی سزا ہے - جس وقت عاقبت مین انکے فعلون کا حساب لیا جاویگا - اسوقت اسکے دونون ہاتھہ ضرور موجود ہونگے - لہذا اب اسکو اس مصیبت و تکلیف سے ہی نجات دینا واجب ہے - دوسرے امیر علی کے سامنے کیا منہ دکہائین گے - اور خالی ہاتھہ کیونکر جائینگے بڑی بحث و بحث کے بعد یہ معاملہ طے ہوا - لیکن اس جمعدار کے قتل پر پہر بہی کوئی راضی نہین ہوا - اور نہ کسی نے ہاتھہ لگایا - اسکو خاص مین نے قتل کیا اور خود ہی دفن کیا - باقی لوگونکا اورون نے کام تمام کیا - لیکن مجھے کمال افسوس ہوا - اس مقتول جمعدار کے دو حسین لڑکیان تہین جنہون نے اس باغ ہستی مین کچھہ بہی نہ دیکہا تہا - اگرچہ میرے دو ہمراہی انکو اپنی زوجیت مین لانا بہت خوشی سے پسند کرتے تہے - مگر انہون نے منظور نہین کیا ہائے غضب وہ بہی قتل کردی گئین - صاحب جسوقت ہم ساگر پہنچے مین تو گنیش ہی ہمارے شامل ہوگیا - اور آیندہ کا یہین فکر ہوا کہ اب کس طرف چلنا مناسب ہے - لہذا انجمن مشورت قرار دی گئی اور شگون لئے گئے - جو شمالی حد برآمد ہوئی - ہم سڑک اعظم کو چہوڑکر - دکن کیجانب روانہ ہوئے - اور محمد اسمٰعیل سید ہا جالون چلا گیا - اور ہمارا گروہ دو حصون مین تقسیم ہوگیا جو ایک منزل کے فاصلہ سے رہتے تہے - اگر ہم سب شریک ہوکر سفر کرتے - تو شبہ کی حالت مین گرفتار ہو جاتے - کیونکہ یہ ملک اب انگریزون کے قبضہ مین تہا - اور ٹہگونکی ملند ہاڑ کا چرچا بہت ہی پہیلا ہوا تہا - اسیوجہ سے ہر ایک مقام پر ہمسے سوالات زیادہ کئے جاتے تہے - ہمہ کبہی خوف دیکر اور کبہی رشوت دیکر اپنا کام نکال لیتے تہے گو ہمکو اس گرد و نواح مین معقول فائدہ نہین ہوا - لیکن کوئی دن ایسا نگذرتا تہا - کہ ایکدو مسافر ہمارا شکار نہ بنتا ہو اب مین اس دردناک داستان کو آپ کے سامنے بیان کرتا ہون - جسکی یاد مین کبہی فراموش نہین کرسکتا - ریاست ہلکر مین جو اکلہرہ گاؤن ہے وہان میرے سوتہیاؤن نے مجھسے بیان کیا کہ ہم نے چند مسافرون کا پتہ لگایا ہے - جو چند کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤن مین جانیوالے ہین انکو ٹہگون وڈاکوؤنکا خوف راستہ مین بتایا ہے اسلئے انہون نے ہمارے ہمراہ سفر کرنیکی خواہش کی ہے اور انکو پورا اطمینان ہوگیا ہے - پس مینے یہہ ہی جواب دیدیا ہے کہ تم ہمارے سردار سے اپنی التجا کرو شاید وہ منظور کرلین ورنہ ہم مجبور ہین - لہذا

شام کے وقت کچھ مسافر آپ کے پاس آئینگے ۔ آپ بھی جملہ باتین طے کرلین ۔

صاحب آفتاب کے غروب ہونیکے قبل ایک سوتہیا دو آدمیونکو اپنے ہمراہ میرے پاس لایا اور مین اخلاق و محبت و الفت سے پیش آیا اور مین نے مثل اپنے سوتہیا ؤن کے ٹھگون وغیرہ کا خوف اونکو دلایا ۔

ایک (خوفزدہ ہوکر) مین نے آجتک کوئی ٹھگ نہین دیکہا ہے اور نہ اس علاقہ مین ہے ۔ مگر اس مین کوئی شبہہ نہین ہے ۔ ٹھگ اس علاقہ مین آتے جاتے ضرور ہین میرے حقیقی خسر کے وہی لوگ قاتل ہین ۔

تیسرا - بہائی اسکی حقیقت بیان کرو - یہہ واقعہ کیونکر ہوا - کیا اسکا مفصل حال تمہین معلوم ہے

مسافر - (نو وارد) مین اس زمانہ مین بچہ تہا - جو کچھہ مین نے لوگون کی زبانی سنا ہے وہ معلوم ہے گاؤن کے بزرگ اس حال سے بخوبی واقف ہین اور اس داستان کو بڑی دلچسپی اور تاسف سے بیان کرتے ہین - مین تمہاری اپنے منہ بولے خسر سے ملاقات کراؤنگا اور مین یہہ بہی اُمید کرتا ہون کہ وہ بہت خوشی سے اس داستان کو بیان کرینگے - جس سے آپکی طبیعت پھڑک جائیگی -

صاحب ٹھگون کے حالات اور اونکے واقعات سے مجہسے زیادہ کون واقف ہوگا - لیکن مین نہین خیال کرسکتا - کہ خود بخود میری طبیعت ان واقعات کے سننے کی طرف اسقدر کیون راغب ہوائی - جس کا مجہے کمال اشتیاق تہا - غرض کہ مین اُس آدمی کے ہمراہ اوسکے گہر گیا - اور مصمم ارادہ کرلیا - کہ اسکے خسر کی زبانی اس داستان کو سنونگا - اس امر کی مجہے خبر نہ تہی کہ مین جس شخص کے ہمراہ جاتا ہون وہ میرا حقیقی بہنوئی ہے - آفتاب غروب ہونیوالا تہا - چوپائے جنگل سے واپس آرہے تہے - اور خاک اسقدر اڑ رہی تہی - کہ ایک مکدر اور غلیظ ابر نظر آتا تہا - غل و شور بہی بہت تہا - فصیل بہی مشکل سے نظر آتی تہی - لیکن مین آگے ہی بڑہا چلا جاتا تہا - اور جس گلی کوچہ سے گزرتا تہا مجہے یہہ خیال ہوتا تہا کہ مین کبہی اس راستہ سے گزرا ہون - بعض بعض کے نام بہی جانتا تہا - خاص اس مقام کو جہان تکیہ تہا اور اوسکے گرد ایک چہوٹا سا باغیچہ تہا اور وہان فقیر بیٹہا ہوا تہا اس مقام کو اور اس سائین کو دیکہکر مین عرض نہین کرسکتا جو کچھہ میری طبیعت کی کیفیت ہوئی - اور اس قسم کی کشش ہوئی تہی کہ یہ کوئی دوست قدیم یا بزرگ ندیم ہے - لیکن زمانہ کی ناہنجاری اور دور کی نابکاری نے اسکی مہربانیان اور اسکے سلوک میرے دل سے بہلا دئے - مین نے

خواہش کی کہ اس فقیر سے کچھ گفتگو کرون۔ اور
حرف مطلب زبان پر لاؤن۔ یکایک میرے خیالات
نے مجھے ہوشیار کیا کہ دیکھ صریح غلطی کرتا ہے۔ تو
بیان کر چکا ہے کہ مین کبھی اس گاؤن مین نہین آیا
ہون۔ اب جو اسکے خلاف کریگا تو پشیمانی اٹھائیگا
شبہہ کی حالت مین گرفتار ہو جائیگا۔ اور بنا بنایا
رنج تیرے ہاتھ سے نکل جائیگا۔ غرض کہ مین شہر
مین داخل ہوا۔ بازار۔ چھوٹی مسجد۔ کوتوالی۔
مہادیو جی کا مندر۔ جنکو مین بخوبی جانتا تھا نظر آئے
جب مین ایک مکان کے قریب سے گزرا تو میرا
دل بہت ہی خوش ہوا۔ گو کوئی نئی بات قابل بیان
نہ تھی لیکن مجھے یہہ خیال ہوا کہ مین کسی عرصہ تک
اس مکان مین رہا ہون۔ اسپر بھی مین خاموش
رہا۔ میرے ہمراہی نے میرے تعجب اور حیرت کو
اسوقت نہین دیکھا جو میری صورت سے ہویدا
تھا۔ اب مین اپنے ہمراہی ہدیہ کے گھر پہنچا اور وہ
مجھے بٹھا کر اپنے خسر کو بلانے گیا۔ جسوقت وہ
ضعیف شخص جسکے چہرہ پر جھریان پڑی ہوئی
تھین۔ صورت تبدیل ہو گئی تھی پھر بھی مین
نام لیکر آواز دینا چاہتا تھا۔ کہ میرے پیارے
رحیم خان آؤ۔ لیکن میرے دوست نے جسکے مین
ہمراہ آیا تھا۔ اسکا نام فتح محمد ظاہر کیا۔ مجھے
مجبوراً خاموش ہونا پڑا۔ اور اپنا خیال غلط تصور
ہوا۔ کہ کبھی خواب مین اس آبادی کو دیکھا ہوگا
یا آوارہ گردی کے زمانہ مین کسی وقت دو چار
روز یہان قیام رہا ہوگا۔ کچھ گفتگو کے سلسلہ
کے بعد میرے نئے دوست نے اس ضعیف شخص سے
میری خواہش اور میری تمنا اسکے سامنے بیان کی
اور کہا کہ مہربانی سے پیر خان والی داستان
مفصل بیان کیجیئے۔

باب تینتالیسوان ۴۳

جسوقت اس ضعیف آدمی نے میری مدارات سے
فرصت پائی۔ تو اس لڑکی کے والدین کی دردناک
کہانی جسکو اس نے متبنے کیا تھا بیان کرنی شروع
کی۔ جو میرے نئے دوست کے بیان سے کسیقدر
خلاف تھا۔ اور اس بیان سے ٹھگونکی کامیابی
کا بہت بڑا حصہ پایا جاتا تھا۔ جو مجھے ہر وقت
تعجب و حیرت مین ڈالتا تھا۔ اور مجھے ان لوگون
کی جستجو ہوئی۔ کہ وہ افسر ایسا الجھا ہوا کون تھا
مین نے خیال کیا کہ مین اس واقعہ کی کیفیت اپنے
بوڑھے باپ سے دریافت کرونگا۔ اور شاید
اس لڑکے کی کوئی خبر مجھے ملے۔ اور کچھ تعجب نہین ہے
کہ وہ لڑکا ہمارے ہی گروہ مین شامل ہو۔ یا
مین ہی ہون۔ مگر یہہ خیال ایسا تھا جسکا اثر آئندہ
میری طبیعت پر مطلق نہ رہا۔ مین نے اس بوڑھے

(جسکا نام فتح محمد تہا) دریافت کیا۔ آپ نے اس لڑکے کو آئندہ دیکہا یا نہیں۔ اور اسکا کچھ حال سنا یا نہیں۔

فتح محمد۔ نہیں میں نے کبہی نہیں دیکہا اگر وہ بچہ زندہ ہوگا۔ تو اسوقت قریب قریب تمہاری عمر کے برابر ہوگا۔ ہوا کے جہونکے سے جو چراغ کی روشنی کا عکس میرے چہرے پر پڑا تو میرے خط و خال کو دیکہکر فتح محمد چونکا اور کہنے لگا کہ میں نے اس صورت و شکل کو کبہی پہلے دیکہا ہے اور میرا دل شہادت دیتا ہے کہ تم ہی اس مقتول کے بیٹے ہو راست راست بیان کرنا۔

صاحب اسکی محبتانہ باتیں اور اسکا بغور دیکہنا اور میرے خیالات اور کچھ کچھ میری یاد اور ظاہری اسباب بخوبی ظاہر کر رہے تہے کہ میں یوسف خان کا لخت جگر ہوں۔ میرا ارادہ ہوا کہ اپنے کو ظاہر کروں۔ کاش اگر میں ایسا کرتا تو کیا اچہا ہوتا بیگناہوں کے خون کرنے سے نجات پاتا۔ لیکن تقدیر سے مجبوری ہے ۔ ۵

مقدر کا لکہا مٹا ہے کسیکا

فطرت اور میری مکار طبیعت نے فوراً میرے خیال کو تبدیل کر دیا۔ اور میں نے لاپرواہی سے جواب دیا۔ آپکا خیال غلط ہے میرا باپ اب تک زندہ ہے گو میری ماں مرگئی جس کی مجھے یاد نہیں۔ ہم قوم کے سید ہیں۔ اور بہت دور کے رہنے والے ہیں آپ اپنے مقتول دوست کو یہاں بتلاتے ہیں۔

فتح محمد۔ (مایوس ہوکر) میرے غلط خیال کو معاف کیجئے۔ میری ضعیفی کی وجہ سے میری بینائی نے غلطی کی ہو (میرے نئے رفیق سے مخاطب ہوکر) بیٹا بغور دیکہو تو سہی کہ ہمارے مہمان کی صورت و شباہت تمہاری بیوی سے کسقدر ملتی ہے۔

رفیق۔ میرے بزرگ میں بڑی دیر سے متحیر ہوں اور سخت تعجب میں ہوں کہ حضرت کی شباہت اسقدر کیوں ملتی ہے۔ میں اول ہی وقت دیکہتے ہی متعجب ہوا تہا۔ لیکن اب معلوم ہوا۔ کہ وہ خیال غلط تہا خالی وہم ہی وہم تہا۔

میں۔ اے پیارے شفیق تمنے مجھ سے بیان کیا تہا کہ ہمارے یہاں ایک سکہ خاص صفت سے موصوف ہے۔ جسپر کسی قسم کا سایہ اثر نہیں کرسکتا۔

رفیق۔ اسکی صفتوں کی جسقدر توصیف کیجائے کم ہے۔ میرے بیان کی صداقت قبلہ و کعبہ سے زبا لیجئے۔ میں نے ہرگز مبالغہ نہیں کیا ہے۔

فتح محمد۔ میر صاحب سچ یوں ہے کہ میں نے صدہا تعویذ و نقش دیکہے لیکن اسکی صفت سے کسی نے بہی مقابلہ نہیں کیا۔ اس میں جو جو خوبیاں ہیں وہ بیان نہیں ہوسکتیں۔ جس شخص کے گلے میں یہ سکہ ہوتا ہے

وہ ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے ۔ نہ نظر بد کا خوف
نہ پری و جن و آسیب کا خطرہ ۔ نہ کسی بیماری کی ضرر
حاسد دور بہاگتا ہے ۔ کیسا ہی دشمن ہو وہ بہی اسکی
برکت سے دوست بنجاتا ہے ۔

امین ۔ واقعی یہہ سکہ کیا ہے خدا کی قدرت کا
نمونہ ہے بیش قیمتی اور نادر زمانہ ہے وہ شخص بڑا ہی
خوش قسمت ہے ۔ جسکے پاس یہہ حرز جان موجود ہے
میرے بہی ایک بچہ موجود تہا ۔ ایک فقیر نے ایک
روز جبکہ مین گہر پر موجود نہ تہا اگر کچہہ سوال کیا ۔
میری بیوی نے اسکا سوال پورا نکیا ۔ پس اسکی بددعا
اور نظر بد سے وہ بچہ جسکی عمر پانچ سال کی تہی مرگیا
جسوقت مین نے اپنے گہر پہنچکر اس واقعہ جگر دوز
سینہ سوز کا حال سُنا تو آپ اندازہ کر سکتے ہین
کہ میری کیا ناگفتہ بہ حالت ہوئی ہوگی ۔ بعد مین
کوئی لڑکا پیدا نہین ہوا ۔ صرف ایک لڑکی موجود
ہے جسکی ہر طرح سے خبرگیری کیجاتی ہے ۔ مین نے
بہت ہی جستجو کی اور روپیہ بہی صرف کیا لیکن کوئی
تعویذ کسی کامل فقیر سے نہین ملا ۔ میری لڑکی اکثر بیمار
رہتی ہے ۔ اور شب کو پریشان خواب دیکہتی ہے
میری یہہ ہی خواہش ہے ۔ کہ ایسا ہی کوئی تعویذ
پر اثر جیسی خوبیان آپنے بیان کی ہین مجہے بہی ملجاوے
فتح محمد ۔ پیدا کنندہ پر بہروسہ رکہو ۔ اوس سے
کبہی مایوس نہونا چاہئے ۔ انسان کا اعتقاد اور خیال
درست ہونا لازمی ہے ۔ پہر وہ ضرور کامیاب
ہوجاتا ہے ۔ تمہاری خواہش ضرور پوری ہوگی ۔

امین ۔ واقعی آپکا ارشاد بجا و درست ہے ضرور
کبہی نہ کبہی میری دعا قبول ہوگی ۔

صاحب اسوقت میرا دل خود بخود بہر آیا ۔ امین نے
رخصت چاہی لیکن میرے رفیق نے کہا مین بہی
تمہارے ہمراہ چلتا ہون ۔ مین نے راستہ مین دریافت
کیا ۔ کیا تم اپنے سفر کا سامان درست کر چکے ہو ۔
اور کل علی الصباح ہمارے ہمراہ سفر کرنے کیواسطے
تیار ہوگے ۔ ہم لوگ آفتاب کے نصف النہار پر پہنچنے
کے قبل سفر کا بہت سا حصہ طے کر لیتے ہین

رفیق ۔ مین آپکو بیجا وقت زیادہ انتظار کرنے کا
موقعہ ندونگا ۔ کیونکہ کل ہمکو ایک دور و دراز
اور سخت منزل طے کرنی ہے ۔

صاحب یہ کہکر میرا رفیق مجہسے جدا ہوا ۔ اور مین خیمہ
مین پہنچکر اپنے بستر خواب پر لیٹ رہا ۔ اور اپنی
دل سے مخاطب ہوکر کہا ۔ کہ اب مجہے وہ تعویذ ملیگا
جسکی مجہے ایک عرصہ سے تمنا تہی ۔ اور میری لڑکی
پہنکر آیندہ ہر بلا سے محفوظ رہیگی ۔ اور میری پیاری
بیوی عظیمہ اسکو دیکہکر بہت خوش ہوگی ۔ اور نہایت
قدر کریگی ۔ اسکے مقابل مین زر و جواہر کو ہیچ سمجہیگی
اسی اُدیڑ بن مین غنودگی کا غلبہ ہوا ۔ اور پہر مجہے خبر
نرہی ۔ ہان صبح کے وقت جب مین نے اپنے ہمراہیون سے

سفر پر آمادہ ہونیکا قول سنا ہے۔ تو میری
آنکھیں کُھلیں اور میں نے اٹھکر اور وضو کر کر نماز
پڑھی۔ اور خیمہ سے باہر آیا اور دیکھا کہ سب لوگ
تیار ہیں۔ لیکن میرا پیارا رفیق موجود نہیں ہے

لالو۔ (ایک ہیٹوٹ قابل اعتبار تھا) کیا اب ہم
لوگ آگے بڑھیں۔

میں۔ تھوڑی دیر توقف کرو مجھے اس گاؤں
سے کچھ نفع کی امید ہے۔ جنہوں نے علی الصباح
آنیکا وعدہ کیا تھا مگر دن چڑھتا آتا ہے اس لئے
کسیکو انکے پاس بھیجنا مناسب ہے۔

لالو۔ جمعدار صاحب وہ کل والے رفیق ہم ضرور
انکا انتظار کرینگے میں ایک آدمی کو بھیجتا ہوں
کہ وہ جلد آجاویں یہہ تو بتائیے۔ کہ وہ کتنے آدمی ہیں

میں۔ ایک آدمی اور ایک اسکی بیوی تو ضرور
ہیں باقی کی تعداد معلوم نہیں۔ وہ عنقریب
آیا چاہتے ہیں۔

صاحب اس آدمی نے جسکو انکے پاس روانہ کیا
تھا تھوڑے عرصہ میں یہہ خبر دی۔ کہ وہ آتے
ہیں اور مجھکو گاؤں کے صدر دروازہ پر آتے ہوئے
ملے تھے۔ دو عورتیں ٹٹوؤں پر سوار ہیں ایک پیادہ
اور تین جوان مسلح ہیں۔

میں۔ بہائی لالو ہیٹوؤں سے کہدو کہ اگر آج
کوئی اچھا موقع راستہ میں ملگیا۔ (میں آج ہی اسکی
دونگا۔ ورنہ کل۔

لالو۔ بہت بہتر۔ لیکن میرے خیال میں آج
ہی یہہ کام کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ شگون سبکا
نہیں ہوا۔ اس لئے میں ملتوی کرنا چاہتا ہوں
گو خطرہ کا مقام نہیں ہے تاہم جلدی کرنی نہیں چاہئے
کہ تعجیل کار شیاطین بود

میں۔ اچھا ہم اپنا کام باقاعدہ کرینگے۔ غروب کے
وقت بیٹوں کو روانہ کر دینگے۔

صاحب اس عرصہ میں ہمارے رفیق کی [illegible] ہمارے
پاس پہنچ گئیں۔ معمولی سلام علیک کے بعد ہم انکے
یا وہ ہمارے شریک ہو کر بہت دلجمعی سے اپنی منزل
پر پہنچے راستہ میں کوئی مقام ایسا نہ ملا کہ جو انہیں
میں جہاں دیتا شام کے وقت میرے نئے رفیق
(یا میرے بہنوئی) نے مجھسے کہا کہ منزل میں
جنگل سنسان نہ آبادی کا نام و نشان نظر آئیگا۔
ٹھگوں اور ڈاکوؤں کا خوف دل دہلائیگا۔ ہوشیار و
خبردار رہنا اس شب کو سب نے میرے خیمہ میں آرام
کیا۔ میں نے ہر چند کوشش کی کہ اس عورت کا
چہرہ دیکھوں جسکے گلے میں رومال ڈالنا ہے لیکن
میں اپنے ارادہ میں ناکامیاب رہا۔ خوشی مجھکو یہ
تھی کہ میں کل کسی وقت اس عورت کو قتل کر کر
اس سکہ کو اپنے قبضہ میں لاؤنگا۔ جناب
شاید آپ کو میرے اس خیال پر تعجب ہوگا۔

آپ ہندوستانیون کے خیالات سے واقف نہین
ہین وہ کیسے مکانات مین رہتے ہین ہوا کے کثیف
ہونیکا خیال کبھی اُنکو نہین ہوتا - بچے کی بیماری
پر کبھی صدقہ اُتارتے ہین - کبھی کسی پیر کی نیاز
قبولتے ہین کبھی نظر بد سمجھتے ہین - کبھی سیان کا
تعویذ تلاش کرتے ہین - کبھی کسی ہمسایہ یا کسی عزیز
کے بچے کے کپڑے جلاتے ہین - رائی ونمک اُتارتے
ہین - چمار - کہار - کولی وغیرہ وغیرہ کو سیانا سمجھکر
تلاش کرتے ہین - کوئی آسیب بتلاتا ہے - کوئی
سید پیر کا چھپٹا - غرضکہ وہ وہ فعل کرتے ہین جو
ناگفتہ بہ - اگران خراب عقائد کی پوری پوری
تشریح کیجائے - توان لغویات سے لطف قصہ
خیرباد ہو جائیگا - اور ناظرین فسانہ کا دل اُچٹ
جائیگا - بس اسی پر اکتفا کرتا ہون کہ مین نے
کیا بیہودہ کام کیا ہے اسی کے باعث سے اپنے
پر ہزار نفرین بھیجتا ہون - اس گناہ عظیم سے میرے
دامن پر ایسا دہبا لگا ہے - کہ جو قیامت مین ضرور
اپنا رنگ لائیگا - اور جو جو بہیر ظلم توڑے ہین
مین اُنکا سزادار ہون -

صاحب وَل - امیر علی کیا درحقیقت تم نے
اس عورت کو صرف ایک سکّہ کے حاصل کرنے کی
غرض سے ہلاک کرڈالا -

مین - خداوند اقبال تو کرچکا اور اسکی کیفیت
حضور کے سامنے بیان کرتا ہون - لالو آدہی
رات کے بعد میرے پاس آیا - اور مجھسے دریافت
کیا کہ یہہ بہیلی جو میرے ہمراہ ہے اسکو رخصت کیجیے
مین - بہائی گوپال - (بہائی کا نام تہا) ضرور جاؤ
دیکہو تہوڑے سے فاصلہ پر ہمارے کام کا جنگل
ملیگا - کوئی اچہا موقعہ دیکھہ لینا - اور اتنی گہری
قبر تیار کرنا - جس مین یہہ نعشین آجائین -

گوپال - بہت بہتر - یہہ تو آپکو تحقیق ہے
کہ جنگل ضرور ملیگا - جسطرح سے پچھلی منزل آباد تہی
اسیطرح یہہ غیرآباد ہوگی - مین بہ یک نگاہ ایسی جگہہ
بہیل بناؤنگا کہ کسی بہیلی نے آجتک ایسی نہ بنائی
ہوگی - اور وہان کوئی شخص خلل انداز نہو گا -

مین - واقعی مین نے معتبر شخصون کی زبانی سنا ہے
کہ اس منزل مین آبادی کا نام ونشان نظر نہین آتا

گوپال - تو مین اسیوقت روانہ ہوتا ہون -
میرے خیال مین جسقدر نزدیک کوئی جگہہ پسند
کیجاوے اسیقدر بہتر ہے

مین - اچہا جاؤ - تمکو اجازت ہے - صاحب
جس وقت شب کے تین حصہ گزر چکے اور صرف ایک
ہی حصہ باقی رہگیا - توہم بہی روانہ ہوگئے -
اور اس ویرانہ جنگل مین پہنچے جسکا ذکر مین پہلے
بیان کرچکا ہون - اندہیری رات - ہُو کا مقام -
ہان بادتند کے جہوکے بڑی تیزی سے چل رہے تہے

اور ہمارے گھوڑون کے ٹاپون کی آواز بڑی قوت سے اس چٹیل اور کف دست میدان مین گونج رہی تہی - اسوقت ستارہ سحری بڑی چمک دمک سے روشن تہا اور مین اپنے ہیلی کو بہت غور سے دیکھ رہا تہا - تہوڑے سے فاصلہ پر مجھے ایک سڑک بیٹھا ہوا نظر آیا - مین نے اپنے محاورہ مین پوچھا - کیون بہائی بہیل مانجھی -

گوپال - ہان صاحب مانجھی - سب کام تیار ہے

مین - کس قدر فاصلہ پر -

گوپال - بہت قریب - یہان سے پچاس قدم کے فاصلہ پر ایک خشک نالہ ہے - اور اس کے برابر دوسرا نالہ اُسکا معاون ہے - وہ جگہہ بہت اچہی ہے - اور وہین بہیل بنائی ہے -

مین - تم بڑے ہوشیار ہو - اور تم اپنا کام بہت عمدگی سے انجام دیتے ہو - اب تم میرے قریب رہو - جسوقت مین گہوڑے سے اُترون تم اوسکی عیال پکڑ لینا - مجھے ایک خاص چیز ایسی لینی ہے جسمین مین دوسرے کا اعتبار نہین کرسکتا - یہ کہکر مین نے اپنا گہوڑا روکا - اور تہوڑے عرصہ مین سب لوگ مجھسے مل گئے - مین گہوڑے سے اترا اور اپنے رفیق سے کہا - یہہ سڑک نہایت خراب ہے - جسنے میرے گہوڑے کو بیکار کردیا - اور ایک نال اُسکا دبا تار ہا - اس لئے مین

اب پیدل چلونگا - بہلا یہ تو بتاؤ یہہ کنکریلی اور پتہریلی زمین کسقدر فاصلہ تک اور آئیگی -

خان - یا میرا پیارا رفیق - تین میل کے قریب بس ایسا ہی راستہ ہے تہوڑے سے فاصلہ پر ایک خشک نالہ ملیگا - وہان سے دو ڈہائی میل پر ایک گاؤن ہے - پہر راستہ صاف ہے -

صاحب مجھے اسوقت ایک دلکش آواز سنائی دی وہ یہ تہی - کہ آپ میر صاحب کو میرے ٹٹو پر سوار کرادیجئے - مین بیٹھے بیٹھے تہک گئی ہون اور ایسی کمزور نہین ہون کہ اسقدر تہوڑا راستہ آسانی سے طے نکرسکون - یہہ آواز بالکل میری لڑکی کی آواز سے ملتی تہی - یہ وہ عورت تہی جسکے قتل کا مین نے ارادہ کرلیا تہا - لیکن اسکی شیرین بیانی نے میرے دل پر بخوبی نقش کردیا تہا کہ یہ عورت ضرور حسین ہے - اور مین اسکے دیکہنے کا بہی مشتاق ہوا - مین نے خان سے کہا - یہہ امر بالکل غیر ممکن ہے کہ تمہاری بیوی پیدل چلے اور مین گہوڑے پر سوار رہون - مین مرد دلیر و توانا ہون - ہتیار باندہتا ہون - کیا اسقدر خفیف راستہ طے کرنے سے تہک جاؤنگا -

خان - خیر میر صاحب - آپ کی خوشی - لیکن ہم آپکی مہربانیون کا بدل کسی پہلو سے بہی نہین کرسکتے - یہہ وہ میدان پرخطر ہے جہان اچہے اچہے

بہادر دن کا دل کانپتا ہے۔ اب ہم جلد اس
نالہ پر پہنچتے ہین جسپر بہت سے بنجلے دلیرونکا
خون ہوا ہے۔

صاحب وہ عورت یہ باتین اپنے خاوند کی زبانی
سنکر بید کی طرح کانپنے لگی۔ لہذا مین نے منع کیا۔

مین۔ آہستگی سے۔ تمہین عورتونکے سامنے
اس قسم کی باتین بناتے ہوئے شرم نہین آتی۔ کیا
تم نہین جانتے کہ عورتون کے کیسے نازک خیالات
ہوتے اور وہ ایسی باتین سننے کے قابل نہین
ہین۔ جبکہ تم ہر طرح سے امن مین ہو۔ پہر ایسی
لغو باتین بنانے سے کیا نتیجہ۔ ڈاکوؤن یا ٹہگونکا
قافلہ ہمپر ہرگز دست درازی نہین کرسکتا۔
اور جسطرح سے ہمنے یہہ مخوف راستہ طے کیا ہے
اسیطرح اس نالہ سے بہی گزر جائینگے۔

صاحب یہہ الفاظ میرے منہ سے نکلے ہی تہے کہ
کوئی جانور میرے سامنے سے راستہ کاٹ کر گزرا
اور مین نے خان سے دریافت کیا کہ یہہ کیا تہا۔

خان۔ کچھہ نہین خرگوش تہا۔ ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ کسی گیدڑ نے اسکا تعاقب کیا ہے۔ اور
یہہ محفوظ جگہہ تلاش کرتا پہرتا ہے۔

مین خرگوش کا نام سنتے ہی گہبرا گیا۔ اور بجر خونکا
دورہ بند ہوگیا۔ کیونکہ ٹہگونکے واسطے یہہ نہایت
خوفناک شگون ہے اور سخت آفتین پیش آنیکا
احتمال ہے) کیا واقعی خرگوش تہا۔ تم نے
دیکہا تہا یا قیاس سے بتلاتے ہو۔

خان۔ ان خرگوش ہی تہا۔ آپ اسقدر متحیر
کیون ہین

مین۔ (بے اختیاری کی حالت مین) کیا میرا راستہ
اسنے درحقیقت کاٹا ہے۔

خان۔ اتفاق سے ایسی صورت پیش آئی۔
پہر اسکا خیال ہی کیا ہے۔

مین۔ کچھہ نہین۔ ہمارے ملک مین اس کو
بہت برا خیال کرتے ہین۔ اس وجہ سے میرا خیال
کچھہ منتشر ہوگیا۔ یہہ عورتونکی باتین ہین۔

خان۔ کیسے بہادر اور سپاہی آدمی ہو۔ کہ
ان لغویات پر خیال کرتے ہو۔ اور اسقدر پریشان
ہوتے ہو۔

صاحب مین خاموشی کے ساتہہ آگے بڑہا لیکن
وہ اضطراب میری طبیعت مین برابر دورہ کررہا
تہا۔ آخر مین نے اپنی طبیعت کو مضبوط بنایا۔
اور ان خیالات کو بالکل بہلادیا۔ اور میرے
ارادے مین کوئی فرق نہ آیا۔ کاش اگر کوئی
دوسرا شخص میرے بجائے ہوتا۔ تو فوراً اپنے
قصد کو تبدیل کردیتا۔ کیونکہ ٹہگونکا شگونون
پر عمل ہے۔ اور اسی مین انکی بہتری آتی ہین
اور مختلف روایتین بیان کرتے ہین۔ اور

بھوانی کی نافرمانی سمجھتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ
فلان شخص نہایت تکلیف سے مرا اور فلان کے
جسم مین جانور پڑ گئے۔ مین ان روایتون کو بغو
اور بچون کے ڈرانے کی داستان تصور کرتا تہا۔
اور اس نایاب سکہ کی خواہش نے میرے حالات
کو بدل دیا تہا۔ میری طبیعت کو مضبوط بنا دیا تہا
اور مین بار بار اپنے دل مین کہتا تہا۔ کہ اے امیر علی
ان چند آدمیون کو قتل کرنے مین مطلق خوف
نہین ہے۔ یکایک ان سب باتون پر مجھے ہنسی آئی۔
لالو (جو میرے بہت قریب تہا) میر صاحب ہنسنے
کا کیا باعث اس سفر مین تو کوئی ہنسی دل لگی کی
بات بھی نہین ہوئی۔ کیا اس خوشی سے جس کا
خیال آپ کے دل مین ہے ہم لوگ بھی واقف ہو سکتے ہین
نہین۔ مجھے ایک ایسی بات اسوقت یاد آئی تہی
جس سے دل خوش ہوتا تہا۔ تمہین معلوم ہے
میرا حقہ کہان ہے۔
لالو۔ مجھے خبر نہین۔ مگر مین بہت جلد منگواتا ہون
صاحب لالو نے میرے ہمراہیون سے جو کسیقدر
فاصلہ سے چلے آتے تہے باواز بلند کہا کہ میر صاحب
کا حقہ لاؤ۔ یہہ اشارہ تہا فوراً سب خبردار
ہو گئے۔ اور بہت جلد میرے قریب پہنچ گئے اور
اور اب مین نے جب ہم نالہ پر پہنچے تو مین نے اپنا
رومال کہولا اور دیکہا کہ بارہ کہوتر سب اکٹھا

جمع ہو گئے۔ اسوقت مین نے جہرنی نوی۔ سب
ایکدم سے مار گئے کسی نے چون و چرا نکی۔ صرف
وہ میرا رفیق جو میری قاتل گرفت مین تہا جانکنی
کی حالت مین چند لحہ تڑپتا رہا۔ پہر اسکا کام بہی
تمام ہو گیا۔ پہر مین اس عورت کے پاس پہنچا۔
اور اس نادر شے کی جستجو کرنے لگا۔ جسکے شوق نے
مجھے بالکل اندہا بنا رکہا تہا۔ مین نے اسکی چولی کو
پہاڑ ڈالا۔ اور اسکی چہاتی سے جو اسوقت تک گرم
تہی وہ نایاب سکہ برآمد ہوا۔ یہہ سکہ ایک ریشمی
ڈوری سے نہایت مضبوطی سے بندہا ہوا اسکے گلے مین
پڑا ہوا تہا۔ مین نے پوری قوت سے کام لیا لیکن
اس ڈورے کو ذرا بہی جنبش نہوئی مجبوری مین
مین نے خنجر سے اس ڈورے کو کاٹ کر اس تعویذ یا سکہ
کو اپنے قبضہ مین کیا۔ اور نہایت خوشی سے اپنی
پاکٹ مین رکہہ لیا اسوقت سپیدہ سحری چمک
رہا تہا۔ مرغان سحر کی چہچہانے کی آواز آتی تہی۔
آفتاب کی شعاعون کا عکس کسیقدر نمودار ہو چکا
تہا۔ یکایک میری نظر اس مرحوم عورت کے چہرے
پر پڑی۔ جو نہایت خوبصورت تہی۔ اور اس کی
کہلی ہوئی آنکہین صاف طور پر بتلا رہی تہین۔ کہ
اسوقت بہی کسی کے دیکہنے کا انتظار ہے شاید مجھ
بدنصیب بہائی کے دیکہنے کا اشتیاق ہو۔

. . . . افسوس یہ حسرت
دل مین باقی رہی - اور دیکھا بہی تو اوسوقت
جب شناخت کی تمیز ہی نرہی کاش اگر مین اسکی
صورت ندیکہتا تو مجھے اسقدر فکر کا سامنا ہوتا -
اور اسے بہی بہول جاتا - لیکن وہ بہولی صورت
ہر وقت پیش نظر رہتی ہے - مین قیامت تک
اوسکی یاد فراموش نہین کرسکتا - مین نے اسکی
خوبصورتی کی وجہہ سے یہہ خیال کیا - کہ اگر لوگہائی
اس پاک صورت کو نہ دیکہین تو بہتر ہے - وہ
ناحق بُری طرح پیش آئینگے - اور اس نیک
سیرت عورت کی مٹی خراب کرینگے - اسلئے مین نے
اسکے تمام جسم کو اوسکی چادر سے پوشیدہ کردیا -
اور اس جگہہ بیٹہکر لوگہائیون کا انتظار کرنیلگا
اتنے مین گوپال لوگہائی میرے پاس آیا اور کہا
جمعدار صاحب آپ نے اس نعش کو برہنہ نہین
کیا - یہہ چدر دو روپیہ سے کم قیمت کی نہوگی خیر
مین اب کپڑے اُتار لیتا ہون -

مین - اس خیال خام سے باز آؤ - اوس اس باعصمت
عورت کا پردہ فاش نکرو - اور اسی طرح دفن
کردو - مین دوسری چدر تمہین دیدونگا -

گوپال - جو حکم عالی - کیا زیور بہی اسکے پاس نہین ہے

مین - چہلا تک اسکی انگلی مین نہین ہے - جس
طرحسے دیکہتے ہو اسی طرح تم دفن کردو - دیکہو جلدی
حکمی نکرنا - اچہا ٹہیرو ہم بہی تمہارے ساتھہ
چلتے ہین -

صاحب مین انکے ہمراہ گیا - قبر ایک چہوٹے سے
نالہ کے درمیان بنائی گئی تہی جو کسیقدر گہری
تہی - اور بہت سی بوسیدہ ہڈیان اوسمین سے
برآمد ہوئی تہین اور ہماری اسامیونکی نعشین
اس مین پڑی ہوئی تہین - اس عورت کی
نعش بڑی احتیاط سے دفن کی گئی - مثل
اورون کے اسکا سینہ چاک نہین کیا گیا -
جب سب کام ہو چکا تو مین اپنے مجمع کے ہمراہ
آگے بڑہا - یہہ بہت ہی اچہا ہوا کہ ہم نے بہت
جلد فرصت حاصل کرلی - کیونکہ ایک میل کے
فاصلہ پر ہمکو مسافرونکا قافلہ اسی طرف آتا ہوا
نظر آیا - جو ہماری طرحسے اپنی جماعت کے
بہروسہ پر شب کو ہی سفر کررہے تہے - ہماری
انکی صاحب سلامت ہوئی اور راستہ کا حال
پوچہا - کہ پانی کتنے فاصلہ پر ملتا ہے - وہ اپنے
راستہ پر چلے گئے - اور ہم بہی آگے چلدئیے -
اس بیچ مین ہمین بہت ہی کم فائدہ ہوا - صرف
چالیس روپیہ نقد اور کچھ پارچہ اور زیورات مالیت
تخمینا سو روپیہ کا ہمارے ہاتھہ آیا - لیکن وہ
محفوظ سکہ یا تعویذ جو میرے قبضہ مین تہا اور
اوسکی اطلاع دوسرون کو نہ تہی - مین اس کو

ہزارون روپیہ سے بہتر سمجھتا تھا۔ کئی مرتبہ
مین نے اس تعویذ کو شوق سے نکالا اور دیکھا
اور مجھے یہ ہی خیال ہوا کہ مین نے پیشتر کبھی اسکو
دیکھا ہے۔ لیکن اصل بات مطلق خیال مین نہین
آئی۔ ظاہر مین یہہ سکہ ایک روپیہ سے زیادہ
مالیت نہین رکھتا۔ لیکن اسکے خواص ایسے مین
جو باید و شاید۔ ہزار ہار روپیہ کو بھی ہیچ سمجھنا
چاہئیے۔ اور میری پیاری بیوی عظیمہ تو اسکو دیکھکر
اور اسکی خوبی سنکر بہت خوش ہوگی اور اسکی قدر
کریگی۔ اور جب لڑکی کے گلے مین دیکھے گی۔ اور
وہ آرام سے رہے گی تو اسکا دل باغ باغ ہوگا۔
بلکہ آنکھون مین سکھ کلیجہ ٹھنڈک ہوگی۔

مصنف۔ امیر علی تمکو ابتک بھی کچھہ خیال نہین
ہوا۔ اگر وہ تعویذ پر اثر ہوتا تو تم اس عورت کو جسکے
گلے مین تہا۔ کیونکر قتل کرتے۔

مین (نہایت شرمندہ ہوکر) واقعی آپکا فرمانا
درست ہے۔ لیکن مجھہ مین نہ اسقدر عقل و تمیز
اسوقت تھی اور نہ اب ہے۔ اور مین ہندوستانکے
حالات آپ کے سامنے پیشتر بیان کرچکا ہون۔

مصنف۔ اچھا اپنی داستان بیان کرو۔

مین۔ صاحب اسوقت بہت ہی خوشی کیسات
مین سفر کررہا تھا۔ اور موسم بھی اس قابل تھا۔
کہ ہم بندہ اپنا سفر کرتے لیکن کچھہ میرے خیالات
تبدیل ہوگئے اور یہ ہی مناسب معلوم ہوا کہ
ایک مرتبہ جالون جلد واپس پہنچون مین نے
اپنے ہمراہیون سے اپنا ارادہ ظاہر کیا اور انہون
نے میری رائے سے اتفاق نہین کیا۔ مجبور مین
نے کہا اچھا اپنے رکھشا کرنیوالے دیوتا سے تو اور جسطرف
شگون رہنمائی کرین چلنا واجب ہے۔ لیکن
قسمت سے شگون اچھے برآمد نہین ہولے۔
اسلئے سب کی یہہ رائے ہوئی کہ اب سیدھے
راستہ چلے چلو۔ ادہکو نہ تلاش نکرو۔ اور
تقدیر جسطرف رہبری کرے وہ ہی راستہ
مناسب ہے۔ قسمت سے اگر کوئی مسافر ہمارا
شکار بنجائیگا فبہا۔ ورنہ اپنے گھر پہنچ جائینگے
یہہ رائے سب نے تسلیم کی۔ اور سکر بہت چست
ہوکر روانہ ہوئے اور رفتہ رفتہ ہم قصبہ نادون
مین جو بندیلکھنڈ کے علاقہ مین ہے پہنچے۔ اور
دو روز تک بنج کے انتظار مین قیام کیا۔ اور
بدقسمتی سے کوئی مسافر نظر نہین آیا۔ سو تھے
ہی جستجو مین روانہ ہوئے۔ لیکن وہ ہی خوبی
قسمت سے ناکامیابی کے ساتھہ واپس آئے۔
اور کہا اس مرتبہ ہمارا بنج بہلا خراب ہوا سارا
ہوائی ناموافق ہوگئی۔ سب نے اتفاق کیا کہ علی الصباح
یہان سے روانہ ہوجانا مناسب ہے۔

مین۔ تم ایسے ناامید ہوگئے۔ اور دو چار دیکر

سو تہیا اُن سے خالی گئے۔ بالکل مایوسی سے
خیالات بدل گئے۔ کل کے روز ضرور قیام کرو
مین تمکو امید دلاتا ہون کہ مین خود اس گاؤن
مین جاؤن گا اور کامیابی سے واپس آؤنگا
کیونکہ کل کا دن بڑا مبارک ہے۔ بالغرض کل
بھی کوئی چیز ہاتھ نہ لگا تو مین تمہاری رائے سے
ضرور اتفاق کرونگا۔

صاحب سب نے میری اس بات کو قبول کیا۔
اور دوسرے روز علی الصباح پوشاک نفیس پہنکر
اور ہتیار لگا کر گھوڑے پر سوار ہوکر اور چند
ٹھگونکو ملازمون کے طریقہ سے اپنے ہمراہ لیکر
اس قصبہ مین داخل ہوا۔ مین اس قصبہ مین
گھوڑا کوداتا سواری کے جوہر دکھاتا ہوا قصبہ
سے نکل گیا۔ لیکن کوئی چیز نظر نہ آیا اور مین
متفکر ہوا۔ آخر بڑی تلاش اور کوشش کے بعد
تین معزز مسلمانون کو ایک پیپل کے درخت کے
نیچے ایک چبوترے پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اور
مین نے قریب جاکر دریافت کیا۔ کہ حضرت یہان
کوئی جوہری بھی رہتا ہے مین موتی خریدنا
چاہتا ہون۔

ایک۔ آپ صرف دریافت ہی کرنا چاہتے
ہین یا آپ کو واقعی ضرورت ہے۔

مین۔ خدا ایسے گناہ سے بچاوے۔ مین نے
یہہ تعلیم ہی نہین پائی۔ کہ آپ جیسے بزرگون
اور ضعیفون سے مذاق کرون۔ درحقیقت
مجھے موتیونکی تلاش ہے۔

دوسرا۔ بہت بہتر۔ مین اپنے دوست
نصیرالدین سے (تیسرا شخص ضعیف) آپ کی
سفارش کرونگا۔ وہ آپکے حسب خواہش
موتی دکھادینگے اور اپنے گھر لیجائینگے۔ اگر
آپ کو تکلیف نہو تو تہوڑی دیر قدم رنجہ فرمائیے

مین۔ آپ کی عنایت کا کمال مشکور ہوا۔ آپکے
بزرگانہ خیال ہین۔

صاحب مین اپنے گھوڑے سے اُترکر آپکے پاس
جا بیٹھا۔ معمولی تعظیم و خاطر تواضع کے بعد میرے لئے
حقہ بہروایا اور شربت منگوایا۔ پہر مجھہ سے
میرا نام دریافت کیا۔ مین نے اپنا نام بتلایا۔
میرا نام اور قوم دریافت کرکر کہنے لگے۔ ہم
آپکی صورت و شباہت اور شیرین بیانی اور
مودبانہ گفتگو سے ہی سمجھہ گئے تہے کہ حضرت قوم
شریف سے ہین۔ زہے نصیب جو آپ سے
ملاقات ہوئی۔

مین۔ حضرت آپ کے بزرگانہ خیالات
ہین یہہ آپ کے حسن اخلاق کی خوبی ہے۔
جواب ایسا خیال فرماتے ہین۔ تحصیل علم مین
میری عمر کا کچھہ حصہ بھی نہین گذرا ہان سفر

اور کیمپ کے جھگڑوں میں بہت بڑا حصہ میری عمر کا گذر گیا۔

جوہری۔ (جسکا نام نصیر الدین) آپ سیندھیا کے ملازم ہیں۔

مین۔ نہیں صاحب۔ مین صلابت خان حاکم ایلچ پور کی ماتحتی مین کام کرتا ہون۔

دوسرا شخص۔ صلابت خان ایک بہادر اور دلیر شخص ہے اور نیک نامی مین اعلیٰ درجہ کی شہرت حاصل کی ہے۔ اب آپ کہان کا قصد رکہتے ہین اور آپکا وطن کہان ہے۔

مین۔ چونکہ ہمارے آقا نے کسی وجہ سے اپنی فوج مین تخفیف کی ہے اس لئے مین جالون اپنے وطن کو واپس پہنچ گیا تہا اور اب راجہ جالون کا ملازم ہون۔ مین خیال کرتا ہون کہ جیسا فیاض اور سخی اور قدردان والئ جالون ہے۔ ہندوستان مین شکل سے دوسرا نظر آیگا۔ اور اب مین دولت راؤ کے دربار مین ایک تنازعہ کے تصفیہ کے واسطے گیا تہا۔ جسکو اگر مین فخریہ بیان کرون تو بیجا نہ ہوگا۔

تیسرا شخص۔ سبحان اللہ۔ وہ آپکا ہی حصہ تہا۔

مین۔ حضرت مجھے معاف فرمائیے۔ اسوقت فرصت بہت کم ہے میرے ہمراہ سوار و پیدل بہت ہین اس لئے مجھے کوتوال سے ملنا ضروری ہے

واپسی کے وقت آپ کی خدمت مین حاضر ہونگا اور آپ اپنا مکان کا پتہ مجھے بتادین۔

نصیر الدین۔ نہین میر صاحب۔ آپ میرے ہمراہ غریب خانہ پر تشریف لیچلئے۔ سدونہین ہے بہت قریب ہے۔

صاحب۔ وہ اُٹھ کہڑا ہوا۔ اور رو مشال کندہے پر ڈال کر اور جوتا پہنکر اور مجھکو اپنے ہمراہ لیکر اپنے گہر پہنچا۔ اسکے گہر کی آرایش و زیبایش اور نفاست کو دیکہکر مجھے ایک قسم کی حیرت ہوی کہ اس چہوٹے سے قصبہ مین بہی یہہ مکان جنت نشان موجود ہے۔ صحن مین ایک چہوٹا سا خوبصورت باغیچہ تہا۔ اور اس مین ایک فوارہ نہایت خوبصورتی سے لگا ہوا تہا۔ جسکا نظارہ ناظر کی نظر مین خود بخود تراوٹ پیدا کرتا تہا۔ مالک مکان نے ایک کمرہ مین جو جہاڑ و فانوس اور مختلف تصاویر اور فرش و فروش سے آراستہ تہا۔ ایک مسند کے سہارے لاکر بٹہایا۔ اور میری عطر و پان سے تواضع کی۔ مین اوسکی لیاقت اور خوش قسمتی پر رشک کرتا تہا۔ آخر مین اس سے رخصت ہوکر واپس ہوا۔

ایک ٹہگ۔ کیا میر صاحب یہہ سچ ہے

مین۔ خاموش۔ ذرا تماشا دیکہو۔ میرے خیالات اسوقت بہت وسیع تہے۔ اور مین

سوچتا تھا کہ کس پہلو سے اسکو زیب دون
اور اپنے جال مین پہنساؤن۔ آخر سوچتے سوچتے
میرے خیال کا تیر ہدف پہنچا اور مین اِدہر
اُدہر چکر لگاکر پہر اُسی جوہری یا نصیرالدین کے
مکان پر پہنچا۔ اور مجھکو اپنے اسی ال مین
پہاکر خود رفو چکر ہوا۔

باب چوالیسوان

تہوڑی دیر کے بعد مین کیا دیکھتا ہون کہ وہ
جوہری ایک چہوٹا صندوقچہ مخملی غلاف سے
ڈہکا ہوا بغل مین دبائے ہوئے آتا ہے۔ اور
ایک ہونہار بچہ جسکا بارہ تیرہ سال کا سن
ہوگا اسکے ہمراہ ہے۔ اسکی پیاری صورت
اور خوبصورتی اور خندہ پیشانی اسکی اقبالمندی
ظاہر کر رہی ہے۔ ذہانت اور اخلاق اور ادب
خود بخود عیان ہوتا ہے۔ مجھکو اس نے مودب
سلام کیا مین نے ترقی عمر کی دعائین دین۔

نصیرالدین۔ میر صاحب یہ میرا بڑا لخت جگر ہے

مین۔ آپ خوش قسمت ہین جو خدا تعالے نے
ایسا سعادت مند اور لئیق فرزند اپنی مہربانیون
سے بخشا ہے۔ میرے بہی ایک لڑکا تہا۔ اگر آپ
اسکو دیکھتے تو ضرور آپکی طبیعت پہڑک جاتی۔
لیکن میری بدقسمتی سے اسکی عمر نے وفا نہ کی
اور موت کا جابر پنجہ قبل از وقت اس پر
دراز ہوا۔ خیر ہر چہ مرضی مولے از ہمہ اولے
اب ایک لڑکی ہے۔ مہربانی سے یہ تو بتائیے
آپ کے کتنے فرزند ہین۔

نصیرالدین۔ میرے تین فرزند ہین۔
انہین سے دولت جاوید مجھے حاصل ہے ان
سے میرے دلکو سرور اور آنکہون کو نور ہے۔
انسان اولاد کو دنیا کی تمام چیزون پر ترجیح
دیتا ہے۔ اور واقعی جب کوئی وارث نہ ہو
تو انسان کی زندگی ہیچ ہے۔ آپ ابہی توجوان
ہین۔ مایوس نہو جیئے۔ خدا تعالے دینداروں
کی دعا جلد قبول کرتا ہے۔

مین۔ شیخ صاحب مجھے اسکی پروا نہین ہے
اور نہ کچھ غم ہے۔ میرے جو لڑکی ہے جسکا ذکر
آپ سے کرچکا ہون۔ اسکی نسبت ہوچکی ہے
شادی کا زمانہ قریب ہے اور فی الحال میری
دلی توجہ اور اُمنگین اور امیدین اِسی طرف
ہین۔ اسکے واسطے موتی خریدنا چاہتا ہون۔

نصیرالدین۔ یہ موتی خاص سراندیپ کے
ہین۔ شکل سے کسی رئیس یا نواب کے خزانہ
مین برآمد ہونگے۔ (صندوقچہ کہولکر) ملاحظہ
فرمائیے۔ کیا کبہی پیشتر اس آب وتاب کے موتی
آپکی نظر سے گذرے ہین۔

مین - واقعی اسقدر بڑے اور بیش قیمتی موتی میری نظر سے نہین گذرے اور نہ مین انکے خریدنے کی قوت رکہتا ہون - مہربانی سے وہ موتی دکہلائیے جو تین سو روپیہ سے زیادہ قیمت کے نہ ہون -

صاحب اسنے دوسرا صندوقچہ طلب کیا - اور دوسری) مالا مجھے دکہلائی اور اوسکی قیمت بہت جلد طے ہوگئی - لیکن وہ موتیون کی مالا جو خود بخود ناظر کی نظر مین چکا چوند کرتی تہی - میرے پیش نظر تہی - مین نے کہا کیا اچہا ہوتا اگر یہہ موتی ہمارے ولی نعمت کو دکہلائے جاتے -

نصیر الدین - کیا آپکا یہ خیال درست ہے کہ آپ کے آقا انکو پسند فرمائین گے -

مین - ضرور اس مین کوئی شبہہ نہ سمجھیے - جسوقت مین جالون سے روانہ ہوا ہون اوسوقت سرکار مہاراج کو بہت ضرورت تہی - بہت سے لوگ گئے اور مختلف قسم کے موتی لائے - لیکن پسند خاطر نہوئے - آخر یہہ امر طے پایا کہ سورت سے طلب کرین گے -

نصیر الدین - (کسی قدر تامل کرکر اور سوچکر) کیا اب راجہ ان بیش قیمت موتیون کو خرید لین گے -

مین - مجھے پورا بہروسہ ہے - سال آیندہ مین راجہ کی لڑکی کی شادی ہے -

نصیر الدین - موتیون کی مالا اوٹھا کر - یہ نہایت بیش قیمتی مین - انکی قیمت ہر شخص شکل سے ادا کرسکیگا - مجھے کوئی خریدار نظر نہین آتا - میرے پاس دو سال سے رکہے ہوئے مین - اس وجہ سے مین بہت ہی ارزان قلیل منافع پر فروخت کرنا چاہتا ہون -

مین - میرے مکرم قیمت تو بتلائیے کیا ہے -

نصیر الدین - آپ اور آپ جیسے سپاہیون کے واسطے چہہ ہزار روپیہ مین - اور راجاؤن (یعنے کافرون) نوابون رئیسون سے آٹھ ہزار روپیہ سے کم نہ لونگا -

مین - واقعی غریب اور سپاہی آدمی ہون اور شادی کا خرچ میرے سر پڑا گیا ہے - کیا آپ جالون چلنا پسند کرتے ہین اور وہان موتیون کے فروخت کرنے پر رضامند ہین - صاحب جس شفقت سے مجھسے پیش آتا ہے مین اسکو بیان نہین کرسکتا - اگر مین آپ کو بجائے آٹھ ہزار کے دس ہزار روپیہ دلوا دون - تو مین ان موتیون کی قیمت جو آپ کو ادا کرچکا ہون واپس پانے کا مستحق ہون - ذرا سوچ سمجھ لیجئے - اور صاف بتائیے سے مجھے جواب دیجئے -

نصیر الدین - جالون ایک دور و دراز

تنزل پر ہے - مین وہان موتی فروخت کرکر
اور روپیہ لیکر بخیریت یہان کیونکر پہنچونگا -
ٹھگون - ڈاکوؤن - رہزنون کا خوف دل
دہلائے دیتا ہے -

مین - یہہ خیال خام اور تصور ناتمام ہے -
اطمینان رکہو کہ جب ایک منصف مزاج اور خیرخواہ
خلق کے دربار مین اسکی خواہش سے پہنچتے ہین تو
وہ کیا آپ کی واپسی کا انتظام نہین کریگا - نہین
ضرور معقول بند وبست کردیگا - لہذا ایسے ناقص
خیال اور وہم کو اپنی طبیعت مین جگہہ نہ دو -

نصیرالدین - اچھا تو مین نجومیون اور
جوتشیون سے مشورہ کرلون -

مین - شیخ صاحب آپ کیسے اسلام کے بندے
ہین - جو جوتش ونجوم پر اعتقاد رکہتے ہین -
یہہ لوگ گمراہ کرنیوالے ہین - اپنے طمع نفسانی
کی غرض سے نجوم کے حساب مین غلطیان پیدا
کرتے ہین اور دہوکا دیتے ہین - ان کی باتون پر
تو بند وعمل کرتے ہین - میرے ہمراہ پچاس
سپاہی بہادر اور تجربہ کار ہین - اسوقت تو
آپ آرام سے پہنچ سکتے ہین - واپسی کے وقت
آپکی حفاظت کا مین ذمہ دار ہوتا ہون اور
اقرار کرتا ہون کہ کافی انتظام کرادونگا - علاوہ
اسکے آپ فرما چکے ہین کہ دو سال سے یہ موتی میرے
پاس ہین - آپ غور کیجئے کہ سلسلہ تجارت
مین مال کے رکنے سے کسقدر نقصان عائد ہوتا
ہے - اور روپیہ کے لوٹ پہیر اور مال کے جلد
جلد فروخت مین کسقدر فائدہ متصور ہے - لہذا
نیک کام مین کسی سے استفسار کرنیکی ضرورت
نہین ہے - اپنی صائب عقل اور تجربہ سے کام لیجئے

لڑکا - ابا جان - میر صاحب نے جو کچھ ارشاد
فرمایا ہے - وہ قابل تسلیم ہے - آپ کو یاد ہوگا -
کہ آپ وعدہ فرما چکے ہین کہ آیندہ جب سفر
کرونگا تجھے اپنے ہمراہ لیچلونگا - لہذا وہ شوق
مجھے اسوقت بے چین کررہا ہے - اور ملکونکی
سیر کا جذبہ اپنی طرف کھینچتا ہے -

نصیرالدین - میر صاحب آپکا ارشاد بجا
اور درست ہے دوسرے اسقدر روپیہ کے
ملنے کی امید مجھے خود آمادہ کررہی ہے - یہ موتی
یہان رکھے ہوئے بالکل بیکار ہین - نہ اس
جگہہ فروخت ہونیکی امید اور نہ منافع ہی نظر
آتا ہے - واقعی تاجر ملکون کی سیر اور رئیسون
اور نوابون کی ملاقات سے ہی فائدہ اٹھا سکتا
ہے ـــ ہ

ہوئی ہے زمانہ کو حرکت سے برکت
یہ ہی ایک ہے اصل قانون قسمت

مین نے یہ موتی ایک پنساری سے خرید کئے تھے

[اد]ر چیتو یا دوست محمد خان کے ہمراہ ہیون یہ تہا۔

[م]ین۔ پہر تو آپ نے اور بہی ارزان خریدے کئے ہونگے

[ن]صیر الدین۔ واقعی ضرورت مند کی ضرورت [او]ر خواہشمند کی خواہش بڑی ہوتی ہے۔ وہ [ا]س وقت روپیہ کی آٹھہ آنہ دس آنہ ہی ملنا غنیمت [س]مجہتا ہے۔ لیکن بجنسہ یہ موتی آٹھہ ہزار روپیہ [ک]و بہی ارزان ہین۔ میں سنین ماضیہ مین جو موتی [م]ہاراج سیندہیا کے ہاتھہ دس ہزار روپیہ کو [ف]روخت کر چکا ہون۔ وہ موتی ان موتیون سے [ب]ہت ہی کمتر تہے۔

[م]ین۔ تو بس جناب اس موقعہ کو ہاتہ سے نہ جانے دیجئے۔ جالون پہونچتے ہی یہ موتی فروخت ہوجائینگے اور آپ ایک ماہ مین بخیریت اپنے [گ]ہر واپس آجائینگے موسم سفر کے واسطے بہت اچہا ہے اور ہم لوگ رات کو سفر کرتے ہین اسلئے آپ دہوپ کی تیزی اور باد تند کے مخالف تہپیڑون سے محفوظ رہینگے۔

[ن]صیر الدین۔ مین نے مصمم ارادہ کر لیا ہے لیکن گہر مین اور مشورہ کر لینا ہے۔ آپ جانتے ہین کہ مستورات مین ذرا سی بات پر کسقدر طوفان بے تمیزی اٹہا یا کرتی ہین اور اب وقت بہی تنگ ہوگیا ہے۔ اب دوسری ملاقات پر یہ امر تصفیہ پائے گا۔

مین۔ بہت بہتر۔ چونکہ میری حمیت ہمیشہ یہی رہنمائی کرتی رہی ہے کہ مین اپنے بہائیون کو فائدہ پہنچاؤن۔ اور جہانتک ممکن ہوسکے ہمدردی سے پیش آؤن۔ اسلئے جہانتک میرا فرض تہا مین ادا کر چکا۔ اب آپ جانین اور آپکا کام اب مین رخصت ہوتا ہون۔ کل صبح کیوقت آؤنگا۔ اور موتیونکی قیمت اپنے ہمراہ لاؤنگا۔

یہ کہکر مین وہان سے چلدیا۔ راستہ مین اسی ٹھگ نے پہر دریافت کیا کہ میر صاحب یہ بنج ہے

مین۔ مسکراکر۔ بہائی جال بچہایا ہے۔ اور مرغ زیرک اسکے قریب بہی آگیا ہے۔ اور اس کی نگاہ بہی دانہ سے لڑ رہی ہے۔ لیکن دانہ نہین اٹہایا ہے۔ اطمینان کہو یہ مرغ بیوقوف اور ناتجربہ کار نہین ہے۔ دیکہو کس طرح سے جال مین پہنستا ہون۔

صاحب مین اپنے خیمہ مین پہنچا۔ اور اعلے اعلے ٹہگون کو جمع کر کر کل واقعات ان کے سامنے بیان کئے۔ اور مین نے ہدایت کی کہ تم سب راستہ مین بلحاظ وضع و قطع سپاہیانہ رکہنا۔ اور مجکو اپنا سردار سمجہنا۔ جس سے تمہارے نئے مہمان کو کسی قسم کا شبہہ نہووے بہت سے لوگون نے مجہے میرے کام کی داد دی اور کہا ہمین کامل یقین ہے وہ سوداگر ضرور ساتہ چلیگا

صاحب مجھے ہر وقت اس ہونہار بچہ کا خیال
آتا تھا۔ اسلئے میرا ارادہ ہوا کہ اسکو اِسکے ارادے
سے باز رکھونگا۔ اس بڈھے کے مرنے سے ہی وہ
گھر ویران ہو جائیگا۔ کوئی لڑکا بھی سن بلوغ
کو نہین پہنچا ہے۔ میرے یہ خیالات تھے۔ کہ
لالو میرے پاس آیا۔

لالو۔ میر صاحب آپ دیوانگی کے طریقہ پر چلتے
ہین یہہ امر ہمارے قانون کے خلاف ہے۔
کہ گھر سے دہوکہ دیکر کسی مسافر کو اپنے ہمراہ لینا
اور پھر بنج تصور کرنا۔ یہ سراسر گناہ مین داخل
ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ بھوانی بھی اِس
قربانی کو منظور نہ فرمائیگی۔

امین۔ معلوم ہوا کہ آج تم نے کچھ نشہ پیا ہے
یا مجھسے تمہاری طبیعت بدل گئی ہے۔

لالو۔ کبھی نہین۔ ہرگز نہین۔ یہہ دل اور طبیعت
وہ نہین ہے۔ جو آپ کی رفاقت چھوڑ دے۔
آپ غور کیجئے۔ آپ نے اپنے وطن کا پتہ بتلایا۔
اپنا نام ظاہر کیا۔ سوداگر کے گھر پر بہت سے آدمیون
نے آپ کو دیکھا۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔
کہ وہ آپ کے ہمراہ جاتا ہے۔ جب سوداگر
اپنے گھر واپس نہ آئیگا۔ اسوقت کیا صورت
پیش آئیگی۔ آپکا پتہ لگائین گے جالون جائینگے
سخت وقت کا سامنا ہوگا۔

امین۔ عجب بیوقوف آدمی ہے۔ بچون کی
سی باتین کرتا ہے۔ اطمینان رکھ۔ مین نے خوب
سوچ سمجھ لیا ہے۔ کوئی خوف کا مقام نہین
ہے۔ مسافر کو گھر سے اپنے قبضہ مین لانا۔ یا
قصبہ سے نکالکر اپنے ہمراہ لینا یا سڑک پر دیکھنا
اور پھر بنج بنانا۔ ایک ہی صورت ہے۔ جسوقت
ہم اس سوداگر کو اپنا شکار بنائین گے۔ اسوقت
تم بھی آفرین آفرین مرحبا مرحبا کہوگے۔

لالو۔ جو کچھ میری سمجھ مین آیا۔ عرض کیا۔ مین
ہر حالت مین آپکا شریک ہون۔ لیکن میرے
خیال مین یہہ بنج اچھا نہین معلوم ہوتا۔

امین۔ جسوقت کئی ہزار روپیہ کا مال دکھلائی
دیگا۔ سب خیالات درست ہو جائین گے۔
بیکاری نے مجھے کاہل بنا دیا۔ خون کا دورہ
میری سرگون مین بند ہو گیا۔ اب جبکہ جیتی وچالاکی کا
وقت آیا ہے۔ تو تم بیہودگی سے مانع آتے
ہو۔ مین کبھی کسی کام مین ناکامیاب رہا ہون

لالو۔ آپ ہمیشہ کامیاب رہے اور رہین گے
لیکن مجھے بھی کوئی خدمت بتلائیے۔

امین۔ ہان خاص تمہارے واسطے ایک کام ہے
میرے ہمراہ چلکر اس جوہری کا مکان دیکھ لو
کیونکہ وہ عمدہ خیال کا آدمی نہین ہے۔ بچون
سے ضرور دریافت کریگا۔ اور کبھی بغیر مشورہ کے

گھر سے قدم باہر نہ رکھے گا۔ کیونکہ جب مین نے
اسکے خلاف جواب دیا تھا۔ تو اسکی صورت پر
رنجیدگی ورستی تھی۔ تم اسکے ملازمون سے
ملکر اس برہمن کا پتہ لگاؤ۔ ۱۰۰ روپیہ اپنے ہمراہ
لیتے جاؤ کل یہان قیام ہے۔ پرسون یہانسے
روانہ ہوجانا بہتر ہے۔ اتر سو نکادن ہمارے
سفر کے واسطے ناقص ہے۔ کوشش کرنا اور
اس برہمن کو فریب دینا اور اپنے مفید مطلب
باتین کہلوانا تمہارا کام ہے۔ ہمارے نج کا
دار مدار اسی پر منحصر ہوگا۔

لالو۔ بسر وچشم بجالاؤنگا۔ آپ مجھے گھر دکھلا
دیجئے۔ اور حسب منشا کام مجھسے لیجئے۔ اگر
آپ لباس تبدیل کرکر چلین تو بہتر ہوگا۔

امین۔ واہ بھائی واہ خوب سوجھی۔ آفتاب کے
نکلنے سے پہلے مین تمکو گھر دکھلادونگا۔

صاحب علی الصباح مین نے اپنے کپڑے تبدیل
کئے۔ اور تمام چہرہ کو پوشیدہ کرلیا۔ صرف
آنکھین ہی نظر آتی تہین اور تلوار بغل
مین دبالی۔ اور اسطرح سے گھومتا ہوا قدم
اٹھاتا تہا کہ ناظر کی نظر مین ایک دیہاتی سنوا
یا چرسی یا چانڈو باز جچتا تہا۔ جب مین سوداگر
کے مکان کے قریب پہنچا۔ تو مکان بتلاکر اور
سو روپیہ کی نیولی دیکر مین واپس چلا آیا۔ صبح کے
سات بج چکے ہین آفتاب بہی بلندی پر آگیا
ہے۔ سب لوگ اپنے اپنے کاروبار مین مشغول
ہوچکے ہین۔ مین کپڑے بدلکر اور تین سو روپیہ
موتیون کی قیمت کے ایک رومال مین باندھکر
گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور سوداگر کے مکان
پر پہنچا۔ وہ قالین پر بیٹھا ہوا حقہ پی رہا تہا۔
معمولی صاحب سلامت کے بعد روپیہ مین نے
دیدیئے اور موتی لیلئے اور حرف مطلب زبان پر لایا

امین۔ کہئے حضرت کیا ارادے ہین۔ اور کیا
تصفیہ ہوا۔ مجھے تو کچھ چلنے کے سامان نظر
نہین آتے۔

نصیرالدین۔ نہین بندہ پرور نہین میری
بڑی خواہش ہے کہ مین چلون۔ لیکن جب مستوراتون
مین ذکر آیا۔ اور مین نے اپنا فائدہ بتلایا۔ تو
طے پایا۔ کہ مہورت برآمد کرایا جاوے۔ اور
نیک ساعت مین جانا مناسب ہے۔ آپ ان
عورتون کے مزاج اور ضد وہٹ سے واقف ہین
اسکا بیان کرنا فضول ہے۔ پس مجبور ہوکر مین
نے علی الصباح ایک ملازم کو پنڈت جی کے پاس
دس روپیہ دیکر بہیجا۔ وہ ایک مشہور ومعروف
آدمی ہے۔ اور بخدا قابل اعتبار بہی ہے۔
تہوڑی ہی دیر ہوئی کہ وہ واپس آیا۔ اور
اسنے بیان کیا کہ پنڈت جی کل کا دن ناقص

بتلاتے ہین۔ اس بات کے سنتے ہی عورتون نے خوب ہی غل وشور مچایا پہر صدقے اُتارے نیازین بہجائین۔ شاید آپ یہ سوال کرین کہ یہ کیون۔ رونا دہونا تو اس وجہ سے تہا۔ کہ مین آپ کے ہمراہ اگر کل سفر کرتا۔ تو نقصان اُٹہاتا۔ دوسری صورت اس وجہ سے کہ نقصان سے محفوظ رہا۔

مصنف۔ ہندوستانیون کے عجیب خیالات ہوتے ہین اچہا آیندہ کیا ہوا۔

مین۔ صاحب۔ سوداگر کی ان باتون پر مجہے ہنسی آئی ادہر سوداگر کو سکوت ہوا۔ بڑی دیر مین اسطرح سے گویا ہوا۔

نصیرالدین۔ کل دو ستارے نحش بہی بتلاتے ہین۔ کیا آپ ٹہیر سکتے ہین۔

مین۔ ہرگز نہین۔ مین اپنا بیش قیمتی وقت بیکار کرنا نہین چاہتا۔ میرے ولی نعمت کو میرے نہ پہنچنے کا سخت تعجب ہوگا اور یہ ہی خیال پیش نظر ہوگا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ جو اسقدر وقفہ ہوا۔ اب زیادہ توقف کرنے مین میرے روزگار مین فرق آجائیگا۔ لہذا مجہے معاف فرمایئے مناسب چاہے چلئے یا نہ چلئے مین کل بلا انتظار صبح کیوقت روانہ ہوجاؤنگا۔ میرا کوئی ذاتی فائدہ نہین ہے۔ اور نہ میرا کوئی نقصان۔

صاحب میرے اس لاپرواہی کے جواب نے جوہری کو سخت تردد مین ڈالا۔ اور قطعی مایوس ہوگیا۔ کہ مین اپنا ارادہ کبہی تبدیل نکرونگا۔ پشت دست کاٹتا تہا۔ کف افسوس ملتا تہا۔ کبہی آسمان کی بلندی کو دیکہتا تہا۔ کبہی پستی کی جانب۔ کیونکہ ایک طرف طمع اپنی نازک اندام پیاری صورت بڑے آن بان سے دکہلا رہی تہی۔ دوسری طرف وہم اپنا ہیبتناک اور خوفناک چہرہ دکہلا کر بیم ورجا طبیعت مین پیدا کرتا تہا یہہ دو متضاد خیال اسوقت اسکی طبیعت مین بڑی تیزی سے دورہ کر رہے تہے۔ دوسرے نجوم کی باتون پر اسے بہت بڑا اعتقاد تہا۔ جو کسی پہلو سے اسکی طبیعت سے نہین ہٹتا تہا۔ مجبور ہو کر اسطرح کہنے لگا۔

نصیرالدین۔ میر صاحب ہمارا آپکا دو سو روپیہ کا اقرار ہوچکا۔ ایک روز اور ٹہیر جایئے اور سو روپیہ مجہسے لیجئے۔ تم سپاہی آدمی ہو یہ سو روپیہ تمہاری لڑکی کی شادی مین بہت کام آئین گے۔

صاحب مجہکو اسکی اس بیہودہ گفتگو پر کمال غصہ آیا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ تین سو روپیہ کا اقرار ہوچکا تہا۔ اب مجہے فریب دیتا ہے میرا ارادہ اسوقت قتل کرنیکا ہوگیا تہا۔ لیکن مین نے اپنے آیندہ خیالات سے ضبط کیا اور یہ جواب دیا۔

مین - اگر آپ ہزار روپیہ بہی دین تو بہی مین کل نہین ٹہیر سکتا - لیکن آپ نے یہ بہی تحقیق کر لیا - کہ نجومی جو کچہہ کہتا ہے وہ سچ کہتا ہے - شاید اسنے اپنی طمع نفسانی کی غرض سے آپ کو صورت غلط بتلا یا ہو - یہ لوگ وقت اور موقعہ اور زندان کو دیکہکر صورت بتلاتے ہین -

نصیر الدین - (یا جوہری) میرے شفق اگر اس نے مجہسے اس قسم کا برتاؤ کیا ہے تو مین اسکے ساتہہ بُری طرح پیش آؤنگا - لیکن وہ ستارون کی گردش کو کیونکر بدل سکتا ہے - مین اس شخص سے ایک مدت سے واقف ہون - کبہی جہوٹ نہین بولتا - اگر تمہاری رائے ہو تو اور روپیہ بہیجکر امتحان کرلون -

مین - اس صورت مین ثابت ہو جائیگا کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے - اگر وہ ایماندار ہے تو فوراً تمہارے روپیہ واپس کردیگا - اور اگر بے ایمان ہے - تو روپیہ لیکر کہدیگا کہ ستارے بدل گئے یا حساب مین غلطی ہوئی - تم جانو اور تمہارا کام مجہے ان بیہودہ باتون سے کیا غرض وہ برہمن آپ کو صورت بتلائے یا نہ بتلائے - اور تم اسپر عمل کرو یا نکرو -

جوہری - میر صاحب آپ خفا ہوجئے نجومی کو جانے دیجئے میرے چار بیویان ہین - اُنکا غصہ غضب کا ہے آپکی قہر آلود نگاہین بہ ضعیف کی جان پر ستم ڈہاتی ہین مین آن کو بہی تو ناراض نہین کرسکتا -

مین - بس معلوم ہوگیا - گو تم ارادہ رکہتے ہو - لیکن معذور ہو اور سفر نہین کرسکتے - بیویون کے مرید ہو -

جوہری - آپ کچہہ ہی خیال کیجئے - اصل بات کو آپ جان گئے ہین - واقعی فائدہ کی اُمید میری طبیعت کو آمادہ کررہی ہے مگر وہ عورتین صاحب مین نے جولالو کو جوتشی کے پاس بہیجا تہا - اب تک کوئی جواب نہ آیا - اور مین اسکا منتظر تہا - ورنہ یہ ارادہ کرلیا تہا - کہ ہرچہ بادا باد ایک رمد اور قیام کرونگا - اور دیدہ دانستہ ایسے کثیر منافع کو نچہوڑونگا - یا کسی اور پہلو سے اپنا کام نکالونگا - دس بج چکے تہے - اور مین بیٹہے بیٹہے تہک ہی گیا تہا - لیکن طمع کے باعث اور کامیابی کی امید مین زیادہ عرصہ تک اُن کا بیٹہنا پسند کیا اور مین نے سفر کے فوائد اور نتیجے بیان کرنے شروع کئے - کہ ایک خدمتگار نے آکر جوہری کے کان مین کچہہ کہا جس سے اسکے چہرے پر خوشی کی جہلک پائی جاتی تہی - مجہے کہا کہ میر صاحب معاف کیجئے گا - مین ایک خاص ضرورت سے اجازت چاہتا ہون - اس عرصہ مین

جو تنہائی کی حالت مین آپ کی طبیعت مکدر
ہوگی اسے معاف فرمائیگا۔ وہ اودہر رخصت
ہوا۔ اودہر مجھ پر کبہی بیم وہراس اور کبہی کامیابی
کا خیال غلبہ کرتا تہا۔ مین بالاخانہ کی بلندی پر
چڑہ گیا۔ اور غور کیا کہ اگر آفت نازل ہونے
کے وقت مین یہان سے کودا تو چوٹ آئے گی
یا نہین مگر وہ بہت بلندی کا مقام تہا۔ لہذا
مین نے تلوار کو میان سے کہینچلیا۔ اور ارادہ
کرلیا کہ اگر کوئی دشمن آئیگا تو زینہ مین ہی
اسکا کام تمام کرونگا۔ مین آہستہ آہستہ زینہ
مین گیا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک شخص ہندو جوہری
سے باتین کررہا ہے سر بالکل صاف تہا۔
صرف ایک چُٹیا بڑی لمبی بندہی ہوئی نظر آتی
تہی۔ پیشانی پر قشقہ لگا ہوا تہا۔ دہوتی بندہی
ہوئی تہی۔ مین جو اسطرف متوجہ ہوا تو یہہ
باتین سنائی دین۔

جوہری۔ تو کچہہ روک ٹوک نہین ہے۔

برہمن۔ مین نے آپ سے کہا نا کہ گنت مین
چوک (بہول) ہوگئی تہی۔ اب مین نے یہہ بہی
دریافت کرلیا کہ آپ کل ہی جانا چاہتے ہین۔

جوہری۔ واہ مہاراج واہ۔ آپ اپنے
علم مین بڑے فاضل ہین جو دل کا حال
ظاہر کرتے ہین۔ میرا ارادہ کل ہی جانے کا ہے۔ اور مجھے بہت
بڑے فائدہ کی امید ہے۔

برہمن۔ شیخ جی یہ مہورت ایسا عمدہ ہے۔ کہ سفر
کرنیوالے کو کامل فائدہ ہو۔ اگر کوئی اور شخص
بہی آپ کے ہمراہ جائیگا۔ تو معقول فائدہ
اُٹھائے گا۔

راوی۔ آفرین ہے پنڈت تیری عقل پر اور
مرحبا تیرے علم پر مین بہی تسلیم کرتا ہون۔ کہ لالہ
نے تجہے اچہا مہورت بتلایا۔ اور علم جوتش مین
کامل کردیا۔

جوہری۔ برہمن کے قدمون کو بوسہ دیکر نہایت
عجز سے۔ دہن ہو مہاراج دہن ہو۔ آپ پورے
جوتشی ہین جو آپ نے کل حال ہمارے سفر کا
مہورت کے ساتہہ ہی دیکہہ لیا۔ کیونکہ بہت
مطابق ہوتا چلا جاتا ہے۔ جو شخص مجہکو بحفاظت
لیجانا بیان کرتا ہے اب اسکو بہی فائدہ ہونا
بیان فرما چکے ہین اور مین نے تین سو روپیہ
دینے کا وعدہ کیا ہے۔

برہمن۔ دیکہو کیسی اچہی مدہ ملی ہے۔ اور
سدہ داتا گنیش۔ مناد۔ بالاجی (دکہن مین
بالاجی ہنومان جی کو کہتے ہین) بہلی کرین گے۔
اور مین بہی تمہاری خوش قسمتی کے واسطے
دعا کرون گا۔

جوہری - دیکھو شو ناتہہ جی مہاراج مین آپ کی اس بات کو کبھی فراموش نہ کرونگا۔ اور جسوقت واپس آؤنگا۔ آپکو خوش کرونگا۔

برہمن - شیخ جی اب آپ نہ چوکئے۔ بالا جیکی تمپر مہربانی ہے۔

جوہری - اچہا مہاراج جائیے۔ واپسی پر ایک معقول رقم آپ کی نذر کرونگا۔ میرا رفیق میرا انتظار کر رہا ہوگا۔ برہمن ادہر رخصت ہوا۔ اور میرے پاس آکر کہا۔ لو میر صاحب مبارک۔ سفر کے واسطے کل کا دن اچہا رہا۔ جوتشی خود میرے پاس آیا تہا۔ اس نے بیان کیا کہ پترہ مین لگن غلط لکہا ہوا تہا۔ اس وجہ سے بہول ہوئی صورت اچہا ہے۔ یہہ پنڈت کیسا عقیل اور ایماندار ہے تم اسکو دغاباز اور بے ایمان خیال کرتے تہے کاش اگر اسکی خو ایسی ہی ہوتی تو کبہی میرے پاس نہ آتا اور مجہکو صورت نہ بتاتا۔ افسوس مسلمانون کا اعتقاد اسطرف بالکل نہین ہے ہندو ہی اس سے فائدہ اٹہاتے ہین جوتش ایک اعلی درجہ کا علم ہے جسکو اچہے اچہے مانتے ہین۔

میں - واقعی یہہ جوتشی بڑا نیک نیت ہے۔ لیکن اس صورت کے باعث جوتشی کے کچہہ اور بہی نذر کیا ہوگا۔

جوہری - (آنکہین نیچی کر کر) کچہہ نہین - صرف دو تین آنہ پیسہ۔ مندر کی تیل بتی کیواسطے

میں - یہہ جوتشی بڑا صابر ہے۔ اور جب ہی قابل تعریف ہے۔ اس قوم شریف مین ایسے شخص شکل سے نظر آتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ آپ کی ذات خاص سے اس کو بہت کم فائدہ ہوتا ہوگا۔

جوہری - ہندو مسلمان کا کیا میل۔ یہا مہورت وغیرہ دریافت کرنیکے لئے کبہی کبہی ان کے پاس چلا جاتا ہون۔

صاحب مین نے دل مین کہا - یہہ شخص عجب دروغ گو ہے۔ عاقبت مین اس نالایق شیوہ کا کیا جواب دیگا۔ اور شائد خدا نے ناراض ہوکر اسی وجہ سے اسکو ہمارے قبضہ مین ڈالا ہو - حاجی ہوکر یہہ طریقہ۔ شرم کی بات ہے۔ مجہے اسوقت قرآن شریف کی ایک آیت یاد آئی جسکا ترجمہ مین آپ کے سامنے بیان کرتا ہون اگر تیرے ہمسایہ مین کوئی حاجی رہتا ہے۔ تو تو اسپر بہروسہ مت کر اور اگر وہ دوبارہ حج کرائے۔ تو اس محلہ مین اپنی سکونت مت رکہہ

راوی - خوب آیت قرآن شریف کی بیان کی۔ اور معقول مصنف صاحب کو سمجہایا۔ قرآن شریف مین کوئی ایسی آیت نہین ہے

علین - حاجی صاحب - اب نصف دن گذر گیا - اپنے سفر کی تیاری کیجئے - میری رائے مین مختصر سامان کیجئے - ڈیرے خیمے کی آپ کو ضرورت نہیں ہے - میرے پاس چھولداری موجود ہے - جس مین مین اور آپ بہت اچھی طرح سے آرام کر سکتے ہین - صرف دو خدمتگار ہمراہ لیجئے - جو آپ کی خدمت اور مال کی حفاظت کیواسطے کافی ہونگے - اپنے لخت جگر کو بھی سفر کی تکلیف نہ دیجئے - کیونکہ سفر بصورت سقر ہے - ہم بہت جلد جالون پہنچین گے - اور آپ کا صاحبزادہ سفر کی تکان کی برداشت نہ کر سکے گا -

نصیرالدین - سب کام آپ کی رائے پر کرونگا - مین خدمتگارون مین سے کسیکو اپنے ہمراہ نلونگا - صرف ایک گھوڑا اور سائیس ہوگا - جبقدر نمایشی سامان کم رکھونگا - اسیقدر واپسی کے وقت شبہ سے محفوظ رہون گا -

علین - تو علی الصباح جو ستارہ نکلتا ہے - میرے پاس آجانا - ہم لوگ آپ کو تیار ملینگے - اور زیادہ عرصہ تک انتظار نکرینگے - اور آفتاب کے بلند ہونے سے پہلے پہلے اپنی منزل پر پہنچ جاینگے - صاحب جوہری نے آنیکا وعدہ کیا - اور مین رخصت ہوکر اپنے خیمہ پر آیا مین نے لالو کو اپنے خیمہ مین منتظر بیٹھے ہوے پایا - مجھے دیکھکر خوب ہی کھلکھلا کر ہنس پڑا - اور کہا - کہئے میر صاحب کام بنگیا - ابھی بڑی دل لگی ہوئی - اور آپ کو بھی بڑا لطف آیا ہوگا -

مین - ہمارے جال مین پھنسکر کوئی نکل سکتا ہے - لیکن واقعی تو نے بڑی کوشش کی - اور اسی سے کامیابی ہوئی -

لالو - میر صاحب مین جبقدر اس کام کو مشکل سمجھتا تھا برخلاف اسکے اسقدر آسان نکلا - تاہم یہہ کیفیت قابل بیان اور سننے کے لایق ہے -

مین - اچھا بھائی تم بیان کرو - مین بہت خوشی سے سنونگا - لیکن حقہ بھروالو -

لالو - جو قت مین آپ سے علیحدہ ہوا آپ کو یاد ہوگا - مین ادہر ادہر پھرتا رہا مجھے کوئی شخص نہین ملا مین مایوس ہوکر ایک مقام پر بیٹھ گیا - اور ایسے شخص کی تلاش کرنے لگا جس سے اپنے مفید مطلب راز کا پتہ لگاؤن - تھوڑے ہی عرصہ مین ایک شخص (جو ہندو تھا) میرے قریب سے گذرا اور مین اسکے پیچھے پیچھے قدم بقدم چلا - اور مین نے کہا بھائی جانیوالے اگر تم مجھے مہربانی سے کلال کی دکان بتادو تو مین مشکور ہونگا - مین مسافر ہون - اور مجھے

بہت تکان ہے اور میرا حلق خشک ہوگیا ہے۔ وہ شخص بجائے ناراض ہونے کے کلال کا نام سنکر خوش ہوگیا۔ اور مجھ سے کہا بہت بہتر ہے چلئے۔ قریب ہی ہے۔ مین بتادیتا ہون۔ مین نے کہا تو پہر آپ بہی ضرور شریک ہونگے۔ غرض کہ ہم دُکان پر پہنچے۔ اور ایک کمرہ مین داخل ہوئے اور ایک بوتل شراب مین نے قیمت ادا کرکر خرید کی۔ اور اپنے جدید رفیق کو خوب پلائی۔ پہر دوسری بوتل منگائی۔ اور مین نے سوال کیا کہ آپ کون ہین اور کیا کام کرتے ہین۔

رفیق۔ صاحب مین شیخ نصیر الدین سوداگر کا ملازم ہون اور اسی کی دُکان کا کاروبار کرتا ہون۔ اور مین اسکے ہمراہ سفر مین جانے والا تہا۔ لیکن ایک کمبخت جوتشی نے ہمارے آقا کو وہم مین ڈالدیا اور اس ارادے سے باز رکہا۔

لالو۔ وہ جوتشی کون ہے اور کہان رہتا ہے۔

رفیق۔ اسکا نام شیوناتہہ ہے۔ اور قریب ہی ایک مندر مین رہتا ہے۔ یہہ کہتے کہتے وہ مدہوش ہوکر زمین پر گرگیا۔

لالو۔ میر صاحب اسکا مندر کچہہ دور نہ نکلا۔ اور مین نے بہت جلد اسکا پتہ لگالیا۔ اور اس سے نظر بد سے محفوظ رہنے کا جنتر (تعویذ) مانگا۔ پہر اُس نے میری طرف دیکہا اور تیز نگاہون سے مجہے جانچنے لگا۔ لیکن وہ اسکی تیز تیز نظرین میرے جسم مین خود بخود لرزہ پیدا کرتی تہین۔

مین۔ (امیر علی) وہ ایک لمبا چوڑا قوی الجثہ جوان ہے۔ چار ٹہگ مشکل سے اسپر قبضہ پا سکتے ہین۔

لالو۔ آپ نے کب اور کہان دیکہا۔

صاحب مین نے تمام حالات بیان کئے۔ جسپر بڑی دیر تک قہقہہ اُڑتا رہا۔ اور مین نے لالو سے بقیہ کیفیت بیان کرنیکی فرمایش کی۔

لالو۔ جوتشی نے مجہے از سرتاپا کئی مرتبہ دیکہا اور مجہ سے کہا کہ اچہا مین تمسے تنہائی مین باتین کرونگا۔ یہان بہت سے آدمیون کا ہجوم ہے۔ پس مین اسکے پیچہے پیچہے روانہ ہوا۔ پہر ایک چبوترہ کے قریب پہنچکر مجہسے کہا کہ جوتہ اسی جگہہ اُتاردو۔ یہہ پاک اور زیارت کی جگہہ ہے۔ مین نے اسکے حکم کی تعمیل کی۔ پہر ایک چہوٹے سے مکان مین مجہے لیگیا۔ اور مجہکو بغور دیکہکر ہماری اصطلاح مین سلام کیا۔

مین۔ (پریشانی کے ساتہہ) کیا ہماری اصطلاح مین؟

لالو - جی ہان - مجھے پہر کمال اضطراب ہوا تہا - لیکن یہ عقدہ بہت جلد حل ہو گیا - یہ شخص بندہیاچل کا قدیم باشندہ تہا - آپ کو یہ حال معلوم نہین ہے - ہمارے بزرگون نے اپنے مطلب کی غرض سے ان لوگون کو بنارس سے لاکر بندہیاچل پربت پر آباد کیا تہا - یہ شخص اتفاق سے یہان آگیا اور پہر واپس نہین ہوا - یہ لوگ ہم لوگون سے بخوبی واقف ہین - پہر مین نے اپنا اصلی مقصد اسکے سامنے بیان کیا - لیکن اس نے انکار کیا - تو مینے پانچ اشرفیان جیب سے نکال کر نظر کین - جس سے اسکی آنکہین کہل گئین - یہ شے ایسی ہے انسان تو انسان فولاد کو بہی موم بنا دیتی ہے - پس اب کیا تہا وہ زر خرید غلام بنگیا - اور بہت خوشی سے اس نے ظاہر کیا - کہ مین صورت تبدیل کر دون گا اور کہہ دونگا کہ مجھ سے گنت مین چوک (بہول) ہو گئی - آیندہ جو کچھ ہوا اس سے آپ بخوبی واقف ہین -

مین - واقعی جو کچھ اسنے کہا تہا وہ پورا کر دکہایا -

لالو - ان پانچ اشرفیون پر بہی ہمارا معاملہ طے نہین ہوا - وہ سو روپیہ کا اور بہی طالب ہوا مین نے صاف صاف کہدیا - کہ ہمارا بہت بڑا گروہ ہے اسقدر تو ہمارے حصہ مین بہی نہین آئیگا ہان ایک بہوٹ کا جسقدر حصہ ہو گا وہ تمہین بہی مل جائیگا - اور اسپر وہ راضی بہی ہو گیا - یہ لوگ اپنے وعدہ کے سچے اور قول کے پورے ہوتے ہین - کبہی دہوکہ نہین دیتے - اور بہوانی کو مانتے ہین اور اسی سے ڈرتے ہین - کہ اگر ہم عہد شکنی کرینگے تو وہ ضرور ہمکو سزا دیگی -

مین - تم حصہ دینا کرآئے لیکن یہ تو بتاؤ کہ پہر کس طرح ادا کروگے -

لالو - کچھ مشکل نہین ہے - ہنڈوی کے ذریعہ سے بہیجدین گے -

مین - اچہا جاؤ - اور سب ہوشیار رہو جاؤ اور سب کو عمدہ بنج ہونیکا مژدہ سناؤ - کیا اچہا ہوتا اگر مین اس خوشقسمتی کی ملاقات سے محروم نہ رہتا -

لالو - وہ خود آپ کی ملاقات کا خواہش مند ہے لیکن یہ خیال مانع رہا مبادا نصیر الدین کو خبر ہو جائے - تو بنا بنایا کام بگڑ جائے -

مین - خیر آیندہ دیدہ خواہد شد -

باب پنتالیسواں ۴۵

صاحب مین وہ معمولی باتین شیخ نصیر الدین کے شریک ہونے اور روانہ ہونیکی بیان کرکے وقت کو ضائع نکرونگا - چار روز تک ہم سفر کرتے رہے - سوداگر کے ہمراہ صرف دو آدمی

وہ ہر وقت ہمارے قابو مین تہا - اور ہم ہر آن تی
اسکی زندگی کا خاتمہ کر سکتے تھے - لیکن ہماری خوشی
یہ تہی کہ ہم ایسے مقام پر لیجا کر اسکو قتل کرین -
کہ ہر قسم کے خطرے سے محفوظ رہین - ہم مختلف
راستون سے گذر کر بہت دور نکل گئے - اور
مجھے خیال ہوا کہ کل ہمارا اس جنگل مین گذر ہوگا
جو ہمارا عمدہ اور مبارک بہیل ہے - پانچوین روز
علی الصباح سفر کر رہے تہے - اور مین سب سے
آگے اپنے سمند خوشخرام پر خوش و خرم چلا
جاتا تہا - صبح ہو چکی تہی - اور آفتاب کی چمکیلی
شعاؤن سے شب کی تاریکی شکست کہا چکی تہی
اب جہاڑیان اس جنگل مین بخوبی نظر آتی تہین -
ایک قیمتی لوٹ کا خیال میری طبیعت مین گدگدی
کر رہا تہا - کہ یکایک ایک خرگوش نے میرا راستہ
کاٹا - ہائے غضب یہ بدشگونی کیسی کیا فلک
ناہنجار کو ہمارا نج پسند نہ آیا - یکایک میرا خیال
بتدیل ہوا اور مجھے ہنسی آئی کہ یہہ بہی ایک
حماقت اور بیہودہ خیال ہے - مین کبہی اس کا
خیال نکرونگا - وہ شکار جو میرے پنجہ مین ہے
مین اُسکو کیونکر چہوڑ سکتا ہون - کاش اگر
کوئی اور ٹہگ میری جگہہ افسر ہوتا - تو
کبہی پیشقدمی نکرتا - اور اس نج سے دست
بردار ہو جاتا - اور اسپر ایسا خوف طاری ہوتا

کہ صد ہا شیرون سے اسکا مقابلہ ہے - لیکن
صاحب مین نے مطلق پروا نکی اور دو میل چلنے
کے بعد وہ بہیل نظر آیا اور سوداگر مع اپنے
دو نون نوکرون کے اس جگہہ قتل ہوا - چونکہ
مطلق خوف نہ تہا - اس وجہ سے مین جہرنی
بہی ندی - اور سوداگر کو ٹٹو سے گرا دیا اور
اسکا کام تمام ہوا - لیکن اسکے ایک خدمتگار
نے اپنے آقا کی یہ حالت دیکہکر میرے ہمراہیون
سے ایک آدمی پر تلوار کا وار کیا - زخم کاری
لگا وہ جانکنی کی حالت مین تہا - پس میرے
ہمراہی ایکدم سے ہوشیار ہوگئے - ان دونوکو
قتل کر ڈالا - لیکن اس زخمی شخص کو دیکہکر میرا
دل نہایت بیقرار تہا اور زیادہ تر پریشانی
اسوجہ سے تہی کہ مین کیا کرون - اور کیونکر اسکو
اپنے ہمراہ لیچلون - اور نہ اسقدر توقف کر سکتا
ہون - کہ اسکے علاج کی کوئی تدبیر کرون -
اسیوقت لالو میرے پاس آیا -

مین - کیون بہائی اب کیا تدبیر کرین - اور
اس غریب مجروح کا (جسکا نام اندی لال تہا)
کیا علاج کرین -

لالو - اندی لال اب قریب المرگ ہے اب
اسکو اس تکلیف سے جسکو ہم نہیں دیکہ سکتے نجات
دینا مناسب معلوم ہوتا ہے - ایک ہی وار مین

صفایا ہے۔ گو اور ٹھگ اس فعل کو پسند نکرینگے
لیکن یہ موقعہ اور وقت ہی مشورہ دیتا ہے۔
ہمارا بہت سا گروہ آگے بڑھ گیا ہے۔ اور سب
لوگ اپنے اپنے کام مین مشغول ہین۔ اس لئے
ہم بہت آسانی سے اس کام کو انجام دیسکتے ہین
صاحب مین نے لالو کی رائے سے اتفاق کیا۔
اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر اس غریب کا
خاتمہ کیا۔ گو وہ گویائی کی قوت نہین رکھتا
تہا۔ لیکن اسکی نظرین اسوقت مجہسے امداد
کی خواہان تہین لیکن مین نے مطلق پروا نکی۔
مین نے پیدا کنندہ سے دعا مانگی کہ مین نے
مجبوری حالت مین جبکہ وہ نہایت تکلیف
مین تہا خون کیا ہے خدایا معاف کیجو۔

مصنف۔ امیر علی تم بڑا ظالم اور بیدرد ہے
کہ تم نے اپنے رفیق یا بہائی کا قتل گوارا کیا۔

مین۔ (امیر علی) صاحب یہ ظلم نہین۔ رحم ہے
کہ تکلیف سے بچایا۔ اسکے مرنے مین کیا شبہہ تہا
اور تہوڑی دیر بعد مرجاتا۔

مصنف۔ یہ بہت برا فعل تہا۔ مین اسکو
کبہی رحم نہین کہہ سکتا۔

مین۔ موقعہ اور وقت دیکہنا چاہئے۔

مصنف۔ اچہا اب اپنی داستان شروع کرو۔

صاحب لوگہائیون نے ان تینون آدمیون کو
دفن کردیا۔ اور انندی لال کو دیکہکر کہا کہ
افسوس بڑا گہرا زخم پہنچا۔ ہائے اسکا طائر روح
ہی کالبد خاکی سے پرواز کر گیا۔ جس شخص نے
اسپر تلوار کا وار کیا۔ اگر میر صاحب آپ اسکی
خبر نہ لیتے تو وہ اور بہی دو چار آدمیون کو قتل
کرتا۔ اور اب بےبس اور بیکس مجبوری کیحالت
میں گڑہے مین پڑا ہوا ہے۔ انندی لال کو بہی
دفن کردیتے مین یہان جلانے کا سامان میسر
ہونا ناممکن ہے۔ غرضکہ اسکو بہی دفن کردیا۔
اور مٹی سے دبا کر زمین کو ہموار بنادیا۔ لیکن خود
بخود اس واقعہ سے میرے دل پر صدمہ پہنچا۔
اور مجہے افسوس ہوا کہ ہائے غضب تو نے اپنے
ایک وفادار ہمراہی کو قتل کیا۔ مین اسخیال
مین تہا۔ کہ میرے ہمراہی ایک گانو سے گڑ
خرید کر لائے۔ اور بہوانی کا بہوگ لگا کر آپس
مین تقسیم کر لیا۔ اب ہم نے سوداگر کا صندوقچہ
کہولا۔ اس مین ان موتیون کا علاوہ جنکا ذکر
مین پیشتر کر چکا ہون۔ بہت سے موتی برآمد
ہوئے۔ جنکی قیمت تخمیناً پچیس ہزار تہی ہم نے
آپس مین تقسیم کر لیا۔ ہمارے حصص کی یہ
تفصیل تہی۔ روپیہ مین آٹھ آنہ سردار یا
جمعدار کے۔ چار شیلٹی اور لوگہائیون کے
چار آنہ باقی ہمراہیون کے۔ اب ہمکو آیندہ کسی جگہ

معرکہ کی جستجو کی خواہش نہ رہی تھی - اور ہم
سید سے جالون کی طرف روانہ ہوئے اور
چند روز مین جالون پہنچ گئے - میں نے کل
مال کا اپنے باپ اسمٰعیل کے سامنے انبار کر دیا
جسکے دیکھنے سے اسکی آنکھین کھل گئین - اور
مجھے دل سے دعائین دیتا تھا - مین اپنی لڑکی
اور اپنی بیوی کو خیر و عافیت سے دیکھکر بہت
خوش ہوا - گنیش ابھی تک واپس نہین آیا تھا
معلوم ہوا کہ وہ بنارس کی طرف گیا ہے مجھے
مطلق خیال نہ تھا - اگر تھا تو صرف یہ - کہ منشی
کے بیٹے کو جو اسنے قتل کیا ہے اسکو بدلہ لون
یہ جوش میری طبیعت سے کسی وقت کم نہین
ہوتا تھا - دو برس بڑے ہی عیش و آرام سے
گذر گئے - زمانہ کی رفتار ہمیشہ یکسان حالت
پر نہین رہتی - ہان مین اب اسوقت کو یاد کرتا
ہون - اور کف افسوس ملتا ہون - لیکن شکر
ہے کہ اس مرتبہ میرا خیال خود بخود بدل ہو گیا
اور ٹھگی کے پیشہ سے نفرت ہوتی چلی گئی - اور
مین نے عہد کر لیا کہ آیندہ کبھی اس کا نام بھی
نہ لونگا - اور ہر وقت یہ خیال پیش نظر رہتا
تھا - کہ اس آوارہ گردی اور لوٹ مار کا نتیجہ
ایک دن خراب ہوگا - اور کسی روز میری
خانہ بربادی کا سامان قدرتی ہو جائیگا -

ان ہی وجوہات سے میری طبیعت نے گوارا
نکیا کہ پیاری عظیمہ کو کسی وجہ سے کوئی صدمہ
پہنچے - وہ پارسا عورت جو سچے دل سے تیری
محبت کا دم بھرتی ہے - کاش اسپر تیرے
ٹھگ ہونے کا حال ظاہر ہو جاوے تو اس کی
کمزور طبیعت کو کیسا صدمہ پہنچیگا - اور ممکن
نہین یہ امور اسپر ظاہر نہون - پس اب میرا
دل صاف ہو گیا تھا - اور میری طبیعت پر بخوبی
نقش ہو گیا -

۵

نتیجہ کارِ بد کا کارِ بد ہے

چونکہ میری لڑکی کی نسبت میرے منشا کے
موافق ایک اعلی درجہ خاندان مین ہو گئی
تھی اس لئے قطعی ارادہ کر لیا تھا - کہ شادی
کرنیکے بعد جالون کی سکونت کو خیرباد کہونگا
اور شہر دہلی کو اپنا مسکن بناؤنگا - اور وہان
تجارت سے یا کسی اور طریقے سے اپنے ذی
عزت ہونیکا سامان پیدا کرونگا - میں آپ
سے یہ ذکر کرنا بھول گیا کہ میرے جالون پہنچنے
کے چند روز بعد ایک انگریز والی جالون کے
پاس آیا - اور تنہائی مین اس سے گفتگو
ہوئی - ہم سے جو اس امر کی تحقیق کی تو یہی
معلوم ہوا کہ سرکار انگریز اور راجہ جالون
مین کوئی عہد نامہ ہوا ہے - اور گورنمنٹ نے

راجہ کو اپنے سایہ عاطفت میں لیلیا ہے۔
ہمیں اس بات کا ذرا بھی خیال نہوا۔ اور بیخبری
سے اپنی میٹھی نیند سوتے رہے۔ اور ہمیں یہ
خبر نہوئی کہ یہ سب ہماری بربادی کا سامان
ہے اور ہمارے ہی واسطے یہ کاغذی گھوڑے
دوڑ رہے ہین۔ اور ایک عرصہ سے ہماری
بیخکنی کا سامان جمع ہو رہا ہے۔ وہ انگریزی
افسر ایک عرصہ تک جالون نہ آیا۔ اور ہم بالکل
اس خیال کو بھول گئے۔ اور میری لڑکی کی
شادی کا زمانہ بہت قریب آگیا۔ اور رسمیات
ادا ہونے لگی۔ جس سے ہر طرف خوشی کا سامان
تہا۔ یکایک راجہ کا ہرکارہ یہ حکم نامہ لیکر آیا
کہ سرمہاراج نے کسی خاص کام کے باعث سے مجھے
اور میرے باپ کو بلایا ہے۔ گو شادی کے باعث
سے مین نے عذر کیا۔ لیکن سب بے سود تہا۔
کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اور مجبوری کی حالت مین
درباری لباس پہنکر اس ہرکارہ کے ہمراہ
مہاراجہ کے حضور مین پہنچے۔ وہان امیر و وزیر
و چوبدار و نقیب سب اپنے اپنے مرتبے بیٹھے و
ایستادہ تھے۔ ہم قدیم دستور کے موافق بعد
سلام نذر پیش کرنا چاہتے تھے کہ ہر چار طرف
سے چوبدار ہم پر دوڑے۔ اور ہمارے ہتیار
لے لئے گئے۔ اور ہمکو گرفتار کر لیا۔ مین نے
بہت کوشش کی اور ہاتھ پیر ہلائے کہ ان
چوبدارون کے پنجہ سے نجات پاؤن۔ لیکن
میرا خیال بالکل بیکار تہا۔ کسی شخص نے میری
پگڑی میرے سر سے اُتار لی اور میری مشکین
ایسی مضبوط باندھ لین۔ کہ میری رگون سے
خون نکلنے کا احتمال تہا۔ لہذا مین خاموش ہو گیا
اور اسی سے اطمینان دے لیا کہ جو مقدر مین
لکہا ہے پیش آئیگا۔ تقدیر پر شاکر رہنا مناسب
ہے۔ جبکہ میری قسمت نے یہان پہنچا کر مجھے
گرفتار کرا دیا۔ تو اب جو خدا اور بہوانی کی
مرضی ہوگی وہ ہوگا۔

راجہ۔ (مجھے خاموش دیکھکر) حیف صد حیف
اے امیر علی مین تیری نسبت وہ باتین سُنتا
ہون جو میرے خیال مین نہین آتین۔ تو
ٹھگ ہے۔ اور مسافرون اور سوداگرون
کا قاتل ہے۔ کیا یہ سچ ہے۔ تو تو جالون مین
ایک معزز شخص اور اعلیٰ درجہ کا سوداگر
سمجھا جاتا ہے۔ کیا تو ثابت کر سکتا ہے کہ یہ
الزام جو تیری نسبت لگایا گیا ہے غلط ہے

مین۔ سرمہاراج مین نہین خیال کر سکتا
کہ یہ میرے کس حاسد نے افترا پردازی
کی ہے۔ اور حضور کی طبیعت مین کس کس
پہلو سے منقش کر دیا ہے۔ کیا کوئی شخص جالون

جو الزام مجھپر لگایا جاتا ہے۔ شہادت دیسکتا ہو
مجھے سب لوگ جانتے ہین کہ مین ان سے کس
مہربانی سے پیش آتا ہون۔ اور میری نیک چلنی
میری ایمانداری سعی۔ کوشش سب حضور پہ
روشن ہے۔ کہ کس جانفشانی سے ویران علاقہ
کو آباد کیا ہے۔ کیا کوئی شخص درباریون مین
سے مجھے دغاباز کہہ سکتا ہے۔ ہرگز نہین۔
راجہ جی کوئی شخص بہی میرے خلاف بیان نکریگا
مین نہایت ادب و عاجزی سے گذارش کرتا
ہون۔ کہ جو اتہام ہمپر لگایا جاتا ہے وہ غلط ہے
بے قصور سر دربار ہماری کیون بے عزتی ہوتی
ہے۔ ہمارے گہر مین شادی ہے۔ اس مین
کیون رنج و الم کا سامان پیدا کیا۔

راجہ۔ امیر علی مین تجہپر الزام و تہمت نہین لگاتا
جو کچھ کہ مین نے سنا ہے معلوم نہین کہ وہ کہانتک
صحیح ہے۔ اوسکو پرمیشر جانتا ہے۔ مگر تیرے اور
تیرے بوڑہے باپ کے خلاف بہت سی شہادت
گذری ہین۔ انکو سنو اور اپنی صفائی کا ثبوت
دو پہر ہم قطعی فیصلہ کرینگے۔ (حکمانہ لہجہ مین)
چپراسی ان بد قسمت لوگونکو جو حوالات مین ہین
عدالت مین باری باری سے حاضر لاؤ۔ انکا
بیان لکھا جائیگا۔

صاحب اسوقت سب لوگ ہمکو حیرت کی نظر سے
دیکھتے تھے۔ اور کبہی دروازہ کو تکتے تھے۔
شہر خموشان کا نقشہ تہا مین نے اپنے باپ
کی طرف دیکہا۔ تو اسکے چہرے پر مایوسی
بخوبی اپنا اثر کر چکی تہی وہ زیست سے ناامید
ہو چکا تہا۔ قبل اسکے کہ کوئی الزام اسپر قائم
کیا جائے اسکی صورت خود بخود اسکو خونی اور
مجرم ظاہر کر رہی تہی۔ میرا باپ اگرچہ شکیل
اور قد آور تہا۔ لیکن پریشان اور بے اوسان
و ننگے سر اسوقت نظر آتا تہا۔ تو قدرتی خوفناک
معلوم ہوتا تہا۔ اب ایک شخص دروازہ سے
ہتکڑی و بیڑی پہنے عدالت مین آیا۔ مین نے
جو اسکی صورت دیکہی تو میرا حال میرے باپ سے
بہی ابتر ہوگیا۔ اور مین نے خیال کر لیا کہ دنیا
کے بد قسمت لوگون مین اب میرا اول نمبر ہے
صاحب شاید مین نے اسکا ذکر آپکے سامنے
ابتک نہین کیا ہے۔ یہ شخص ابتدائی زمانہ سے
میرے ہمراہ رہا ہے اور سوتہیا۔ بہیلی لوگہائی
وغیرہ کا کام کرتا تہا۔ اور پہلے میرے باپ کے
پاس بہی رہ چکا ہے۔ اس نمکحرام کا نام مُسع
تہا۔ اس لئے میری سوانح عمری کا حال یہ
سوسع بخوبی جانتا تہا۔ اس نے صاحبکے روبرو
میرا اور میرے باپ کا تمام و کمال حال نہایت
خوبی اور خوش بیانی سے بیان کر دیا۔ نہ کسی

واردات کو بہولا تہا۔ اور نہ کسی مقام کو۔ یہ بہی کہاکہ ان مقامات کو بہی بتا سکتا ہون۔ جہان یہ غریب مسافر دفن کئے گئے۔ لوٹ کی نقدی زیور وغیرہ کا جو حساب بتایا وہ سچ تہا پہر کہا سری مہاراج اسمٰعیل اور امیر علی یہ دونون بندیل کہنڈ کے علاقہ مین ٹہگون کے سرغنہ تہے۔ ہوزا سے اشارہ میں دوسو تین جوان جمع کر سکتے ہین جو سب بے رحم وبے شرم وظالم ٹہگ ہین۔ صاحب یہ بہت صحیح ہے کہ راستی کو کبہی زوال نہین۔ اور دروغ کو کبہی فروغ نہین۔ سورج نے مجہسے مخاطب ہو کر کہاکہ تو میری باتون کا جواب دیسکتا ہے یا اسکی تردید کر سکتا ہے۔ میری طبیعت ایسی مغلوب ہو گئی تہی۔ کہ مین اپنی تمام تسانی کو بہول گیا۔ گویا میرے لبون پر مہر لگادی۔ اور گویائی کی قوت ہی نرہی۔ اب میرے باپ کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

سورج - اس ظالم اسمٰعیل کی ضعیفی اور ظاہری وضع وقطع کو دیکہکر کوئی شخص یہ خیال کر سکتا ہے کہ یہ ایک خونخوار ٹہگ ہے۔ اور قاتلون مین اول نمبر ہے اور اس ضعیفی اور سپید ڈاڑہی پر بہی کمبخت نے اس خبیث پیشہ کو ترک نہین کیا اسکو لازم تہاکہ آپ اپنی عمر کا بقیہ حصہ پرمیشر کی یاد مین بسر کرتا۔ اور اپنے گناہونکی تلافی چاہتا۔ مگر افسوس طمع نفسانی نے اسکو خراب کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ اب مین سب واقعات کو چہوڑکر حال کے واقعہ کا حضور کے سامنے ذکر کرتا ہون جسکو قریب قریب دو ماہ کا عرصہ ہوا ہوگا۔ اور بہت بیش قیمت مال وہان سے لیکر آیا ہے۔ اور جس غریب آدمی کو اس نے قتل کیا ہے۔ وہ حضور ہی کی رعایا مین سے تہا ہائے افسوس وہ شخص جسکی یہان سب عزت کرتے تہے اور سب لوگ اس سے خوش تہے۔ اور اوسکے خاندان مین اسکا اب تک ماتم ہے اس ظالم کے ہاتہہ سے بیوقت مارا گیا۔

راجہ - کیا میری رعایا مین سے (افسوس اپنے دل مین۔ شاید غلط ہو) اچہا سورج صاف صاف بیان کرو۔ کسی سے خوف نکرو۔

سورج - خوف کبہی میرے ہمسایہ مین بہی نہین آیا۔ مین ہمیشہ بیخوف رہا۔ جسکو میرا بیان خود ثابت کر رہا ہے۔ کیا آپ جسونت مل کو جو ایک شریف آدمی تہا جانتے ہین۔

راجہ - ہم بخوبی جانتے ہین وہ زندہ ہے۔

سورج - سری مہاراج اس اسمٰعیل سے اسکا حال پوچہئے۔ اگر یہ نہ بتائیگا۔ تو میرا دوسرا ہمراہی جو یہان موجود ہے۔ میرے بیان کی

تصدیق کر کر مفصل کیفیت آپ کے سامنے بیان کرونگا۔ مین نے اپنی آنکھون کے سامنے جسونت مل کو مرتا ہوا نہین دیکھا ہے۔ اسکی صورت آپکو کبہی نظر نہ آئیگی۔ اسکے عزیز۔ رشتہ دار۔ دوست جو جسونت مل کو زندہ سمجھے ہین اب اسکا ماتم کرین۔ وہ درحقیقت مرچکا ہے۔ اس آسمیل نے (تند اور تیز بدلہ لینے کی نگاہ سے دیکہکر) اپنے ہاتھہ سے اسکو قتل کیا۔ اور یہ ہی شیطان اسکا بہوٹیٹی بنا تھا۔

صاحب اس بیان سے حاضرین عدالت کے جسم پر لرزہ ہوگیا اور سب کی صورت سے رنج و افسوس ظاہر ہوتا تہا۔ راجہ کو بہی بہت بڑا ملال تہا۔ چہرہ غصہ کے باعث تمتمانے لگا

راجہ۔ غضبناک ہوکر۔ سورج تمنے جسونت کو بچشم خود مرتے نہین دیکہا۔

سورج۔ بندہ پرور ہان مین نے نہین دیکہا لیکن بودی کو بلوائیے۔ وہ سب حال مشرح بیان کردیگا۔

صاحب بودی کا نام سنکر میرے ہوش و حواس جاتے رہے۔ اور مجہ کوئی امید نہین رہی۔ میرا خیال تہا کہ سورج اپنے بیان کی کافی شہادت نہ دے سکیگا۔ اور نہ مین نے کبہی اس واردات کا حال اپنے باپ کی زبانی سنا تہا۔ یہ بودی میرے باپ کے نوکہا یون کا سردار تہا۔ اسلئے اب ہمین اپنی زندگی سے پوری مایوسی ہوگئی

راجہ۔ (چپراسی سے) بودی کو حاضر کرو۔

جسوقت بودی آیا تو اپنی آنکہ ہر ایکبار مجرمون کی طرح بندہا ہوا دیکہا۔ اسیوقت اسکے جسم پر لرزہ آیا۔ کیونکہ اسپر بہت بڑا بہروسہ رکہتے تہے میرے باپنے اسکو پرورش کیا تہا۔ گو وہ قوم ہنود سے تہا۔ پہربہی میرا باپ اب تک فرزندانہ محبت کرتا تہا۔ اسکے چہرہ پر ہوائیاں اوڑتی تہین جو اسکی وفاداری ظاہر کررہی تہی۔ مین کمال اضطراب اور بڑے فکر سے اسکی شہادت کا منتظر تہا۔ کہ ایسا وفادار اور معتمد شخص کیونکر اپنے پرورش کرنیوالے کی شکایت کریگا۔

راجہ۔ (بودی سے مخاطب ہوکر) اے مصیبت زدہ بدبخت بدنصیب تیری اس شرط پر جان بخشی ہوسکتی ہے۔ کہ مقدمہ قتل کے متعلق جو کچہ تجہے معلوم ہے۔ یا تونے دیکہا ہے۔ یا اس واردات مین تونے کام کیا ہے۔ سچ سچ بیان کردے اور کوئی بات پوشیدہ نہ رکہے۔ تونے گورنمنٹ سے وعدہ کیا ہے۔ اب اپنا قول پورا کر۔ اگر تونے راست راست بیان نکیا تو فوراً ہاتہی کے پیر کے نیچے مین تجہے کچلوا ڈالونگا۔ فوراً حکم دیا گیا کہ فیل

سست لایا جاوے اور زنجیرین تیار رہین
شاید تھوڑی دیر مین ضرورت ہوگی ۔
راجہ ۔ بودی سچ کہہ تجھے جسونت مل کی
نسبت کیا معلوم ہے ۔ وہ مرگیا یا زندہ ہے ۔
دیکھہ ہم تجھکو پہر ہوشیار کرتے ہین ۔ کہ سچ بولنے
سے تیری رہائی ممکن ہے ۔
اسوقت دربار مین سنسانی کا عالم تہا ۔ اور
سب لوگ اپنے خیالات مین غلطان و پیچان تہے
کہ بودی کی زبان سے کیا نکلتا ہے ۔ خاصکر بیرے
باپ اسمعیل کی پریشانی بہت ہی بڑہی ہوئی تہی
اس نے مایوسی کی حالت مین بودی کی طرف دیکھا
اور اشارون مین اپنا عجز ظاہر کیا ۔ کہ صرف تیرے
بیان پر میری زندگی کا قطعی فیصلہ ہے ۔ اسوقت
بودی کی آنکھون مین پانی بھر آیا ۔ رونگٹا کھڑا
ہوگیا ۔ شرم اور حجاب سے گردن جہکالی ۔
اسمعیل ۔ بلند آواز سے ۔ بودی گھبراؤ نہین
بولو بولو ۔ اور راجہ سے کہو کہ اسمعیل پر جو جرم
لگایا گیا ہے وہ اسکا جرم نہین ہے ۔
راجہ ۔ غصہ سے ۔ پاجی خاموش نہین رہتا ہے
اگر بلا دریافت کوئی لفظ منہ سے نکالا ۔ تو اسکی
اسیوقت سزا ملے گی ۔ (ایک معزز شخص سے مخاطب
ہوکر) میر صاحب آپ گورنمنٹ سے یہان کے
اجلاس کی کیفیت مزید بیان کرینگے ۔ کہ اسمین
سے تحقیقات مقدمہ ہوتی ہے ۔
ناظرین فسانہ کو یہ خیال ضرور ہوگا ۔ کہ یہ میر
صاحب کون ہین ۔ اسلئے مین اسکی ہی تشریح
کئے دیتا ہون ۔ یہ حضرت گورنمنٹ انگریزی
کی جانب سے دربار جالون مین اس مقدمہ کی
تحقیقات کرانے آئے تہے ۔ اور ڈکیتی و ٹھگی
کے محکمہ مین انسپکٹر تہے ۔
راجہ ۔ (ہاتہی کو طلب کرکے) اے بودی انجام
کو سوچ ۔ زمین و آسمان کی طرف دیکھہ ۔ اگر
تونے راستی کو چہوڑ کر جہوٹ سے کام لیا ۔ تو
تو اسیوقت ہلاک کیا جائیگا ۔ تیری صورت اس
مقدمہ سے تیرا واقف ہونا ظاہر کررہی ہے ۔
بودی اسوقت بڑا ہی متحیر تہا ۔ اور سوچتا تہا ۔
کہ مین اس شخص کی جسنے مجھے بچپن کے زمانہ سے
پرورش کیا ہے جان بچاؤن ۔ یا اپنی جان بچاکر
نمکحرام کہلاؤن ۔ پہر سوچ کر کہا ۔
بودی ۔ مجھے اس واردات کا حال معلوم نہین
ہے ۔ اور بہت سے واقعات جانتا ہون ۔
سورج ۔ سرمہاراج ۔ یہ جہوٹ بولتا ہے ۔
یہ اسمعیل کا ہمراہی ہے ۔ اس سے خوف کرتا ہے
راجہ ۔ اے بودی تونے سنا ۔ کہ یہ سورج کیا
کہتا ہے ۔ اگرچہ تو اب زندہ رہنے کا حق نہین
رہا ۔ مگر مین تجھے چند لمحہ کی اور مہلت دیتا ہون

دیکھہ برآمدہ کا سایہ جو میری مسند سے بہت قریب ہے - جب تک یہ سایہ مسند پر نہ آئیگا - تو زندہ ہے - جو کچھہ تجھے بیان کرنا ہے اسکو سوچ لے - اور خوب غور کرلے ورنہ بعد مین تو ہوگا اور بکست ہاتہی -

صاحب سبکی نگاہین اب سایہ کی طرف لگی ہوئی ہین اور بودی اس طرح اس سایہ کو دیکھتا تہا - جیسے کوئی شیر درندہ کو دیکھتا ہے - اور خوف کہاتا ہے - میرے باپ اسمٰعیل کا بہت ہی ابتر حال تہا - اسکی آنکھین مخوف معلوم ہوتی تہین ہون پر خشکی - چہرے پر زردی - خون کا دورہ بالکل بند نظر آتا تہا - اسوقت اسکی طرف دیکھا نہ جاتا تہا - کاش اگر میرا اور میرے باپ کا اسوقت دم نکلجاتا تو وہ مصیبت جسکا بیان آیندہ آئیگا مین اپنی آنکھون سے نہ دیکھتا - اور ان تکلیفون سے کہ جنکے سننے سے انسان کا کلیجہ دہڑکتا ہے - محفوظ رہتا -

سورج - (اپنی خاص زبان مین) ارے احمق ایسے شخصون کے واسطے تو کیون - جہوٹ بولتا ہے اور کیون اپنی پیاری جان کو خطرہ مین ڈالتا ہے جنکے سر پر موت کا نقارہ بج چکا -

صاحب ان الفاظون نے بہت بڑا اثر بودی کی طبیعت پر کیا - اور وہ گہبرا کر بولا -

بودی - سری مہاراج میرے جہوٹ بولنے کا قصور معاف کیا جاوے - جسونت مل مارا گیا اور امین نے ہی اپنے ہاتہہ سے قبر کہودی تہی - اور دفن کیا تہا -

راجہ - ہے ناراین - ہے رام - ہائے یہ کیا ستم ہوا - ہائے غضب جسونت مل سا نیک آدمی مرگیا -

صاحب تہوڑے عرصہ تک راجہ سکتہ کے عالم مین رہا - پہر اپنے ہوش و حواس قایم کر کر بولا ارے کمبخت سب مفصل کیفیت بیان کر -

بودی - حضور جسونت مل ہمکو اجین مین ملا تہا - اور اسمٰعیل بخوبی جانتا تہا کہ اگر جسونت مل نے ہمارے گروہ کو دیکھہ لیا - تو اسکو فوراً شبہ پیدا ہو جائیگا - اس لئے اس نے ہم سبکو گانؤ کے باہر چہوڑ دیا اور آپ خود گانؤ کے اندر جا کر نہین معلوم کس طریقہ سے جسونت مل کو رضامند کر کر اپنے ہمراہ مع اسباب لے آیا - مین جانتا ہون کہ اس نے فریب دیا - ورنہ وہ ہرگز نہ آتا - قبر پہلے ہی تیار ہو چکی تہی ابہی آفتاب غروب ہو چکا تہا - اور شب تاریک کا پورا دخل نہوا تہا - کہ جسونت مل کا کام تمام کیا گیا - یعنے اسمٰعیل کا قاتل رومال اسکی گردن مین پڑگیا - اور یہی حالت اسکے دو ملازمون کی ہوئی - مین نے

ان تینون کو ایک ہی قبر مین دفن کیا ہے۔ دوسرے روز ہم نے اسکا گہوڑا پچیس روپیہ کو فروخت کیا۔ اوراسکے پاس سے ہنڈویان کے سوائے اور کچہہ نہ نکلا جو اسیوقت جلادی گئین

راجہ۔ بس بس اسیقدر ثبوت کافی ہے۔

بودی۔ نہین مہاراج مین اور بہی ثبوت دے سکتا ہون۔ اسمٰعیل کے ہاتہہ مین جو انگوٹہی ہے وہ بہی جسونت مل کی ہے۔ آپ شناخت کر لیجئے۔ صاحب مین اپنے باپ کی انگلی مین اس انگشتری کو دیکہکر بہت گہبرایا۔ کہ ہماری بدقسمتی سے کیا کامل ثبوت ہاتہہ آیا۔ وہ انگوٹہی عدالت مین پیش ہوئی۔ دربار مین اسوقت پورا مجمع تہا۔ ایک معزز ساہوکار نے اسکو شناخت کیا۔ کہ یہ جسونت مل کی انگوٹہی ہے۔ علاوہ برین اسپر جسونت مل کا نام بہی کہدا ہوا تہا۔

راجہ۔ اب زیادہ ثبوت اور تحقیقات کی ضرورت نہین ہے۔ یہ انگشتری اسکا مجرم ہونا ثابت کرتی ہے۔ اب اسکو باہر لیجاؤ اور فیل مست کے پیرون سے باندہ کر تمام شہر مین پہراؤ اور منادی کرادو۔ کہ یہ اسمٰعیل ٹہگ ہے۔ جسکو باشندگان شہر اہنگ پٹیل سمجہتے تہے۔

سید۔ (جو گرنمنٹ کی جانب سے دربار مین موجود تہا) ابہی ٹہرو۔ مجرم سے دریافت کیا جاوے۔ وہ اب کیا کہتا ہے۔

راجہ۔ بدنصیب ظالم۔ کمبخت اب تو کیا کہتا ہے صاحب اسوقت موت کا جابر پنجہ میرے باپ کے سر پر سوار تہا۔ اس لئے میرا خیال تہا۔ کہ اپنی تقصیرات کی تلافی چاہے گا۔ لیکن وہ مطلق نہین گہبرایا۔ بلکہ بیخوف اور بیخطر ہو کر جواب دیا۔

اسمٰعیل۔ اے راجہ مرنے سے نہین ڈرتا۔ اور اب آخر وقت مین ہرگز جہوٹ نہ بولونگا۔ مین درحقیقت ملزم ہون۔ مین نے جسونت مل کو جو مرگیا قتل کیا۔ تیرا طریقہ اچہا نہین ہے تو ایک مدت سے مجہسے واقف تہا۔ اور ہمیشہ لوٹ مین سے حصہ لیتا رہا۔ کیا تو نے ٹہگون کو نوکر نہین رکہا۔ اور تو انکو انعام نہین دیتا رہا۔ مین نے ہزارہا آدمیونکو قتل کیا۔ اور جسونت مل کو بہی مارا۔ اور یہ آخری کام نہایت اطمینان سے کیا۔ اب میری زندگی کا پیمانہ لبریز ہو چکا۔ اور مین ہمیشہ اپنی خواہشون مین کامیاب ہوتا رہا۔ اب مجہے دنیا مین رہنے کی خواہش نہین ہے۔ لیکن اے راجہ تو بہی پچہتائیگا۔ اور جو دغا تو نے میرے ساتہہ کی ہے۔ اسکا خمیازہ اٹہائیگا۔ پیدا کنندہ ان سب باتون سے خوب واقف ہے۔ ہمارا کہنا کرنے والا دیوتا تجہسے ضرور بدلا لیگا۔

اسکے پیارے بندے کا خون بالا بالا نچائیگا
ضرور رنگ لائیگا۔ جہنم مین جائیگا۔ مال
مغروقہ سے حصہ لینے کا مزا اُٹھائیگا۔ اسوقت
میرا کہنا یاد آئیگا۔

راجہ۔ غضبناک ہوکر۔ ارے کوئی حاضر ہے
اس گستاخ بے ادب کو میرے سامنے سے دور
کرو۔ اور اسکے بیٹے کو اسکے سزایاب ہونیکا
تماشہ دکہلاؤ۔

صاحب حکم کی دیر تہی اسوقت ہم دونو نکو چپراسی
کہینچکر باہر لائے۔ اور مین نے اپنے باپ سے
کہا کہ حضرت اس آخر وقت مین کچہہ اس بد
نصیب بیٹے کو وصیت فرماتے مین۔ میرے
باپ کی آنکہون مین آنسو بہرے ہوئے تہے
ضبط کرکر کہا۔ میرے پیارے اور سعادتمند
بیٹے تو میرا جانشین ہے مین اب بہشت مین
جاؤنگا۔ حورین میرا انتظار کر رہی ہونگی
ایسا کوئی امر نہین ہے جس سے تو واقف نہین
البتہ مین نے عمداً ایک بات کو تجہسے پوشیدہ
رکہا تہا۔ یعنے تو میرا اصلی بیٹا نہین ہے۔
مین نے تجہے فرزندون کی طرح پرورش کیا ہے
خدا تیرا حافظ ونگہبان ہے اُسی کے سپرد
کرتا ہون۔ کچہہ اور بہی کہنا چاہتا تہا لیکن
شیطان سپاہی نے تہپڑ رسید کیا اور کہکر
بک بک نکرو۔ اور دہکا دیکر دور کردیا۔
لیکن پہر بہی میرے باپ نے اپنی خاص زبان
مین مجہسے کہا۔ بیٹا اس راجہ کو زندہ نچہوڑنا
میرا عوض ضرور لینا۔ اسکے مکر اور فریب اور
دغا کی گورنمنٹ سے اطلاع کرنا۔ جبوقت
یہ دغاباز کافر ریاست سے معزول ہوگا
میری روح بہت خوش ہوگی۔ اب گفتگو کرنیکا
موقع نرہا۔ جلادون نے اسکی کمر مین زنجیر
باندہکر ہاتہی کے پیرون سے لپیٹ دیا۔ اور
میرے باپ نے کلمہ پڑہا (لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ) پیلبان نے ہاتہی کے سرپر
انکس مارا۔ اور ہاتہی چنگہاڑکر تیزی کے
ساتہہ بڑہا۔ دوہی قدم مین اسکا دم نکلگیا۔

مصنف۔ والئی جالون تہوڑے ہی عرصہ
مین کوڑہی ہوکر مرگیا۔ ٹہگو نکا فرقہ۔ اسمٰعیل
کی بددعا۔ اور بہوانی کا سراپ بتلاتے مین۔

باب چھیالیسواں (۴۶)

صاحب مین اپنی طبیعت کا جوش اور وہ خیالات
جو اسوقت بڑی تیزی سے دورہ کر رہے تہے
آپ کے سامنے بیان نہین کرسکتا۔ مار پیچیدہ
کی طرح بل کہاتا تہا۔ مگر افسوس مین اسوقت
گرفتار تہا۔ ورنہ راجہ کو اجلاس مین ہی قتل

کرتا - مین نے بہتیری اپنی رہائی کی کوشش کی
اور ساتھہ پیر ہلائے - وہ سب بیفائدہ اور
فضول - کیونکہ مین بالکل رسّیون سے بندہا
ہوا تہا - ہان میرے زور کرنے اور جہٹکے دینے سے
میری بندش اور بہی مضبوط ہوگئی - اور
میرے جسم سے خون ٹپکنے کا احتمال تہا - اور
میری رگون مین اور جوڑون مین درد ہونیلگا
مجبور مین بہی خاموش ہو گیا - اور چوبدار مجہے
حوالات مین لیگئے - اور وہان میری مشکین
کہولکر کوٹہڑی مین بند کر دیا - صاحب وہ
دن بڑی ہی مصیبت سے کٹا - خدا وہ وقت
کسی دشمن کو بہی نہ دکہلائے - آنے جانیوالے
یہ سمجہتے تہے کہ ایک درندہ آج قفس مین بند
ہوا ہے - کوئی ہنستا تہا - کوئی آوازہ کستا
تہا - کوئی میرا منہ چڑاتا تہا - لڑکے جنگلو مین
سے میرے لکڑی و پتہر مارتے تہے - گالیان
دیتے تہے - ہائے ایک وہ وقت تہا کہ یہ ہی
لوگ میری عزت کرتے تہے - مجہے معزز جانتے
تہے - ایک یہ وقت کہ اس بدی سے پیش
آتے مین - ہائے میرے پریشان خواب جو
پیشین گوبان کر رہے تہے - پوری ہوئین -
مین نے نہایت عجز اور خوشامد سے ان لوگون
کی خدمت مین عرض کی کہ برائے خدا مجہے
میری پیاری بیوی عظیمہ کی خبر لادو - اور
براہ کرم اسے اطمینان دو - میرے اس التماس
پر قہقہہ لگایا - کسی نے سخت کلمہ سنایا - کوئی گالی
سے پیش آیا - میری بیوی عظیمہ جسکا نام میرے
مکان کی حد کے اندر ہی محدود تہا - اب کوچہ
بکوچہ ہر شخص کی زبان زد ہوا - کوئی اس کی
عصمت پر دہبہ لگاتا تہا - کوئی برا بہلا کہتا تہا
ہائے غضب ہائے افسوس مین یہ ناقابل برداشت
الفاظ سنتا تہا - مین اپنے کانونکو بند کرتا تہا
کہ یہ درشت نالائم باتین نہ سنون - مگر وہ لوگ
زیادہ غل مچاتے تہے - زمین و آسمان کے قلابے
ملاتے تہے - اور جنگلے کے قریب آکر تہوکتے تہے
جب رات ہوئی تو ان بدذاتون کی ہدایتون
سے نجات ہوئی - صاحب یہ وہ وقت تہا -
کہ مین اپنے گہر مین عیش و آرام سے سوتا -
اور میرا محبوب میری بغل مین تہا - ہائے اب
اسکے بدل مین - سانپ بچہو - جنگلی چوہے وغیرہ
جو جیلخانہ کی اندہیری کوٹہڑی مین اپنا گشت
کر رہے تہے میرے پیش نظر تہے - خدا خدا کرکے
وہ شب پوری کی - میری مصیبت کی یہ پہلی
منزل ہے - مین نے بہتیری کوشش کی کہ راضی
برضا رہون - اور رنج و الم کو پاس نہ آنے
دون - ہائے میرا خیال غالب نہ آیا - اور

تلملاہٹ کا تلخ پیالہ پینا ہی پڑا۔ صبح کیوقت
مین نے فریضہ سحری ادا کیا۔ بجائے پانی کے
خاک و مٹی سے وضو کیا۔ بعد مین مین نے پانی
مانگا کیونکہ میرا حلق خشک تہا۔ لیکن صدائے
برنخاست۔ ؎

باغبان بیدردی ہے گل بیوفا گلچین رقیب
کون سنتا ہے چمن مین نالہائے عندلیب

اب امیر علی ٹھگ کا اجلاس جیلخانہ کی کوٹھڑی
مین ہوا۔ درباری لوگ حاضر ہونے لگے۔
آج اتفاق سے عورتین بہی آئی ہین۔ اور سب
امیر علی کی ملاقات کے مشتاق ہین۔ کہ ذرا
توجہ ہو تو ہم وہی اپنا معمولی فرض دیروزہ
ادا کرین۔ لیکن مین آج بالکل خاموش
ایک کونہ مین بیٹھا ہوا تہا۔ جس طرح شیر ببر
کا طریقہ۔ دوسرے روز بتدیل ہو جاتا ہے
اور کچھ قفص اور آدمیون سے مانوس ہو جاتا
ہے۔ مین نے اپنے منہ پر اپنا دوپٹہ ڈال لیا
تہا۔ نہ مجھے انکے ہنستے ہوئے چہرے سے کوئی
غرض تہی۔ اور نہ انکی تلخ باتونکا خیال تہا
ہان مین اپنی چھپی ہوئی نظرون سے ایسے شخص
کی تلاش مین تہا۔ جسکو رحم سے کسیقدر حصہ
ملا ہو۔ گو مین سبکو جانتا تہا۔ لیکن مجھے کوئی
بہی مہربان اور رحمدل انسان نظر نہ آیا مین نے
کئی مرتبہ آواز دی۔ اول تو کسی نے سُنی
نہین اور جو سنی بہی تو اُسکے جواب مین کوئی
گالیان دیتا۔ کوئی خاک و پتھر پہینکتا۔ پیاس
بڑی شدت سے تہی یہ دن بہی بے آب و دانہ
گزرا۔ گرمی کا موسم۔ باد تند کے جہونکے طرہ یہ
کہ آب و دانہ بند۔ ؎

مرغ دل مت رو یہان آنسو بہانا منع ہے
اس قفس کے قیدیونکا آب و دانہ منع ہے

ہائے مین اپنے گہر صراحی کا ٹھنڈا پانی یا شربت
اس موسم مین پیتا تہا۔ اور اب ایک قطرہ
پانی بہی میسر نہین ہوتا غرض تیسرا دن بہی اسی
طرح گزرا۔ مین نے ہر چند لوگونکی منتین کین
خوشامدین کین۔ برائے خدا اپنی جوانی کا صدقہ
تہوڑا پانی پلا دو۔ لیکن وہان تو وہی خاک کا
مینہہ برستا تہا۔ راجہ کی طرف سے بہی کوئی
تحقیقات و تفتیش کسی قسم کی نہین ہوئی۔
مجھے خیال ہوا کہ یہ لوگ اسی طرح سے مجھے ہلاک
کرین گے۔ میرا باپ خوش قسمت تہا۔ جو چند
لمحہ کی تکلیف اُٹھا کر بہشت مین چلا گیا۔ ایک
مین بدنصیب ہون۔ کہ تکلیف پر تکلیف اُٹھاتا
ہون۔ اور دیکہا پانی کو بہی ترستا ہون۔
چوتہا روز بہی اسی طرح تمام ہوا لیکن کسی بندہ
خدا کو رحم نہ آیا۔ آفتاب غروب ہو گیا۔

آسمان پر ستارے نکل آئے۔ اور مجھے خیال ہوا۔ کہ اب مین زندہ نہ بچون گا۔ موت ہی مجھے اس جیل خانہ مین کھینچکر لائی ہے۔ پانچوین روز بھوک وپیاس کی شدت اور ضعف کی کثرت سے گرکر بیہوش ہوگیا۔ مینے اپنی حالت موجودہ پر بیحد رنج والم کیا اس بیہوشی یا حالت غنودگی مین بھی خوفناک خواب دکھلائی دیئے۔ ان مقتولون کی صورت جو میرے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے۔ پیش نظر تھی۔ اب زیادہ حالات بیان کرکرآپ کو اور ناظرین فسانہ کو پریشان نکرونگا۔ وہ شب گزری صبح کے وقت جب میری آنکھہ کھلی یا مجھے ہوش آیا۔ تو اسوقت کی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا۔ مجھے بہت ہی اچھی معلوم ہوئی۔ مین نے اپنا مُنہ کھول دیا۔ اور زبان وحلق کی خشکی کو اس سے سیراب کرنے لگا۔ بھوک مجھے مطلق نہ رہی تھی۔ پیاس کی بہت شدت تھی۔ اسی وجہ سے انتڑیان بھی خشک ہوگئی تھین۔ دوسرے مختلف خیالات اور حوادث زمانہ نے دین ودنیا دونون سے کھو دیا۔ اور خدا تعالےٰ سے ملتجی ہوا۔ کہ اے اللہ تو ہی غیب سے میری امداد کر۔ جو شخص ادہر سے جاتا آتا تھا مین اسے آواز دیتا تھا۔ ہائے افسوس کوئی توجہ کرتا تھا۔ اور نہ کوئی میری بات کا جواب دیتا تھا۔ اتفاق سے مجھے اپنا ملازم نظر آیا۔ اور مین نے اشارہ سے پانی مانگا۔ کہ برائے خدا حضرت پیغمبرؐ کے واسطے مجھے تھوڑا پانی دے ہائے آج چھٹا روز ہے۔ کسی نے میری خبر ہی نہ لی۔

ملازم (غلام حسن) میر صاحب سخت معذوری ہے۔ راجہ نے قطعی حکم دیدیا ہے۔ کہ جو شخص آپ کو کہانا کہلائیگا۔ پانی پلائیگا۔ وہ فوراً قتل ہوجائیگا۔

صاحب مجھے کمال غصہ آیا۔ کہ آج وہ شخص جو ہمیشہ حاضر خدمت رہتا تھا۔ اس طرح سے صاف جواب دیتا ہے۔ کیا مروت کا خاتمہ ہوگیا۔ انصاف دنیا سے جاتا رہا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اسکے ہوش وحواس درست کئے وہ پوشیدہ پانی لایا۔ اور مجھکو دیا مین پروردگار کا شکر بجالایا اور غلام حسن کا بہت ہی ممنون ہوا۔ مین لمحہ لمحہ مین حلق تر کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ شام کو مین پھر آؤنگا اور کہانا بھی لاؤنگا۔ اور عظیمہ کا بھی حال بیان کرونگا۔ یہ دن مجھے کمال اضطراب مین بسر ہوا۔ اور بڑی مشکل سے رات کا وقت ہوا۔ مین اپنے نمک حلال ملازم کا انتظار

کرنے لگا۔ اور مین جانتا تہا کہ وہ ضرور آئیگا۔ اور کبھی مجھے دہوکا نہ دیگا۔ میری حالت کا وہ ہی شخص اندازہ کرسکتا ہے۔ جو دام مصیبت مین پہنسا ہو۔ شب کے نو بجے جبکہ تاریکی کا پورا عمل تہا۔ غلام حسن ایک کمبل اوڑہے ہوئے آیا۔ اور چھپ چہپا کر میری کوٹہڑی کے دروازہ پر بیٹھہ گیا۔ ایک بدنی مین پانی لایا۔ اور دو موٹی موٹی روٹیان جو خشک تہین وہ مجھے دین کر کہاؤ۔ مین بعد مین حال بیان کرونگا۔ یہ وہ روٹیان تہین جنسے پانچ روز پیشتر نفرت کرتا تہا۔ اور اپنے کُتے کو بھی نہ دیتا تہا۔ مگر اسوقت وہ ہی مزیدار معلوم ہوئین۔ روٹی کہائی پانی پیا۔ خدا کا شکر ادا کیا۔ اور مین نے پوچھا کہ میری بیوی اور لڑکی کی کیفیت بیان کرو۔

غلام حسن۔ میر صاحب کچہہ نہ پوچھیے مین اسوقت آپ کو صدمہ پہنچانا نہین چاہتا

مین۔ اس سے زیادہ اور کیا صدمہ پہنچیگا کہ عظیمہ اس دنیا سے رحلت کر گئی ہوگی۔

غلام حسن۔ کچہہ دیر خاموش رہکر بیشک وہ مرگئی۔

مین۔ اور میری پیاری بچی۔

غلام حسن۔ وہ ایک مُلّا کے گہر رہتی ہے جس نے تمہاری بیوی کی حفاظت کی تہی۔ اور اپنے ہان پناہ دی تہی۔

مین۔ عظیمہ کے گہر سے باہر نکلنے کا باعث

غلام حسن۔ راجہ کے ہرکارہ آئے۔ اُنہون نے باہر نکال دیا۔ اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ مال اسکی امید سے زیادہ نکلا۔ آپ کی بیوی اسوقت صرف ایک چادر اوڑہے ہوئے تہی۔ اس نے جسوقت تمہارے باپ کے مارے جانے اور تمہارے قید ہونیکی کیفیت سنی۔ اُسیوقت رحلت کی۔ کیونکہ وہ ایک سکتہ کے عالم مین تہی۔ زبان مین گویائی کی قوت نرہی۔ ہوش و حواس قایم نہ تہے تہوڑے ہی عرصہ مین اسکا طایر روح پرواز کرگیا۔

مین۔ اچہا اب تم جاؤ۔ خدا تمہاری عمر مین برکت دے۔ مجھے اب تنہا رہنے دو ورنہ اسوقت اور زیادہ رنج ہوگا۔

عظیمہ میری پیاری بیوی عظیمہ۔ میری تسکین بخش عظیمہ۔ کیا تو سچ مچ مرگئی۔ ہائے مجھے تنہا چہوڑ گئی۔ اور مین بد نصیب بیحیائی سے جیتا ہون۔ مین اپنے پیشہ کو ہمیشہ تجھسے چھپایا کرتا۔ ہائے آخر وقت مین خود بخود میرا ٹھگ ہونا تجھپر ظاہر ہوگیا

شکر ہے۔ کہ تو ان واقعات کے سنتے ہی جیتی تو
ہرگز برداشت نہین کر سکتی تہی مرگئی۔ ورنہ خدا
معلوم کیا کیا تکلیفین اُٹھاتی۔ اور کس کس عذاب
مین پہنستی۔ کاش اگر تو زندہ بہی رہتی۔ تو
بہی مصیبت اُٹہاتی۔ مین شرم و حجاب کے باعث
کبہی تجہے اپنا مُنہ نہ کہاتا۔

صاحب مجہے اسقدر رنج و ملال نہین ہوا جو
اسوقت ہوتا۔ جبکہ میرے اقبال کا ستارہ چمک
رہا تہا۔ شکر ہے۔ لڑکی زندہ ہے۔ اور وہ ایسی
جگہہ ہے جہان اسکو تکلیف نہین ہو سکتی۔ دوسرے
روز راجہ کے ہان سے کہانا پانی ملنے کا حکم ہوا۔
قیدیون کو جو غذا ملتی ہے اُسکے بیان کی ضرورت
نہین۔ تین مہینے مین نہایت ہی لاغر و کمزور ہوگیا
اور یہ تین مہینے مجہے برسون کی برابر معلوم ہوتے
تہے۔ اسکے بعد ایک روز راجہ کے دربار مین میری
طلبی ہوئی۔ مین سمجہا کہ اب رنج و مصیبت کا
زمانہ گیا۔ اس نے مجہسے خفیف بات کی جو نہایت
تلخ تہی ہماری لوٹ سے حصہ لیتا تہا۔ حفاظت
کا ٹیکس علیحدہ تہا۔ میرے باپ کو قتل اور مجہکو
قید کر کر تمام گہر میرا لوٹ لیا تہا۔ اسمٰعیل کو مین
اپنا باپ سمجہتا تہا۔ اس نے آخر وقت میں کہا کہ
مین تیرا اصلی باپ نہین ہون۔ اب یہ ذکر فضول
ہے۔ میری جائے پیدائش کا اور اپنے ہمراہ
لانیکا اور فرزند بنانیکا حال وہ سب اپنے ہمراہ
قبر مین لیگیا۔ دنیا مین اب کوئی میرا عزیز۔
غمخوار نہین ہے۔ صرف ایک لڑکی ہے۔ سو
وہ بہی غیرون کے گہر ہے۔ تہوڑے عرصہ مین
بالکل بہول جائیگی۔ مین یہ باتین اپنے دل مین
کرتا ہوا۔ راجہ کے دربار مین پہنچا۔ وہان بہت
سے اشخاص موجود تہے۔ جو مجہسے فائدہ اُٹھا
چکے تہے۔ اور ہمیشہ میری خوشامد کرتے تہے۔
لیکن اسوقت میرا کوئی دوست غمگسار نہ تہا
اور نہ کسی نے میری سفارش کی۔ راجہ نے
مجہ سے کہا۔

راجہ۔ اے امیر علی مین تجہکو بڑا معتبر اور ایماندار
جانتا تہا۔ اور خوش قسمت اور ایماندار سوداگر
سمجہتا تہا۔ افسوس یہ سب جہوٹ نکلا۔ اور
تو نے مجہے دہوکہ دیا۔ مجہکو نہین بلکہ ہزارون
آدمیون کو۔ تو ٹہگ۔ راہزن اور مسافرونکا
قاتل ہے۔ لیکن پہر بہی مین مہربانی سے پیش
آتا ہون۔ اگرچہ انصاف اسکا مقتضی تہا
کہ تو بہی اسمٰعیل کی طرح مارا جاتا۔ اسمین تیرا
قصور نہین ہے۔ بلکہ تیرے نالایق باپ کا جرم ہے
تجہے ظالم و بیرحم بنا دیا۔ اور سخت اور ناجائز
فعل سکہلایا۔ ورنہ تو اخلاق اور راستی اور
مروت کا عمدہ زیور ہوتا۔ مگر افسوس مین تجہکو

بری بہی نہین کرسکتا۔ اس لئے تیری پیشانی
پر ایک داغ لگایا جائیگا۔ جو تیرے بُرے طریقون
کی شہادت دیگا۔ اب بہی اپنے دل مین سمجھ۔ اور
سوچ لے۔ اور اس نالایق طریقہ سے باز آ۔
صاحب راجہ کے حکم کی اسوقت تعمیل ہوئی۔ اور
میری پیشانی پر داغ لگایا گیا مین اس دردناک
اور مصیبت کے واقعہ کا کیا ذکر کرون کہ کیا تکلیف
مجھے پہنچی۔ بجز اسکے کہ یہ درد و تکلیف مجھے قیامت
تک یاد رہے گا۔ مین کبہی فراموش نکرون گا۔
یہ وہ نشان ہے جو مٹائے سے مٹ نہین سکتا۔
اور چہپانے سے پوشیدہ نہین ہوسکتا۔ میرے حلیہ
مین بہی یہ نشان درج ہوچکا۔ اور میرا نام بدمعاش
ٹھگون۔ رہزنون کے رجسٹر مین درج ہوگیا۔
جب یہ سب کام ہوچکا تو راجہ نے کہا۔ آے امیر علی
مین امید کرتا ہون کہ تو اپنے نالایق حرکت سے
باز آئیگا۔ اور آیندہ مجھے کبہی اپنی صورت
نہ دکہائیگا۔ بلکہ میرے علاقہ کی جانب رُخ ہی
نکریگا۔ ورنہ تو ہوگا۔ اور فیل مست۔
(اپنے ملازمون سے) اب اسے ریاست سے
باہر نکال دو۔ دربار برخاست ہوا۔ اور راجہ
محل مین داخل ہوا۔ اور مجھکو چپراسی ریاست
کی سرحد پر پہنچاکر چہوڑ گئے۔ اور دو روپیہ مجھے
دیگئے۔ اگرچہ میری پیشانی مین کمال تکلیف تہی

اور مین بے چین تہا۔ لیکن پہر بہی طبیعت کو
سخت کرکے پگڑی کو سر پر باندہا۔ اور اس
بدنامی کے دہبہ کو پگڑی کے پیچون سے چہپایا۔
اور سپاہیانہ وضع بناکر دن بہر آوارہ گردون
کی طرح سفر کرتا رہا۔ شام کے وقت ایک گانو
مین پہنچا۔ بہٹیارے کی دُکان سے کہانا خریدکر
کہایا۔ اور ایک روپیہ اسے دیکر کچھہ ریزگاری
وپیسہ واپس لیلئے۔ رشب بہر اُسی جگہہ سو رہا
صبح کے وقت نسیم سحری کے جہوکون اور جانورون
کے چہچہون نے جو مجھے بیدار کیا۔ تو مین نے اپنے
کو سید امیر علی پایا۔ اور وہان سے روانہ ہوگیا
اب مین آزاد تہا۔ کسی قسم کا غم و فکر نہ تہا۔ نہ
گذشتہ کا ملال اور نہ آیندہ کا خیال۔ جو
وہ ہر صورت سے پیش آئیگا جو تقدیر مین ہوگا۔
جب مین تہوڑی دور آگے بڑہا۔ تو داہنی جانب
گیدڑ بولا۔ اور مین نے اسکو نہایت عمدہ اور
مبارک شگون سمجہا۔ اور اطمینان کے ساتھ قدم
بڑہایا۔ اور کہا کہ اے مہا مایا جگدمبہ رانی اس
غریب مفلس ناتوان کی خبر لے۔ تیرے [illegible] ہادی
نہین جانتا تہا۔ اب مین ہر طرح سے حاضر ہون
جو کچھ کہ خطائین مجھسے نادانستگی یا ناتجربہ کاری
یا اپنی کامیابی کے غرور سے ہوئین انکی معافی
پائین اور آدمی ذلت و خواری کے بعد آدمی

بخشتا ہے۔ اب آیندہ مجھسے بہتر ہماری تیرا
دوسرا نہوگا۔ اور تو دیکھے گی۔ کہ کسطرح سے
تیرے احکام کی تعمیل کرتا ہون۔ اگر میری
معروضہ قبول ہوئی اور میری خطائین معاف
کی گئین۔ تو اب مجھے اے بہوانی تہاو و پہلاو
کا شگون اور دے۔ جس سے مجھے اطمینان کلی
ہو جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور بائین جانب
سے گدہے کے بولنے کی آواز آئی۔

مصنف۔ کیا امیر علی تمہارا یہ خیال درست
ہے۔ کہ تمکو یا تمہارے باپ کو جو سزا ملی وہ شگونون
کے قبول نکرنے کی وجہ سے ہوئی۔

مین (امیر علی) واقعی اسی سبب سے ہوئی اس
مین کوئی شبہ نہین ہے۔ اگرچہ مین پیشتر بیان
بیان کرچکا ہون شگونون سے منکر تہا۔ اور
اس خیال کو [illegible] سمجہتا تہا۔ صاحب وہ میری
محض خام خیالی تہی۔ آپ ہی غور فرمائیے اگر
اب ہی میرا شگونون پر اعتقاد نہوتا تو میرے
برابر کوئی بدنصیب جاہل نہین ہے۔ آپ
صحیح سمجہئے۔ جو شخص شگونون کو راست سمجہیگا
اور شگونون پر عمل کریگا۔ وہ کبہی زحمت نہ اٹھائیگا
اسوقت تک کبہی ایسا نہین ہوا کہ جبنے
شگونون کو تسلیم کیا ہو۔ پہر کسی خطرہ مین پہنسا
ہو۔ آپ کسی اور ٹھگ سے میرے بیان کی

صداقت کر سکتے ہین۔ مین نے آیندہ کبہی کسی
قسم کا شبہہ نہین کیا۔ اور ہمیشہ اسپر عمل کرتا
رہا۔ اگرچہ کئی مرتبہ بہت سے معقول نیج میرے
ہاتہون سے نکل گئے۔

مصنف۔ اچہا اپنی داستان کا سلسلہ شروع
کرو مجہے معلوم ہوتا ہے۔ تم اسقدر سزا پانیکے
بعد شاید اپنی نالایق حرکت سے باز نہین آئے

مین۔ صاحب پیشتر مجہے اپنی کامیابی پر ناز
تہا۔ اور کبہی زحمت نہین اُٹہائی تہی۔ اب
تو سزایاب ہوکر پورا تجربہ کار ٹھگ بن گیا
مین پیشتر بیان کرچکا ہون کہ میرا ارادہ
اس پیشہ کو ترک کرنیکا تہا۔ اور مین سچ عرض
کرتا ہون کہ اگر راجہ مجہے رہا کر دیتا۔ تو مین کبہی
اس طرف اپنا خیال بہی نلاتا اب گذر اوقات
کیواسطے کوئی سلسلہ نرہا۔ یہ کام نکرتا تو کیا کرتا

مصنف۔ بیل امیر علی گذر اوقات کے لئے
صدہا طریقے تہے۔ ہان مشکل یہ تہی کہ تمہین
دوسرے کامون مین دلچسپی نہین تہی۔
اچہا آیندہ تم نے کیا کیا۔

مین۔ صاحب اب آگے بڑہا۔ اور اپنا رفیق
وفادار رومال اپنی کمر سے کہولا۔ جو اسوقت
تک مجہسے جدا نہوا تہا۔ مین نے اسکو اپنے
سینہ سے لگایا جسطرح سے بچہڑے ہوئے بغلگیر

ہوتے ہین مین نے اپنے دل مین کہا۔ اب
مین ہرگز ناکامیاب نہین ہوسکتا۔ عمدہ شگون
پکار پکار کر کہہ رہے ہین کہ اگر رستم و اسفندیار
بہی ہونگے تو بہی تو فتحیاب ہوگا۔ میرے پاس
صرف ایک روپیہ اور کچھ پیسہ تہے۔ میرا لباس
بوسیدہ۔ صورت بگڑی ہوئی۔ اسلئے مجھے
اپنے عمدہ لباس ہونیکا اور پہر ٹہگون سے
ملنے کا فکر ہوا۔ مین بہت دور نکل گیا۔ لیکن
کوئی شکار مجھے نہین ملا۔ اب آفتاب بہی نصف
النہار پر آگیا تہا۔ دہوپ کی تپش نے آگے
چلنے سے مجبور کیا۔ اس لئے ایک سایہ دار درخت
کے نیچے جہان کنوان بہی تہا۔ مین ٹہیر گیا۔ تہوڑے
عرصہ کے بعد مین نے غسل کیا۔ پہر نماز پڑہی۔
اور یہ خیال پیش نظر تہا۔ کہ اب شگون کس
طرف رہبری کرتے ہین۔ اسی خیال مین مجہپر
غنودگی غالب ہوئی اور مین سوگیا۔ دو گہنٹہ
کے بعد مجھے ایک مسافر نے آکر بیدار کیا۔ مین نے
دیکہا۔ کہ ایک میانہ قد گندمی رنگ کا مسلمان
ہے۔ مین اٹہا اور اسکے سلام کا جواب دیا۔
خوش قسمتی سے میری پگڑی سے میری پیشانی
کا داغ پوشیدہ تہا اور اسکو نظر نہ آیا۔ مجہکو
مسافر سمجہکر میرے پاس بیٹھ گیا۔ اور معمولی
باتون کے بعد اس نے اپنی گٹہڑی کہولی۔
اور کچھ روٹیان اور آنب کا آچار نکالا۔
چونکہ میری نظر روٹیون سے برابر لڑی ہوئی
تہی۔ اسلئے اس نے مجھے بہی شریک ہونیکے واسطے
کہا۔ مین تیار بیٹہا ہی تہا۔ فوراً شریک ہوگیا
جب کہانا کہا چکے۔ تو مسافر بولا۔

مسافر۔ میر صاحب آپ فرما چکے ہین کہ آب
پانی بہت دور ملیگا۔ اسلئے اگر آپ براہ شفقت
میری اس گٹہڑی کی حفاظت کرین تو مین غسل
کر ڈالون۔

مین۔ آپ ضرور غسل کر ڈالئے۔ لیکن اسقدر
جلد کہ مجھے وقفہ کی شکایت کا موقعہ نہو۔

صاحب کپڑے اُتار کر اور ڈور لوٹا لیکر کنوئین
پر نہانے گیا۔ مین نے حسب قاعدہ قدیم بہوانی کی
قربانی کیواسطے تجویز کر لیا۔ اور سوچا کہ اسوقت
یہ جبکہ نہا کر واپس آئیگا بے ہتیار ہوگا۔ اور
آسانی سے میرا شکار بنجائیگا۔ پس جسوقت یہ
واپس آیا۔ اور اپنے کپڑے پہننے لگا تو مین نے
اپنا رومال کہولا۔ اور اسکے قریب اس طرح
جا کہڑا ہوا۔ جسطرح کوئی ملازم کپڑے پہنانیکی
غرض سے اپنے آقا کے پاس کہڑا ہو۔ پس
جسوقت اپنے ہاتہ آستینون مین ڈالے مین نے
اُسوقت رومال اُسکی گردن مین ڈالدیا۔ اسنے
میری طرف رُخ کیا۔ اور وہان رومال کی

قاتل گرفت نے اپنا کام بڑی تیزی سے انجام دیا۔ اور مسافر مر گیا۔ مین نے بہت جلد اُس کی کمر سے روپون کی ٹوپی کہول لی۔ اور اسکی نعش فوراً کنوئین مین گرا دی۔ مین نے کپڑے اسکی گٹھڑی سے نکالکر پہنے اور باقی سب اسباب وہین چہوڑ کر اور اسکی ڈہال تلوار لیکر۔ آگے بڑہا اس غرض سے کہ کسی شخص کو واردات ہونے کا گمان نہو۔ بلکہ یہ ہی سمجھے کہ مسافر اپنے کپڑے اُتار کر نہانا چاہتا تہا وہ کنوئین مین گر گیا۔ اب مینے سڑک اعظم کو بہی چہوڑا۔ اور احتیاطاً دوسرا راستہ اختیار کیا شام کیوقت ایک گاؤن مین پہنچا۔ وہان مین نے گوڑ کی رسم ادا کی۔ اور ٹوپی کے روپیہ سنبہالے۔

مصنف۔ ہائے افسوس اے امیر علی تمنے سب سے پہلے اپنے محسن کو ہلاک کیا جس نے تمہین کہانا کہلایا تم نے اُسکے نمک کا بہی پاس نہین کیا واقعی تو بڑا ظالم و اظلم ہے

مین۔ صاحب آپکا ارشاد بجا و درست ہے یہ تو بتائیے مین اسوقت کیا کرتا۔ میری حالت بہت ہی نازک تہی۔ علاوہ برین شگون عمدہ ہو چکے تہے۔ نہ وہ کسی مرض مین مبتلا تہا۔ نہ اسکا کوئی عضو بیکار تہا۔ خاصا ہٹا کٹا تہا۔ اسی لئے وہ میرا معقول بیج تہا۔ اسکی موت ہی آگئی تہی جو قدرتی میری کامیابی کے سامان ہو گئے۔ اگر وہ لب سڑک ملتا تو مین ہرگز کامیاب نہوتا۔ کیونکہ میرے پاس کوئی ہتیار نہ تہا۔ اس ٹوپی مین اُنیس سو روپیہ نقد۔ ایک سونیکی نتہ دو انگوٹہی برآمد ہوئین۔ جنکی مالیت تقریباً چالیس روپیہ ہوگی۔ مین بہت خوش ہوا۔ اور مین نے کہا۔ کہ میرے تین ماہ کے خرچ کو کافی ہے۔ اور اس عرصہ مین میرے ہم پیشہ لوگ ضرور مجہسے ملجائینگے۔ بس مینے اسوقت سے اپنے ہمراہیون یا ٹہگون کی جستجو کرنی شروع کر دی۔ اور شام کیوقت ایک گاؤن کے قریب پہنچکر آب اور املیون کے درختون مین جا سکے ہر چہار طرف تہے ٹہگون کے نشانات دیکہنے شروع کئے۔ کہ ٹہگ غالباً قریب آنیوالے مین یا زیادہ عرصہ ہے۔ وہان بہت سے چوہے بوسیدہ بنے ہوئے نظر آئے جس سے مین نے پہچان لیا۔ کہ ٹہگونکو آئے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا۔ یہہ بہی خاص میرا کام تہا۔ ورنہ دوسرا شخص تمیز نہین کر سکتا ہائے افسوس آج کی جستجو مین کوئی اطمینان بخش نتیجہ حاصل نہین ہوا۔ دوسرے روز پہرتا پہراتا خاک پہانکتا شہر کالپی مین پہنچا۔ جو دریائے جمنا کے کنارے واقعہ ہے۔ مینے

اتفاق سے ایک روز صبح کے وقت پان والے
کی دوکان پر بیٹھا ہوا تھا - چند آدمی وہان آبیٹے
اور کانابہوسی کرنے لگے - مجھے معلوم ہوا - کہ یہ
لوگ چہتر پور جانیوالے ہین ہائے مجھے ابتک
خیال نہین ہوا - چہتر پور مین میرے ہمراہی ضرور
ملینگے - پس میرا ارادہ مصمم ہوگیا - کہ جسطرح سے
ممکن ہوگا - ان لوگون کے ہمراہ چہتر پور جاؤنگا -
یہ لوگ ایک مہاجن کی دوکان مین مقیم تھے -
جنکے سامنے چار گھوڑے اور کچھ بیل بندہے ہوئے
تھے - پس مین نے بغیر صاحب سلامت کے انسے
صاف صاف کہدیا - کہ مجھے دریافت ہوا ہے -
کہ آپ لوگ چہتر پور جانیوالے ہین - اور مین
بھی وہین جانا چاہتا ہون - مہربانی سے میری
اس درخواست کو منظور فرمائیے - کہ مین بھی
آپکی ہمراہی مین سفر کرون - مین تن تنہا ہون
راستہ نہین جانتا - دوسرے راستہ مین
ٹھگون رہزنون ڈاکوؤنکا خوف ہے -

جس آدمی سے مین مخاطب ہوا تھا اوس نے
کہا - چونکہ تم اکیلے ہو اسلئے ہمارے ہمراہ چلنے
مین کوئی ہرج نہین ہے - مگر ہم باندہ ہوکر جائینگے
اس راستہ سے کیقدر مسافت زیادہ تہ کرنی
پڑیگی - اور ہم چند ضروری کامون کی وجہسے
باندہ مین دو تین روز قیام کرینگے - اگر تمہارا
کوئی ہرج نہو تو خوشی سے ہمارے ساتھ سفر
کرو - صورت سے تم سپاہی معلوم ہوتے ہو -
ہم غریب سوداگر ہین - تمہارے شریک ہونے
سے حفاظت قابل اطمینان ہوگی -

امین - بہت بہتر - ہرطرح سے آپکی خدمتمین
حاضر ہون - اور خوشی سے آپ کے ہمراہ
باندہ چلونگا -

اوس آدمی نے جواب دیا - اچھا - ہم علی الصباح
یہانسے کوچ کرینگے - آپ جلدی آجانا - اور
جو آپ بخوشی پسند کرین تو شب کو یہین آرام
فرمانا -

امین - شام کیوقت حاضر ہوجاؤنگا - اور
اسی جگہہ پڑ رہونگا -

صاحب مین نے باندہ ان لوگون کے ہمراہ جانے
مین یہ فائدہ خیال کیا کہ میرے ہمراہی وہان
ضرور ملجاوینگے - مین اپنے اقرار کے بموجب
شام کیوقت انکے پاس پہنچگیا - اور چند روز
مین باندہ پہنچا - میرے رفیقون نے بیان کیا
کہ ہم چار روز یہان قیام کرینگے - یہ وقت
مجھے کافی ملا - کہ مین کامل طور سے اپنے
قدیم رفیقون کی تلاش کرلونگا - جسروز کہ
مین باندہ پہنچا ہون - اوسی روز شام کے
وقت جبکہ مین شہر مین پھر رہا تھا - مجھے حیرت

ہمراہی قدیم گنیش ملا۔ اُس نے مجھے مطلق نہ پہچانا۔ کیونکہ کبھی ایسی بوسیدہ حالت مین مجھے ندیکھا تہا۔ لیکن جب مین نے اپنی خاص زبان مین سلام کیا۔ تو وہ ہشیار ہوا۔ اور بڑے غور و فکر کے بعد پہچانا پھر مین اُس کے ہمراہ اُسکے گہر گیا۔ مین اپنی معیبت کی داستان بیان کرتا رہا۔ اور وہ سُنکر آنسو ٹون کا دریا بہاتا رہا۔ آخر مین نے دریافت کیا۔ کہ میرا رفیق گنیش اب کہان ہے۔ اگر تم اسکے حالات تمہین معلوم ہین تو بیان کرو۔ صاحب اسکے بیان سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ بہی معیبت مین گرفتار ہے۔ سب رفیق چہوٹ گئے۔ صرف دو تین آدمیونکی ہمراہی مین ساگر اور ناگ پور کے درمیان ایک محدود جنگل مین لوٹ مار کرتا ہے۔ اور اُسی کو غنیمت سمجہتا ہے بلکہ دور دراز سفر پر اسکو ترجیح دیتا ہے۔ اب اس بات کی نسبت مشورہ ہوا۔ کہ جبلپور سے چند سوداگرون کے ہمراہ آیا ہون۔ انکے شکار کرنیکی کیا سبیل ہوسکتی ہے۔

حرمت۔ آپ جانتے بلکہ دیکھتے ہین کہ مین تنہا ہون۔ لیکن قرب وجوار سے اب بہی پندرہ ۱۵ ٹہگ جمع کرسکتا ہون۔ آجکل وقت بڑا نازک ہے۔ اور ہم لوگون کی تحقیقات اور تلاش بڑی گرمجوشی سے ہورہی ہے۔ تہوڑے ہی عرصہ مین مجھے جلاوطن ہونا لازمی آئیگا۔ یا یہ پیشہ ترک کرنا پڑیگا۔ ہائے جس نے گوڑ کہا لیا ہے۔ اور ہر ایک ٹہگ اسکی ماہیت سے آگاہ ہے اسلئے یہ سلسلہ چہوڑنا مشکل ہے مین نے اور میرے ہمراہیون نے یہ ارادہ کیا ہے کہ برسات کے بعد اس مقام کو چہوڑ دین گے اور جہان قسمت لیجائیگی چلے جائین گے۔

مین جب اس سے علیحدہ ہوا۔ تو اس نے کہا کہ کل شام کیوقت مین اپنے ہمراہیونکو جمع کرونگا صاحب مین وقت مقررہ پر اسکے پاس گیا۔ تو مین نے سب کو وہان جمع پایا۔ اور بڑی خوشی سے میرا استقبال کیا۔ ان کو مجھ جیسے سردار کی کمال ضرورت تہی۔ چونکہ مین نے بہت بڑا نام حاصل کیا تہا۔ اسلئے اُنہون نے میری مصیبت اور تکلیف کے زمانہ کو قابل خیال تصور نہ کرکر مجھے اپنا افسر بنانا فخر سمجہا۔ مین کسیکو جانتا نہین تہا۔ اسلئے میرے اطمینان کی غرض سے سخت قسمین کہائین۔ اور کہا کہ ہم بخدا مرتے دم تک آپ کے قدمونکو نچھوڑینگے اور ہمیشہ وفادار اور ثابت قدم رہین گے ادہر حرمت نے مجھے اطمینان دیا۔ اب منج بنانا اور کامیاب ہونا کیا مشکل تہا۔ مین نے

کہا۔ کہ تم لوگ دو منزل آگے چلے جاؤ اور
وہان میرا اور سوداگرونکا انتظار کرو سبنے
منظور کر کر کہا۔ کہ وہین قریب ہی ہماری
ایک جھیل ہے ہم اپنا سب کام تیار رکہینگے
جب یہ سب باتین فیصل ہوگئین۔ تو شگونون
کی نسبت گفتگو ہوئی۔ چنانچہ شگون دیکہنے
لگے۔ اور حسب دلخواہ برآمد ہوئے۔ اور دوسرے
روز علی الصباح سب لوگ اسطرف روانہ ہوگئے

باب سینتالیسوان

صاحب جائے مقررہ پر ہمنے ان سوداگرونکو
معہ انکے ہمراہیون کے جو سب ملکر ۹ تہے۔ قتل کیا
بعد اب ہم کل ستّرہ آدمی تہے۔ یہان سے جالون
بہت قریب تہا۔ اسلئے میرا ارادہ ہوا۔ کہ مین اپنے
اس روپیہ کو جو اب تک زیر زمین ہے اور اسکا
حال کوئی نہین جانتا ہے نکالکر اس خوش سیرت
ماں کو دون جس نے میری لڑکی کو پرورش کرنا تمام
نظر سے منظور کیا۔ حرمت بہی میرے ہمراہ چلنے
پر راضی ہوا۔ باقی لوگونکو ہمنے کالپی روانہ
کر دیا۔ اور مین اور حرمت جالونکو روانہ ہوئے
لیکن اصلی صورت سے جانا مجہے خطرناک معلوم ہوا
چونکہ راجہ کی قطعی اجازت نہ تہی۔ بس ہم نے
فقیرانہ طریقہ اختیار کرنا بہتر سمجہا۔ جسم مین بہبوت
اور بالون مین مٹی لگائی۔ لمبی لمبی جٹائین
بڑہائین۔ اور ایک آتشگیر و لوٹہ ہاتہ مین لیکر
جالون مین داخل ہوئے۔ ہائے ایک وہ وقت
تہا کہ مین اسی شہر مین رئیسانہ طریقہ سے
نکلتا تہا۔ اور لوگ میری عزت کرتے تہے۔
اب یہ وقت ہے۔ کہ کوئی نہین پوچہتا۔ بلکہ
مجہے خوف معلوم ہوتا ہے۔ میری تمام امیدین
جو آیندہ عمدہ نتیجہ پیدا کرتین۔ یکے بعد دیگرے
خیرباد ہو چکین۔ میری آرزونکا خون ہوچکا
لیکن اسکی قدرت کے کرشمہ کون جانسکتا ہے
اور کسکو اسمین دخل ہے۔ ؎

عجب ہین قدرت کے کارخانہ خدا کی باتین خدا ہی جانے

سب سے پہلے شہر مین میرا مکان میری آنکہونکے
سامنے آیا۔ جسکو دیکہکر میری طبیعت کو ناقابل
برداشت صدمہ پہنچا۔ بڑی مشکل سے مینے
ضبط کیا۔ اب ہم دونون (مین اور حرمت)
شہر کو دیکہتے بہالتے دوسرے دروازہ سے
فصیل کے باہر ایک کنوئے پر پہنچے۔ وہان سے
میرا روپیہ پوشیدہ کیا ہوا دور نہ تہا۔ اس
جگہہ ہمنے دہونی رمائی۔ شہر کے باشندے
ہمارے درشن کرنے آتے تہے۔ کہانا لاتے
تہے۔ منت مانتے تہے۔ اپنی خواہش ظاہر
کرتے تہے۔ لیکن حرمت انکو جواب دیتا تہا۔

کہ گوروجی نے مون سادہ لیا ہے۔ پس لوگ
اطمینان کے ساتھہ واپس ہوتے تھے۔ جب
آفتاب غروب ہوگیا۔ اور آسمان پر ستارون
کی فوج نے اپنے شہنشاہ ماہتاب کی آمد کا حال
سنکر صف باندھکر سلامی اُتاری۔ تو سوائے
میرے اور حرمت کے تیسرے کی صورت نظر نہ
آتی تھی۔ اب مین درختون کے قریب پہنچا۔
جہان مین نے روپیہ دفن کیا تھا سابق مین
یہ قبرستان تھا۔ لیکن اسوقت یہ زمین مُردون
کے دفن ہونے سے محفوظ تھی۔ شریفہ کے درخت
ہر چہار طرف لگے ہوئے تھے۔ اور جس مقام پر
میرا روپیہ محفوظ تھا لمبی لمبی گھاس کھڑی ہوئی
تھی۔ یکایک میرا کلیجہ اُچھلنے اور دل دھڑکنے
لگا۔ کہ کسی رقیب نے مجھہ بدنصیب پر صفائی
کا ہاتھہ نہ پھیرا ہو۔ اور مین اپنی لڑکی کی امداد
نکر سکون ہائے جسوقت وہ مُلّا اسکی پرورش
کو کسی وجہ سے وبال سمجھیگا تو کیا ستم توڑیگا
کاش وہ گھر سے نکالدے۔ کسی شیطان کے
پھندے مین پھنسجائے۔ یا غیرت سے اپنے کو
ہلاک کر ڈالے۔ سب سے بہتر یہی ہے۔ کہ
وہ میرے ہمراہ چلے۔ جو کچھہ خدا کو منظور ہوگا
وہ ہوگا۔ مین اپنے خیالات کی دیگ پکاتا
ہوا اُس پتھر کے قریب پہنچا۔ جسکے نیچے روپیہ
حفاظت سے رکھا ہوا تھا۔ ہائے ان خام
خیالات نے پھر بھی مجھے اس پتھر کے ہٹانیکی
جُرأت ندی۔ آخر مین نے ہٹایا اور دیکھا کہ
میرا خزانہ پوری حفاظت سے رکھا ہوا ہے۔
مین بہت خوش ہوا۔ اور مین نے اس مٹی کے
گھڑے کو جس مین میرا خزانہ تھا۔ نکال لیا۔
اور قبل اسکے کہ اسکو کھولون اور دیکھون
اسکو لیکر شریفون کے درختون مین چلا گیا۔
مجھے مطلق یہ خیال نہ تھا۔ کہ اسکے اندر کیا کیا
شے ہے۔ لیکن مجھے میری امید سے زیادہ ملا
یعنے اُس مین تیس (۳۰) اشرفیان اور چار سونیکی
ڈلیان اور ایک ڈبہ مین دو (۲) موتیونکے ہار
اور جڑاؤ زیور اور کچھہ جواہرات تھے۔ ایک
ہیرا بہت ہی آب وتاب رکھتا تھا۔ جواہرات کو
مین نے اپنے پاس (کہ داشتہ آید بکار)
رکھنے کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ جواہرات کو جو کئی
ہزار کی قیمت کا تھا اُسی جگہہ رکھدیا اور مجھکو
اس خزانہ کے محفوظ ملنے کی بہت ہی خوشی
ہوئی حرمت سے جاکر مین نے یہ حال بیان
کیا اس نے نہایت خوشی سے مجھے مبارکباد
دی۔ جب شب کے دس بج چکے۔ اور تاریکی
نے اپنا پورا عمل دخل کرلیا تو مین شہر کے
اندر گیا۔ اور مُلّا کے مکان پر پہنچکر ٹھیرونکی

طرح سے سوال کیا۔ خوش قسمتی سے اُس وقت
مُلّا تنہا اپنے مکان مین بیٹھا ہوا تھا۔ اور دروازہ
کھلا ہوا تھا۔ مین نے مکان کے اندر داخل ہو کر
فوراً دروازہ بند کر دیا۔ وہ قرآن شریف پڑھ
رہا تھا۔ اسکو مطلق میرے وہان پہنچنے کی خبر
نہ ہوئی جسوقت مین نے اسکے پیر پکڑے تو وہ
چونکا۔ اور مخوف حالت مین کود کر مکان کے
ایک کونے مین کھڑا ہو گیا۔

مُلّا۔ (مجھکو ہندو فقیر سمجھکر) ہندو کا مسلمان سے
کیا تعلق۔ گسائین جی کچھ آپ دیوانہ ہین۔
جو میرے مکان مین بلا اجازت چلے آئے۔
تمہاری صورت سے مجھے خوف معلوم ہوتا ہے
بلا وجہ آپ میرے وظیفہ خوانی مین مخل ہوئے

مین۔ حضرت معاف کیجئے۔ مین اپنی جان
ہتیلی پر رکھکر آپ کے پاس چند باتین کرنیکی
غرض سے آیا ہون۔ مین آپ کو بخوبی جانتا
ہون۔ گو آپ مجھے اس فقیرانہ لباس مین نہ
پہچانین۔

مُلّا۔ واقعی مین آپ کو نہین جانتا۔ اگر مین
آپکی کوئی خدمت انجام دیسکتا ہون تو ارشاد
فرمائیے مجھے کوئی عذر نہین ہے۔ لیکن تعجب ہے
کہ ہندو ایک مسلمان کے گھر کسی غرض سے
آئے۔ اسلئے مجھے اس لباس و شباہت کے
شک ہوتا ہے۔

مین۔ حضرت مین تنہائی مین کچھ گفتگو کرنا
چاہتا ہون۔ مجھسے مطلق خوف نہ کیجئے۔ مین
بدنیتی سے نہین آیا ہون۔ مین ہندو نہین
ہون۔ بلکہ اسلام کا ایک گنہگار بندہ ہون
دیکھو کلمہ پڑھتا ہون۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مُلّا۔ مجھ ضعیف مُلّا کو جو سچے دل سے خدا کی
عبادت مین مشغول رہتا ہے۔ کوئی شخص نقصان
پہچانیکا خیال نہین کرسکتا۔ چونکہ تم تخلیہ چاہتے
ہو۔ اس لئے مین دروازہ بند کر دیتا ہون۔
صاحب۔ مُلّا دروازہ بند کرکر واپس آیا۔ اور
بیٹھکر بغور مجھے دیکھنے لگا۔ تو مین نے کہا میرے
شفیق مُلّا (ولی محمد) آپنے اب تک مجھے نہین
پہچانا۔

مُلّا۔ آواز سے کچھ شناسائی معلوم ہوتی ہے
لیکن صورت سے اب تک نہین پہچانا کہ
تم کون ہو۔

مین۔ میرا نام ایسا ہے کہ جالون مین لیا جا
ایک خوفناک صورت پیدا کرتا ہے۔ لیکن
یہان تو تخلیہ ہے۔ کیا آپ امیر علی کو بھول گئے

مُلّا۔ علیحدہ ہو کر۔ اور پیشانی پر بل ڈالکر کہا
تو امیر علی ٹھگ ہے۔ پناہ خدا مین ایسے
بدمعاش کی صورت دیکھتا ہون۔

میں۔ مُلاجی میں ایسا ہی ہون جیسا آپ سمجھتے ہین۔ لیکن مین آپکو تکلیف و نقصان پہنچانے نہین آیا ہون۔ آپ نے میری پیاری بیوی پر رحم فرمایا۔ اور خدا راہ مین اسکی تجہیز و تکفین کا سامان کیا میری لخت جگر کو اپنے سایہ عاطفت مین لیا۔ اور اب وہ لڑکی آپ کے گہر مین ہے۔ اسی وجہ سے تکلیف دینے آیا ہون۔ یہ تو بتایئے وہ خوش و خورم ہے مین ہمیشہ آپکا دعاگو رہونگا۔

صاحب جبتک مُلا میری بات کا جواب ندے مین بہت ہی پریشان و بے اوسان تھا مبادا کوئی کلمہ اسکے مُنہ سے ایسا نہ نکلے جو میرے زخمون پر نمک پاشی کا کام دے

مُلا۔ اے امیر علی تو دیوانہ ہے۔ کیا تو نہین جانتا۔ کہ اگر تیرا حال لوگون مین آنا کسیکو معلوم ہو گیا یا کسی نے تجھے شناخت کر لیا۔ تو تیرا وہ ہی حال ہوگا جو تیرے باپ کا ہوا۔

میں۔ یہ باتین مین خوب جانتا ہون لیکن اولاد کی محبت جو کچھہ ہوتی ہے اس سے آپ بخوبی واقف ہین اسکے شوق دیدار نے مجھے نابینا بنایا۔ اسکی محبت نے ایسی خطرناک حالت کا کچھہ بھی اثر طبیعت مین ہونے دیا۔ برائے خدا اسکی خیر و عافیت کا حال کہئے۔ اور کسیطرح اسکا دیدار دکھایئے کہ آنکھین ٹھنڈی اور کلیجہ ٹھنڈک ہو۔ میرے پیارے مُلاجی میری پہلی حالت کا خیال نکرو۔ بلکہ اب مجھپر رحم کرو۔

مُلا۔ اے امیر علی جیسا فعل تو نے کیا اس کی سزا پائی۔ مین اب گذشتہ باتون کا ذکر نکرونگا تیری لڑکی بخیریت ہے۔ مگر وہ اب تک تجھے اور اپنی مان کو یاد کرتی ہے مگر شکر ہے کہ تیری بیوی تیری مصیبت اور بیعزتی اپنے کانون سے سُننے یا آنکھون سے دیکھے پہلے ہی راہی ملک عدم ہوئی۔

میں۔ (خدایا تیرا شکر ہے تو بڑا کریم و رحیم ہے) مہربانی سے یہ تو بتایئے۔ لڑکی بخیریت ہے اور کبھی مجھہ بدنصیب کو بھی یاد کرتی ہے۔

مُلا۔ وہ تمہین بہت یاد کرتی تہی۔ لیکن ہمنے اُس سے کہدیا کہ تیرا باپ مرگیا۔ اسلئے اُسکو آیندہ ملنے کی امید نرہکر کچھہ تمہاری یاد کم ہوگئی ہے۔

میں۔ مُلاجی آپ نے بڑی دانائی کا کام کیا۔ خدا تعالے آپکو اسکا اجر نیک دیگا۔ مین اسکا بدل نہین کرسکتا۔ اب جس غرض سے آیا ہون۔ اگر آپ منظور فرمائین تو مین عرض کرون۔ اور یہ ہی میری آخری ایک التجا ہے۔ آیندہ آپ میری نہ کبھی صورت

دیکھیں گے اور نہ نام سنینگے ۔
ملّا ۔ مین کوئی وعدہ نہین کر سکتا ۔ جب تک
تمہارے سوال کو نہ سنون ۔ کیونکہ تو نے ہزارون
آدمیون کو فریب دیا ہے پھر مجھ غریب ملّا
کی کیا طاقت ہے ۔
مین ۔ مختصر بات ہے ۔ کچھ عرصہ ہوا جب
مین نے تھوڑا سا مال ایک کھیت مین دفن کیا
تھا ۔ خوش قسمتی سے وہ مجھے مل گیا ۔ وہ بہت
ہی کم ہے ۔ اور میرے کسی کام کا اب نہین ہے
مین آپ کے حوالہ کرنا چاہتا ہون ایک چہارم
حصہ اسکی پرورش مین آپ صرف کرین ۔ اور
تین حصہ اسکی شادی مین ۔
ملّا ۔ بیچارے غریب مسافرون اور مقتولون
کے مال کا ملّا کے گھر مین کیا کام ۔ یہ منحوس مال
سیدھے جہنم مقام پر ہوگا ۔ وہان قہر الٰہی ضرور
نازل ہوگا ۔ برائے خدا مجھے معاف کرو ۔ اور
تمکو مبارک ہو ۔ بہتر ہوگا اے امیر علی کہ تو
اس سے کاروبار کر ۔ کہ تیری عزت ہو ۔
مین ۔ یہ روپیہ میرا فراہم کیا ہوا نہین ہے
بلکہ میری بیوی کا سرمایہ ہے ۔ اس نے اپنے
بچے کے واسطے جمع کیا تھا ۔ وہ اپنے میکے سے
لائی تھی ۔ یہ حلال کا روپیہ ہے ۔ آپ غور
کیجئے کہ کوئی شخص وہ شے جو منحوس ہے اپنے
بچے کو دینا پسند کرتا ہے ۔ ہرگز نہین ۔
ملّا ۔ قرآن شریف دیکر) اچھا قسم کھاؤ کہ میرا
بیان صحیح ہے ۔
صاحب ۔ مین نے قرآن شریف اٹھا کر سر و آنکھون
سے لگایا ۔ اسکی تعظیم کی ۔ اور مین نے جھوٹی
قسم کھائی ۔ اور ملّا سے کہا کہ اب بھی آپ
کی تشفی ہوئی یا نہین ۔
ملّا ۔ اب میرا اطمینان ہوگیا ۔ اور مین تمھاری
امانت کی پوری خبرگیری کرونگا ۔ کیا روپیہ
اپنے ہمراہ لائے ہو ۔
مین ۔ اپنے ہمراہ نہین لایا ہون ۔ بلکہ
اپنے ایک رفیق کو دے آیا ہون ۔ مجھے یہ
اطمینان نہ تھا کہ آپ اس مہربانی سے پیش
آئینگے ۔ مجھے خطرناک حالت نظر آتی تھی ۔
اب بہت جلد جاکر لے آتا ہون ۔ آپ دروازہ
بند کر لیجئے ۔ اور میرا انتظار کیجئے ۔
صاحب مین ملّا سے رخصت ہوکر حرمت کے
پاس گیا جو قریب ہی ایک گلی مین میرا انتظار
کر رہا تھا ۔ جس وقت مین ملّا کے پاس واپس
پہنچا ہون ۔ تو ملّا مجھے دروازہ پر بیٹھا ہوا ملا
اور مین اور ملّا مکان مین داخل ہوئے ۔ اور
مین نے ملّا کے سامنے اس ہانڈی کو جسمین کل
مال رکھا ہوا تھا خالی کر دیا اور کہا کہ یہی

میرا محفوظ سرمایہ ہے۔

ملّا۔ میر صاحب گذشتہ باتون کا کچھ خیال نہ کیجیے۔ آپ کی قسمت مین یہ یہ مصیبت جھیلنا لکھا تھا۔ اور امر شُدنی اسی طرح تھا۔ ورنہ میرے خیال مین آپ پر بہت بہتان لگا یا گیا۔

راوی۔ جی ہان بجا اور درست۔ اشرفیونکو دیکھکر اور اپنے قبضہ مین لیکر خوشامدانہ باتین بنانے لگے۔

مین۔ نوشتہ تقدیر سے کون مقابلہ کرسکتا ہے۔ مجھے متعلق غم نہین ہے۔ وقت گزراجاتا ہے۔ رات تھوڑی باقی ہے۔ آفتاب کے نکلنے سے پہلے پہلے مجھے اپنے ہمراہیونکے ہمراہ اس سرحد سے نکلجانا ہے۔ برائے خدا ایک نظر مجھے میری بچّی کو دکھادو۔ اور یہ اسکا دیدار میرے واسطے آخری ہوگا

ملّا۔ مین مناسب نہین سمجھتا کہ آپ اس کو دیکھین آپ کی یاد وہ بھول گئی ہے۔ اور مردہ تصور کرچکی ہے۔ اب پھر رنج والم کے پودے کو سرسبز کرنا تمہاری دانائی سے بعید ہے۔ دوسرے وہ ہمسایہ مین ہے وہین بچون مین کھیل رہی ہوگی۔ اگر تم دور سے دیکھنا پسند کرو تو میرے ہمراہ چلو۔

صاحب مین دوسرے مکان مین مُلّا کے ہمراہ گیا۔ مین نے دیکھا کہ چند بچے نہایت خوشی و خورمی سے کھیل رہے ہین۔ مین نے اپنی پیاری لڑکی کی آواز اسوقت پہچان لی کیونکہ اُسکی آواز اور لہجہ اُسکی مان سے ملتا تھا۔ مُلّا نے آہستہ سے دروازہ کو کھولا اور میرے کان مین کہا کہ مین اسوقت انکے کھیل کود مین ہارج نہونگا۔ تم اسطریقہ سے دیکھہ لو کہ وہ تمکو ندیکھنے پائے۔ مین نے اپنی لڑکی کو فوراً پہچان لیا جو اسوقت بہت خوش معلوم ہوتی تھی۔ مین بیان نہین کرسکتا کہ اسوقت میری کیا حالت تھی۔ محبت تقاضا کرتی تھی کہ جلکر گود مین اُٹھا لو۔ طبیعت کا جوش پکارتا تھا کہ پیار کرلو۔ بڑی مشکل سے ضبط کیا۔ اس سے صاحب اولاد خوب واقف ہین اور وہی میری طبیعت کا اندازہ کرسکتے ہین۔ دوسرے میری فقیرانہ صورت اور لباس سے مجھے پہچاننا ہی مشکل تھا۔ یہ ہی خیال پیش نظر ہوا کہ وہ ڈر جائیگی اور آیندہ رنج والم مین گرفتار رہے گی۔ پس مین نے خدا تعالےٰ سے اسکے خوش و خورم رہنے کی دعا مانگی۔ اور مین وہان سے ہٹ گیا۔ میرا دل شکستہ ہوگیا۔ میری آنکھون مین پانی بھر آیا۔ ہائے میرے اعمالون نے مجھے

اس قابل بھی نہ رکھا کہ مین اپنی پیاری بیٹی سے
باتین بھی کر سکون۔
مُلّا۔ بس میر صاحب۔ طبیعت کو سنبھالئے
آپ کی حالت اب مجھے پریشان کرتی ہے۔ اب
آپ تشریف لیجائیے مین آپ کی وصیت پر عمل
کرون گا۔ اس گریہ وزاری سے کوئی فائدہ
نہو گا۔

صاحب مجبوری حالت مین مین وہان سے چلا
آیا اور باہر سڑک پر آکر مُلّا سے کہا۔ مُلّا صاحب
اب مین ہمیشہ کے واسطے آپ سے رخصت
ہوتا ہون۔ آپ اس یتیم لڑکی سے فرزندانہ
محبت کرین گے۔ مین آپکا کمال مشکور رہونگا
اسکی شادیکا آپ کو اختیار ہے۔ جو کچھ سرمایہ
کہ مین نے دیا ہے۔ وہ اسکی شادی کے واسطے
کافی ہے۔ مین امید کرتا ہون جس شخص کے ساتھ
میری لڑکی منسوب ہوگی وہ میرے نالائق فعلون
سے واقف نہو گا۔

مُلّا۔ اطمینان رکھو۔ میرن کا (اس لڑکی کا نام
تھا) مطلق فکر نکرو۔ اب وہ میری لڑکی ہے۔
مین۔ مجھکو ہر طرح سے اطمینان ہے۔ اگر خوبی
قسمت سے آیندہ کبھی میرا اس طرف گزر ہوا۔
تو مین ضرور آؤنگا۔ اسوقت مہربانی سے مجھ
بدنصیب باپ کو بیٹی سے ملا دوگے۔

صاحب یہ کہکر مین وہان سے چل دیا۔ اور
ایک مین نے بہت ضبط سے کام لیا۔ لیکن
اسوقت جو تنہا تھا۔ تو خود بخود طبیعت بے قابو
ہوگئی۔ آنسوؤنکا دریا ہے کہ اُمڈا چلا آتا ہے۔
دل ہے کہ بیٹھا جاتا ہے۔ زمانہ کی رفتار علیحدہ
کلیجہ مین چٹکیان لے رہی ہے۔ فلک ناہنجار
نشتر سے کام کر رہا ہے۔ سنسناہٹ بڑی
تیزی سے میرے جسم مین دورہ کرنے لگا مین
ایک کونے مین بیٹھ گیا۔ اور جب کیقدر
طبیعت کا غبار نکل گیا۔ تو مجھے ہوش ہوا
اسوقت مین نے اپنے دل مین کہا شکر ہے کہ
میری لڑکی خوش و خرم ہے اور مین نے اپنی
آنکھون سے اُسے دیکھ لیا۔ آیندہ نہین
معلوم کہ مین دیکھون یا ندیکھون۔ صاحب
یہ ہی ہوا۔ کہ مجھے آیندہ اپنی لڑکی کا دیدار
نصیب نہین ہوا۔ بلکہ اُسکی خیریت کی بھی
خبر نملی۔ خدا تعالےٰ سے میری یہ ہی التجا ہے
کہ وہ اپنے نالایق باپ کے بُرے فعلون سے
واقف نہو۔ مین بہت دیر تک وہان بیٹھا
رہا۔ میری آنکھون سے خوشی کے آنسو جاری
تھے۔ ہان مین اس زمانہ کو جب یہان رہتا
تھا۔ یاد کرتا تھا۔ جسکو اب خواب و خیال کہا جائے
تو بجا ہے۔ مین نہین بیان کر سکتا کہ کسقدر

عرصہ تک وہان مین اس خیال مین بیٹھا رہا
بڑی مایوسی اور حیرانی کے ساتھ مین نے کہا۔
اے معبود حقیقی تو ہی سب کا حافظ و نگہبان ہے
اے رب تحقیقی تو ہی گنہگار بندہ کو نجات دیتا
ہے۔ تو جس حالت مین رکھے مین خوش ہون۔
مجھے اب کوئی خواہش نہین ہے۔ یکایک مین
خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ اور وہ خطرہ جسکی
وجہ سے فقیرانہ لباس بنایا تھا یاد آیا۔ فوراً کھڑا
ہوگیا۔ اور یاس و حسرت کے ساتھ ملا کے سنگ
کی جانب اور راستہ مین اپنے مکان کو دیکھتا
ہوا اپنے رفیق حرمت کے پاس پہنچ گیا۔ اور
اسی وقت روانہ ہوکر چوتھے روز ہم کالپی پہنچے
وہان میرے سب ہمراہی مع اپنے بال بچون کے
موجود تھے۔ اور انجمن مشورت ہوئی۔ کہ
آیندہ کس طرف سفر کرنا چاہئے۔ بڑی بحث
کے بعد یہ طے پایا کہ کشتی مین سوار ہوکر لکھنؤ
چلین۔ جسکے دیکھنے کی مجھے عرصہ سے خواہش
تھی۔ پس مہورت نجومی سے دریافت کرکے اور
کشتی پر سوار ہوکر چند روز مین لکھنؤ پہنچے۔
اور اپنی پچھلی لوٹ کے روپیہ کو صرف کرتے رہے
اب ہمکو کوئی غم و فکر نہ تھا۔ ایک مکان کرایہ
پر لیا۔ اور مین نے ان جواہرات کی (جو اپنے
ہمراہ لایا تھا) تجارت شروع کردی۔ جسمین

کچھ زیادہ فائدہ نہوا۔ چونکہ ہم لوگ بالکل
ناواقف تھے۔ اور لکھنؤ پہنچنے کا یہ پہلا ہی موقع
تھا۔ اس لئے ہم لوگ تھوڑے سے عرصہ تک
بیکار رہے مین نے سخت غلطی کی کہ مین دکھن
کے زرخیز ملک کو چھوڑکر اسطرف آیا۔ وہان
ضرور کامیاب ہوتا کیونکہ آپ نے سنا ہوگا کہ
دکھن کے ٹھگونکو ہندوستان کے اعلیٰ افسر
کی نہایت ضرورت رہتی ہے وہ دکھن کے
ٹھگون کی نسبت چست و چالاک ہوتا ہے۔
اور اعلیٰ افسر ہو جانے پر ملک کے لئے وبائے
عالمگیر بنجاتا ہے۔ یہان لکھنؤ مین بہت احتیاط
سے کام کرتا تھا۔ سڑک پر جاتا تھا۔ دوسرے
واقف نہ تھا۔ اسلئے مین ایک عرصہ مین واقف
ہوا۔ اسی وجہ سے ہم بیکار رہے۔ آخر مین
نے حیدرآباد والا طریقہ اختیار کیا۔ اور ر
شہر کے دو چار آدمیونکو ہلاک کرنے لگا۔
دو ماہ تک ہمارا کام بخوش اسلوبی انجام پا
رہا۔ کسیکو مطلق خبر نہین ہوئی۔ ہمنے ہر
کے ہشیارونکو اپنا شریک کرلیا تھا۔ وہ ہمکو
علیحدہ بیچ بتلادیتے تھے۔ دوسرے ہم شہر
مین دورہ گشت کرتے تھے۔ اب روپیہ افراط
سے ہمارے پاس جمع ہوگیا تھا۔ اور ہم نے
تیس آدمیون سے زیادہ جو دور کے مسافر تھے

اور سرائے سے بھٹیارے کی معرفت ہمارے
قبضہ مین آئے تھے ہلاک کئے - یہ قوم بڑی
شریر النفس اور لالچی ہے جسکا بیان مین
پیشتر بھی کئی مرتبہ کر چکا ہون - صاحب جو
قسمت مین ہوتا ہے وہ ضرور پیش آتا ہے -
میرا خیال تہا کہ میری بدقسمتی کا زمانہ ختم ہو چکا
اور اب بقیہ حصہ میری عمر کا بغیر کسی رنج و
الم کے تمام ہو جائیگا - مگر ہائے فلک کج باز
مین تہا - دوسرے برے کام کا نتیجہ ہمیشہ برا
ہوتا ہے - ۵

نتیجہ کار بد کا کار بد ہے

ایک روز ہم لوگ جو تعداد مین سولہ تھے -
سات مسافرونکو اپنے ہمراہ شہر کے باہر
لیگئے - مجھے خوب یاد ہے کہ جمعہ کا دن تہا -
جو ہمارے رنج کے واسطے نہایت خراب ہے
ایک بوڑھا ٹھگ جو مجھکو بچپن سے اور میرے
باپ کو بخوبی جانتا تہا وہ بھی ہمارے شریک
تہا - ہم مسافرونکو ایک عمدہ جھیل پر لےگئے
جو لکھنو سے چار کوس کے فاصلہ پر تھی - پس
وہان جھیرنی دی گئی - کچھ تو مردہ زمین پر
پڑے ہوئے - اور کچھ جانکنی کی حالت مین
تھے اتفاقاً سوارون کا ایک دستہ جو شہر سے
کسی پرگنہ کو جاتا تہا وہان آن پہنچا ہم اپنی
کامیابی پر نازان تھے - اور اسی وجہ سے ہم
نے اپنے جاسوس بھی نہین چھوڑے تھے -
اسلئے نو آدمی گرفتار ہوے باقی سات آدمی
خوش قسمتی سے بہاگ گئے - سوارون نے
گھوڑون کی باگ ڈور سے ہمارے ہاتھہ
باندھ دیئے تھے - اور ہمکو کھینچتے ہوئے لیجاتے
تھے - جسوقت ہم شہر مین پہنچے مین - لوگون
نے وہ شور مچایا کہ آسمان سر پر اٹھا لیا - وہ
نعشین جو جانکنی کی حالت مین تھین - ہمارے
پیچھے پیچھے آتی تہین - سوارون نے ان کے
حلق مین پانی ڈالکر انکو ہوشیار کر لیا تہا انہون
نے پوری کیفیت بیان کر دی - اور ہمکو اپنے
بری ہونیکی کوئی امید نہ رہی - اور ہم جیلخانہ
بہیجدیئے گئے - پہرے والون نے کہا جبتک
شاہی حکم تمہاری نسبت صادر نہو اسی کوٹھری
کی سیر کرو - بڈہا ٹھگ اور مین چونکہ ایک
ہی رسّی سے بندہے ہوئے تھے اسوجہ سے
ایک ہی کوٹہری مین بند کئے گئے -

باب اڑتالیسوان

صاحب اب مین لکھنو کے جیلخانہ مین مقید تہا
اگرچہ وہ تکلیف و مصیبت جو حوالات مین تھی
یہان نہ تھی کوٹھری بڑی اور صاف تھی تاہم

قید خانہ ہی تہا۔ مخلصی کی کوئی تدبیر ذہن
مین نہین آتی تہی۔ اور یہہ ہی سمجھہ مین آتا تہا
کہ اب موت اس جیلخانہ مین لائی ہے ۔ جو سر پر
سوار ہے مجھے مرنیکا بالکل غم نہ تہا۔ لیکن میرا
ہمراہی بڈھا ٹھگ جسکا دنیا مین کسی سے کچھہ بہی
تعلق نہ تہا۔ مرنیکے نام سے بگڑ گیا تہا اور اسی
وجہ سے مجھسے زیادہ پریشان رہتا تہا۔ ایک
ہفتہ پہاڑ سا اسی طرح گزر گیا۔ مین نے جمعدار
کی التجا کی اور خوشامد سے دریافت کیا کہ مہربانی
سے یہ تو بتائیے۔ کہ مین زندہ رہونگا یا مارا
جاؤنگا۔ اس نے میرے سوال پر توجہ نہ کی
اور جواب نہ دیا ۔ یا تو خود ناواقف تہا۔ یا اسے
جواب دینا مصلحت نہ سمجہا۔ دوسرے روز ہمکو
معلوم ہوا کہ ہمارے ہمراہی جو مسافرونکا گلا
گھونٹتے وقت گرفتار ہوئے تہے۔ پہانسی کے
سزایاب ہوئے ۔ اور ہم دونون کی نسبت
کوئی ایسی شہادت نگزری جو قتل کا جرم
ہمپر عائد ہوتا۔ نہ تو مسافرون نے ہماری
شرکت بیان کی اور نہ سوارون نے (جو
ہمین گرفتار کر کر لائے تہے) قتل کرتے دیکہا تہا
مگر ہائے غضب ہمارے ایک نمکحرام ہمراہی
نے سب مفصل کیفیت بیان کردی اور ہم
مجرم قرار دیئے گئے ۔ اور حبس دوام کا
حکم ہوا۔ اس ہونہار یا حکم کی اطلاع ہونے
پر جو ناامیدی مجھے ہوئی وہ بیان نہین کرسکتا
ایسی زندگی پر موت کو ہر پہلو سے ترجیح دیتا تہا ہمیشہ
مقید رہنا۔ کبہی آزاد نہونا میرے خیالات
کو پیچیدگی مین ڈالتا تہا ۔ اور مطلق میری
سمجھہ مین نہ آتا تہا ۔ مین نے اس معاملہ مین
بہت غور کیا اور سوچا تو یہ ہی ذہن مین آیا
کہ مین ضرور پہانسی پانیکا مستحق ہون میرے
وہ نالایق فعل مین ۔ کہ مین توپ سے اڑایا
جاؤن ۔ مین نے جیلر سے کہا کہ مین اُن جرمون
کا مجرم ہون جو زندہ نہین رہ سکتا۔ آپ
مجسٹریٹ سے کہئے کہ وہ میری کرر تحقیقات
کرین اور سزائے موت کا حکم دین ۔ اس
بات پر جیلر بہت ہنسا ۔ اور حقارت کی نظر
سے مجھے دیکہا اور وزنی اور مضبوط بیڑی
ہتکڑی میرے ڈالدی اب مین نے اپنی
طبیعت کو مضبوط بنالیا۔ اور سمجھہ لیا کہ
ابہی زندگی باقی ہے ۔ یا زندہ صحبت باقی
اب جیل سے نکلنے کی کوئی تدبیر کرنی چاہئے
سوچتے سوچتے میرے ذہن مین آیا۔ کہ وہ
روپیہ جو مین نے اپنے گرفتار ہونے سے پہلے
جمع کیا ہے۔ اور پوشیدہ ہے۔ کسی نگہبان کو
دینا مناسب ہے شاید لالچ سے کوئی سپاہی

مدد کرے۔ میرے اس خیال نے مجھے بہت
بڑی تسکین دی۔ اور موقعہ اور وقت کا
منتظر رہا۔ کہ کس سے یہ التجا کرون۔ میرے
نگہبانون مین ایک شخص کسیقدر مہربانی سے پیش
آتا تہا۔ کہانا بہی عمدہ لاتا تہا پانی بہی خنک
اور شیرین ہوتا تہا۔ وہ ہمیشہ اطمینان دیتا تہا
کہ اللہ پر بہروسہ رکہو۔ وہ حل مشکلات ہے۔
ہزارہا قیدی جنہون نے تم سے بہی زیادہ جرم
کئے۔ جب اُنکی رہائی کا وقت آیا اور خدا
مہربان ہوا۔ تو قدرتی انکی رہائی کا سامان
ہو گیا۔ افسرون نے نیک چلنی کی سفارش کر دی
صاحب یہ شخص ہر طرح سے خبرگیران رہتا تہا۔
کپڑے دُہلا دیتا تہا۔ قوم کا سید اور جوان آدمی
تہا۔ خوش خلق اسکے چہرے سے خود بخود عیان
ہوتی تہی۔ مین نے اپنے بڈھے رفیق سے ذکر کیا
کہ مین اس سپاہی سے ملکر اس جیلخانہ سے
نکلنے کی تدبیر کرتا ہون۔ دوسرے دن جب وہ
میرے پاس آیا۔ مین نے کہا براہ کرم شام کے
وقت تنہائی مین تشریف لایئے۔ مجہے کچہہ
عرض کرنا ہے۔ چنانچہ رات کے وقت میرے پاس
آیا۔ اور دروازہ پر بیٹہہ کر آہستہ سے کہا
کہو بہائی کیا کہنا چاہتے ہو۔
مین۔ حضرت مین آپکے فائدہ کی بات
بتلاتا ہون۔ اگر آپ مجھسے ہمدردی کرین۔ اور
برادرانہ جوش محبت کو کام مین لائین۔ اور
میری درخواست قبول کرین۔
سپاہی۔ (سید) صاحب صاف صاف
بیان کرو۔ شاید مین آپکی امداد کر سکون۔
مین۔ اچہا ہماری رہائی کی تدبیر کرو۔
سپاہی۔ کسی قدر وقفہ کے بعد ناممکن ہے
مین۔ ہمت مردان مدد خدا۔ کیسے سپاہی ہو
ذرا مرد بنو۔ تدبیر مین بتاتا ہون۔
سپاہی۔ وہ کونسی تدبیر ہے بتایئے۔
مین۔ ہمنے اپنے گرفتار ہونے سے پہلے اپنا
روپیہ ایک محفوظ مقام پر دفن کیا ہے۔ اگر
تم وفاداری سے ہماری امداد کرو تو ہم نصف
تمکو دے سکتے ہین۔
سپاہی۔ روپیہ کسقدر ہے۔
مین۔ پانچسو روپیہ سے زیادہ ہے۔ اور
وہ ایسی جگہہ پوشیدہ ہے۔ کہ بغیر ہمارے بتلائے
کوئی شخص اُس مقام کو دریافت نہین کر سکتا
اب مین پہر عرض کرتا ہون کہ اگر آپ مدد کرین
تو نصف ہمارا اور نصف تمہارا
سپاہی۔ مین حیران ہون کہ کیونکر تمہاری
امداد کر سکتا ہون۔ اور اگر میری سعی سے [illegible]
سے باہر بہی نکل آئے تو جیلخانہ سے کیونکر [illegible]

نکل سکتے ہو۔

مین ۔ اسکا مین خود بندوبست کرلونگا۔
جو کچھ مین نذر کرتا ہون ۔ اسکو قبول کرو۔

سپاہی ۔ مین اس معاملہ مین غور کرونگا
اور کل اسی وقت قطعی جواب دونگا۔

مین ۔ خدا تمہاری طبیعت مین مصیبت
زدہ پر مہربان ہونیکا خیال پیدا کرے۔

صاحب دوسرا دن بڑی بے صبری سے جواب کے
انتظار مین گذرا۔ اور شام کے وقت اُس نے
ایفائے وعدہ کیا۔ اور بدستور سابق ہمارے
پاس بیٹھکر کہا۔

سپاہی ۔ مینے تمہارے معاملہ مین غور کیا۔
اب تم کیا چاہتے ہو۔ حتے الامکان تمہارے
حکم کی تعمیل کرونگا۔ لیکن پہلے مجھکو اُس روپیہ
کا جو تم نے ذکر کیا ہے اطمینان ہوجانا چاہئے۔
قبل اسکے کہ مین اپنے روزگار اور اپنی جان
کو خطرہ مین ڈالون روپیہ میرے قبضہ مین
آجانا واجب ہے۔

مین ۔ میرا ایک اطمینان ہے ۔ میرا دل شہادت
دیتا ہے کہ سید کبھی کسی کو دہوکہ نہین دیتے۔
وہ خدا و رسول سے بہت ڈرتے ہین۔

سپاہی ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ قول مردان
جان دارد ۔ خدا گواہ ہے ۔ اس خیال
خام کو کبھی دل مین نہ لائیے۔ مزید اطمینان
کے واسطے اگر اسوقت قرآن شریف موجود
ہوتا تو مین اسکو اٹھالیتا۔

مین ۔ آپ قسم کہائیے۔ مین آپ کو راستگو
اور ایماندار جانتا ہون۔ اسی وجہ سے آپ پر
پورا بہروسہ رکہتا ہون۔ روپیہ کا حال یہ
ہے کہ شمال کی جانب گومتی کے کنارے جو
دو کہنہ قبرین ہین کیا تم انکو جانتے ہو۔

سپاہی ۔ ہان مین جانتا ہون۔

مین ۔ اس شکستہ قبر مین ایک ہنڈیا کے
اندر روپیہ رکہا ہے ۔ وہ گنبد جو اس قبر پر
بنائی گئی ہے اسکے مشرق مین چار پتھر جو کسیقدر
ڈھیلے ہین ہٹانے سے ہٹ سکتے ہین۔ ایسے
وزنی نہین ہین جو دوسرے آدمی کی امداد کی
ضرورت ہو تم باسانی اس کام کو انجام دیسکتے
ہو۔ وہان تمکو روپیہ ملیگا۔ تم لے آنا نصف
روپیہ برائے اخراجات ضروری میرا ہوگا۔
اور نصف آپکا۔ اب مین جو کام اس کے
بدل مین چاہتا ہون وہ یہ ہے ۔ کہ دو
چھوٹے چھوٹے تیز سوہن یا ریتی اور تہوڑا سا
گھی لادو ۔ جس سے ہم اپنی بیڑی و ہتکڑی
اور دروازے کے لوہے کے گز کاٹ ڈالین

سپاہی ۔ مین انشاءاللہ کل اسیوقت اگر

آپکا بیان روپیہ کی نسبت صحیح نکلا تو آپ کے ارشاد کی تعمیل بجا لاؤنگا۔

صاحب وہ رخصت ہوا۔ اور ہم خوشی سے اسکے منتظر رہے۔ اور وقت معینہ پر ہمارے پاس آیا۔ اور کہا یہ وہ سوہن جو ولایتی اور نہایت تیز ہین مین آج ہی بازار سے خرید کر لایا ہون۔ اور یہ گھی بھی موجود ہے۔ مین اپنا اقرار پورا کر چکا۔

مین۔ اور روپیہ۔

سپاہی۔ اگر روپیہ مجھے نملتا تو تم مجھے اسوقت اپنے پاس نہ دیکھتے۔ یہ سوہن وغیرہ اسی روپیہ سے خرید کر لایا ہون۔ روپیہ پورا پانسو پچاس نکلا۔ جسوقت تم جیل سے نکلو گے اسیوقت اپنا نصف روپیہ لے لینا۔ لیکن مجھے سخت حیرت ہے کہ جیلخانہ سے باہر کیونکر نکل سکو گے۔

مین۔ کیا شب کو جیل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے

سپاہی۔ دروازہ شب کے نو بجے بند ہوجاتا ہے۔ اور کھڑکی ہر وقت کھلی رہتی ہے۔

مین۔ پہرے پر کتنے جوان رہتے ہین۔

سپاہی۔ پہرے پر صرف ایک جوان ہوتا ہے جو نصف شب گزرنے پر اونگھنے لگتا ہے۔

مین۔ تو اور بھی ہمارے حق مین مفید ہے۔ انجام کچھ ہی ہو ہم نکلنے کی کوشش ضرور کرینگے۔ بالغرض پکڑے بھی گئے تو پھانسی ہو جائیگی۔ یہ ہم خدا سے چاہتے ہین۔

سپاہی۔ افسوس مین تمہاری کچھ مدد نہین کر سکتا۔ کل آدھی رات کے بعد میرا پہرہ ہوگا اسوقت تم بآسانی اپنے ارادہ مین کامیاب ہو سکتے ہو۔

مین۔ خدا تمہاری ترقی کرے اور برکت دے۔ آج رات کو بیڑی وغیرہ کاٹ لین گے اور کل رات تمہاری عنایت سے آزاد ہوجاینگے۔ میرے پیارے مشفق اب تم جاؤ۔ کوئی دیکھ نہ لے۔ ورنہ خدا معلوم کیا نتیجہ پیدا ہو۔

صاحب وہ چلا گیا اور ہم اپنے کام مین مصروف ہوئے۔ مین نے جب تک جنگلے کو کاٹا میرے ہمراہی نے اپنی بیڑی کاٹ ڈالی۔ جنگلے کے اوپر کا رخ ہم نے باری باری سے کاٹا کیونکہ ایک دوسرے کو اپنی پیٹھ پر سوار کرکے سہارا دیتا تھا۔ صبح ہوتے ہوتے ہم اپنے کام سے فرصت پا چکے تھے۔ لیکن گھی ہو چکا تھا۔ اور سوہن کے رگڑنے کی آواز تیزی سے ہوتی تھی۔ جسکا ہم نے مطلق خیال نہین کیا بیڑیان اور لوہے کی سلاخ تھوڑی ہی توڑ کرنے سے علیحدہ ہو سکتے تھے۔ ہم بہت خوش تھے

اور ہمین اس سپاہی پر پورا بہروسہ تہا۔ اس لئے یہ ہی خیال پیش نظر تہا کہ اب بہت جلد لکہنو کی سرحد سے باہر نکلے جاتے ہین۔ بہوانی ہماری مدد کریگی۔ اور عمدہ بنج ہمین ملین گے۔ اسین بحث ہونے لگی۔ کہ اب کس ضلع مین بنج تلاش کرین۔ اور کہان مُفاد آدمی ملین گے۔ ہم اسی خیال مین تہے۔ آفتاب نصف النہار پر آگیا۔ کہ چند سپاہی اور داروغہ جیل ہماری کوٹہڑی کے پاس آئے۔ جس سے مجہے کمال خوف پیدا ہوا اور دل ہی دل مین کہنے لگا۔ ہائے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارا حال انپر روشن ہوگیا۔ ہائے بدقسمتی تیرا بُرا ہو۔ اے فلک تیرا ستم جور ظلم سے کبہی سیر نہین ہوتا۔ خیر دا ے برباد بر حالِ ما بڈہے ٹہگ پر پوری مایوسی چہائی ہوئی تہی۔ اور وہ سکتہ کے عالم مین تہا۔ داروغہ نے کنجی سے قفل کہولا۔ اور بہت سے سپاہی کوٹہڑی کے اندر گہس آئے اور ہمین پکڑ لیا

مین۔ کیا اب ہمپر کوئی اور نیا ظلم توڑا جائیگا۔ ہم نے کیا گناہ کیا ہے۔ جو اس سختی سے پیش آتے ہو۔

داروغہ۔ سپاہیون سے۔ ذرا ان کی بیڑی تو دیکہو۔

صاحب بیڑیان دیکہنے سے سب حال کہلگیا۔ اور داروغہ نے پیشانی پر بل ڈالکر کہا۔ کہ اے ٹہگون وچورون کے سردار تم نے سخت غلطی کی۔ تہاری ہوشیاری اور چالاکی کچہہ کام نہ آئی۔ اگر تم کہی کا کافی استعمال کرتے۔ تو شاید اپنے ارادے مین کامیاب ہو جاتے۔ اب آیندہ تمکو یہ موقعہ نصیب نہوگا پہر اپنے آدمیون سے کہا۔ انکی پورے طور پر تلاشی لو۔ صاحب سپاہیون نے ہم کو بالکل ننگا کر کر علیحدہ کہڑا کر دیا۔ اور دو سوہن برآمد ہوئے۔

داروغہ۔ دیکہکر۔ افوہ یہ تو نئے اہولاتی ہین تمکو یہ کس نابہجار نے لاکر دیئے۔ اور کون تمہارا اس جگہہ پر ایسا رفیق پیدا ہوا۔ اس نے سخت غلطی کی۔ وہ ضرور سزا پائیگا۔

مین۔ (دلیر ہوکر) داروغہ صاحب ہوش مین آئیے۔ یہان سوائے آپ کے ہمارا کون رفیق ہے۔ ایسی لغو باتین بنانے سے کیا نتیجہ۔ یہ ہر دو سوہن میرے پاس ایک عرصہ سے موجود ہین۔ آپ نے تلاشی لینے مین اسوقت جبکہ ہم جیل خانہ مین آئے تہے غلطی کہائی۔ اور ہم اپنے ہمراہ لے آئے۔ اپنی بیوقوفی اور حماقت تو کہتے ہوئے حجاب

معلوم ہوتا ہے۔ اور دوسرے پر الزام رکہا
جاتا ہے۔

داروغہ۔ اونامعقول تیری چرب زبانی
سے ہم بیوقوف نہین بن سکتے۔ تو بڑا مکار اور
پورا جعلساز ہے۔ مگر یاد رکہ ہم بہی تیرے
گرو گہنٹال ہین تیرے فریبون مین کب آتے
ہین۔ نگہبانون کے سوائے یہ کسی کا کام نہین
ہے۔ ایک برقنداز پر ہمارا شبہ ہے۔ جو
بہت جلد ظاہر ہو جائیگا۔ اور وہ اپنی سزا
کو پہنچیگا۔ (پہر اپنے سپاہیون سے کہا) بہائیو
اب اس کوٹہڑی کے دروازہ کی سلاخون کو
دیکہو۔ مجہکو پورا بہروسہ ہے۔ اسکی بہی خبر
لی ہوگی۔ ورنہ یہ کیونکر نکل سکتے تہے۔

صاحب سپاہیون نے سلاخون سے قوت آزمائی
کی۔ اور تہوڑی دیر مین وہ سلاخ فوراً ہاتہ
مین آگئی۔

داروغہ۔ بس یہ ثبوت کافی ہے۔ امیر علی
سید امیر علی۔ تو نے سخت حماقت کا کام
کیا ہے۔ وہ قید جسکے تم مستوجب تہے اور تمہین
دی گئی تہی اسکو خوشی سے قبول کرتے اور
استقلال و صبر سے اپنی مصیبت کاٹتے تو
شاید کسی وقت ہماری سرکار کو تمپر رحم آجاتا
ہائے اب یہ خیال کبہی پیدا ہو ہی نہین سکتا۔
تم نے خود اپنے آپ کو زندہ درگور کیا۔ اب
پشیمانی اُٹہاؤگے۔ پچتاؤگے اے بہادر سپاہیون
ان دونون قیدیون کو باہر لیچلو۔ اور انکو
تنگ اور محفوظ مکان مین قید کرو۔

صاحب اب ہم ایسی تنگ و تاریک کوٹہڑی
مین بند کئے گئے۔ جہان ایک آدمی مشکل سے
ترچہا ہو کر گزر سکتا تہا۔ کوٹہڑی کیا تہی قفس خانہ
تہا۔ جنمین درندے بند کئے جاتے ہین۔ اب
ہمارے وزنی بیڑیان ڈالی گئین۔ یہان
دروازہ کی سلاخین بہی مضبوط تہین اب
داروغہ نے کہا۔ مین دیکہنا چاہتا ہون کہ
اب تو اپنے بہاگ جانیکی کیا تدبیر کرتا ہے
اور کیونکر یہان سے نکل سکتا ہے۔ داروغہ
رخصت ہوا۔ اور اب مجہے پوری مایوسی
ہوگئی۔ کہ اب زندگی کا بقیہ زمانہ ہے
اور یہ تنگ و تاریک مقام۔ ہائے ایک
وہ زمانہ تہا کہ مین بالکل آزاد تہا۔ اور
اب اس مصیبت مین مبتلا ہون۔ اے
بہوانی اب تو مین نے تیرے خلاف حکم کوئی
کام نہین کیا۔ اور تیرے احکام و نشانون کا پابند
رہا۔ کیا تو مجہے بالکل بہول گئی۔ اسی خیال
مین زار زار رونے لگا۔ آخر مجہے مصیبت
کی تلچہٹ کا پیالہ جو میرے سامنے تہا پینا پڑا

امید کی پاک صورت نے منہ چھپایا۔ اور ناامیدی
و مایوسی کی ڈراؤنی اور بھیانک شکل نے
رونمائی کی۔ میری چستی و چالاکی اور
ہوشیاری خیر باد ہوگئی۔ مہینے گزر گئے
لیکن مین نے اس بڈھے ٹھگ سے (کہ میرے
اور اُسکے درمیان مین صرف ایک جنگلا تھا)
کوئی بات نکی۔ غذا بہت کم ہوگئی۔ روز بروز
کمزوری غلبہ کرتی جاتی تھی۔ تعفن اور بدبو
کیوجہ سے مین بہت ہی پریشان تھا۔ اور
ہر مرتبہ موت کا طالب ہوتا تھا لیکن کمبخت
موت بھی مُنہ چھپاتی تھی۔ اب دو برس کا
زمانہ گزر گیا اور طبیعت بھی اس ناپاک
اور غلیظ کوٹھری مین رہنے کی عادی ہوگئی
اور طبیعت کے بہلانے کے واسطے آپس مین باتین
کرنی شروع کردین۔ اور پچھلے واقعات اور
گزشتہ معرکون کا ذکر کرتے تھے۔ اور ایک
ایک دن کے واقعات یاد کرتے تھے۔ جو کچھہ
مین نے آپکے سامنے بیان کیا ہے۔ سب
اسیوقت کا یاد کیا ہوا ہے۔ ایک روز
مجھے اپنے باپ اسمٰعیل کی آخری بات یاد
آئی کیونکہ اُس نے کہا تھا کہ مین تیرا اصلی
باپ نہین ہون۔ اس لیے مین نے اس
بڈھے ٹھگ سے سوال کیا کہ اگر تمہین کچھہ
میرے بچپن اور میرے باپ اسمٰعیل کے
مفصل واقعات معلوم ہون تو بیان کرو۔

بڈھا ٹھگ۔ کیا تمکو ابتک معلوم نہین ہے
مین یقین کرتا ہون۔ کہ محمد اسمٰعیل نے تمہارے
سامنے ضرور بیان کیا ہوگا۔ پھر کسی قدر توقف
کے بعد۔ شاید حجاب مانع آیا ہو۔ اور اُسکو
اس بیان کرنیکی جرأت نہوئی ہو۔

امین۔ میری سمجھ مین اسکا مطلب نہ آیا۔
کہ جرأت نہوئی ہوگی۔ کیا مین واقعی اسکا
بیٹا نہین ہون۔ اس نے مرتے وقت اسقدر
ضرور کہا تھا کہ مین تیرا اصلی باپ نہین ہون

بڈھا ٹھگ۔ مین تمہارے حالات سے
بخوبی واقف ہون اور شاید اور لوگ
بھی جاننے والے زندہ ہون۔ ایک گنیش
ضرور موجود ہے۔

امین۔ کیا گنیش۔ بخدا میری طبیعت اسکی
جانب سے ہمیشہ مشتبہ رہی۔ مین بہتیرا اپنی
طبیعت پر زور ڈالتا تھا۔ کہ کوئی بات
یاد آئے۔ کہ کیا وجہ ہے اور کیون میرا دل
اس سے نفرت کرتا ہے۔ اب تم راست
راست بے کم و کاست میرا حال بیان کرو۔

بڈھا ٹھگ۔ یہ ایک طول طویل داستان
ہے۔ مین اپنی طبیعت پر زور ڈالونگا

اور جہانتک میرا حافظہ امداد دیگا بیان کرونگا
یہ داستان بہت پریشان کریگی اور تم خون کے
آنسو بہاؤگے تم درحقیقت ٹہگونکے خاندان سے تہے
امین - بہائی میرا دل ہاتہون اچہلتا ہے - کلیجہ
بیٹہا جاتا ہے - برائے خدا جلد بیان کرو کیا میرے
والدین بہی تمہارے بیج مین داخل ہوئے تہے - یہہ
شبہہ جو ایک مدت سے میرے دلمین تہا کیا صحیح ہے
بڈہا ٹہگ - تمہارا شبہہ بہی قابل تحسین و آفرین
ہے - غور سے سنو جو کچہ مجہے یاد ہے - بیان کرتاہون
تمہارے باپ محمد اسمٰعیل کو حسینا جمعدار نے ٹہگ
بنایا تہا - ورنہ وہ بہی تمہاری طرح شریف خاندان
سے تہا - مجہے وہ دن خوب یاد ہے جب وہ ایک
گانؤں میں جو دہلی سے بہت قریب ہے ہمارا شریک
ہوا تہا - مین اسوقت جوان تہا - اور حسینا
کی ماتحتی مین کام کرتا تہا -
امین - یہ حال مجہے معلوم ہے - اسمٰعیل مجہسے
بیان کرچکا ہے -
بڈہا - تو اسکی اب مکرر بیان کرنیکی ضرورت
نہین ہے -
امین - بیشک -
بڈہا ٹہگ - اسمٰعیل اپنی خوش خلقی نیک
نیتی - فہم و دانش - جوانمردی و دلیری سے
حسینا پر سبقت لیگیا اور بہت جلد تمام ٹہگونکا
سردار بنگیا - مین اُسی زمانہ کا ذکر کرتا ہون
کہ ایک روز ہم موضع الکہرہ مین جو مالوہ کے
علاقہ مین ہے جا پہونچے - اور اسکے قریب درختونکے
جہنڈ مین ایک کنوئے کے پاس مقام کیا -
چونکہ برسات کا موسم تہا اس لئے کچہ عرصہ سے
کوئی مسافر ہمارا شکار نہین ہوا تہا اور ہمین
بیج کی بڑی تلاش تہی - گنیش اور اسمٰعیل گانؤن
مین گئے اور یہ خوشخبری لیکر آئے - کہ مسافرونکا
ایک گروہ اندور جانیوالا ہے - وہ گروہ ہمارے
ہمراہ سفر کرنے پر راضی ہوگیا ہے - جہان عمدہ
موقعہ دیکہینگے - وہین اُنکا کام تمام کرینگے -
مین اور ایک دوسرا آدمی اُنکی نگہبانی پر تعینات
ہوئے - اور باقی ہمارا بیڑہ اندور کیطرف روانہ
ہوا - اسمٰعیل - گنیش اور ہم دو ٹہگ تمہارے
ہمراہ رہے - اور تیسری یا چوتہی منزل پر ہم
اس مقام پر پہونچے - جہان ہمارا گروہ مقیم تہا -
وہ مسافر (یعنے تمہارا اصلی باپ جسکو ہم اپنا بیج
سمجہتے تہے) ایک چالاک گہوڑے پر سوار تہا -
ظاہری صورت سے ایک اعلیٰ درجہ کا رئیس معلوم
ہوتا تہا - اسکی بیوی (تمہاری ماں) اپنے
پیارے بچے کو (تمکو) گود مین لئے ہوئے ایک
پالکی مین سوار تہی - ایک لونڈی اور چند سوار
ساتہہ تہے - اور اسکا نام یوسف خان تہا -

ہین۔ خاموش نہ ہو بیان کئے جاؤ۔ مجھے کمال حظ حاصل ہوتا ہے۔ اور کچھ خواب و خیال کی باتین اسوقت پیش نظر ہین۔

صاحب اسوقت کی حالت کچھ نہ پوچھئے۔ طبیعت کا شوق بے پر پرواز کرنیکی کوشش کرتا تہا۔ دل ازخود رفتہ۔ طبیعت ہوا ہس باختہ ناگفتہ بہ حالت۔

بڈھا ٹہگ۔ اس گانؤن مین پہنچنے کے بعد اسمٰعیل و گنیش نفیس لباس پہنکر تمہارے باپ کی ملاقات کو گئے اور تم ہی انکی ملاقات کا باعث ہوئے۔ اسمٰعیل نے بازار سے کچھ شیرینی خرید کر تمکو دی۔ اوس گانؤ کے لڑکون نے تمسے زبردستی لینا چاہا۔ تو اسمٰعیل نے اسوقت تمہاری مدد کی۔ اور بخیر و عافیت تمہاری ماں کے پاس پہنچا آیا۔ ان باتون سے یوسف خان محمد اسمٰعیل کا بہت ممنون ہوا اور اسکے دل مین محبت پیدا ہوئی اور اسمٰعیل کے ہمراہ چلنے پر راضی ہو گیا۔ اور اپنے سوارونکو رخصت کر دیا۔ آگے کا حال غالباً یاد آگیا ہوگا۔ مجھے بیان کرنیکی ضرورت نہیں ہے

تین۔ نہین نہین مسلسل بیان کئے جاؤ۔ گو مجھے کچھ کچھ خیال ہوتا جاتا ہے۔ تاہم بغیر تمہاری امداد کے مین اپنی غمناک ہسٹری کو فراموش کرتا ہون۔

بڈھا ٹہگ۔ کٹیا اس زمانہ مین ایک عمدہ گہوڑے پر سوار ہوتا تہا۔ دو تین روز مین وہ تمہاری اور تم اسکی محبت کے گرویدہ ہو گئے تم شوق سے اُسکے گہوڑے پر اُسکی گود مین جا بیٹھتے تھے۔ اور اسمٰعیل کو بغیر تمہارے چین نہ پڑتا تہا اس طرح سے ہم اندور کے قریب پہنچ گئے۔ اور ہم نے اپنا قصد پورا کرنا چاہا۔ علاوہ اسکے یوسف خان نے یہ بہی بیان کر دیا تہا کہ میرے پاس نقد روپیہ ہے۔ اسواسطے ہماری طمع نفسانی قتل کرنیکا راستہ بتلاتی تہی۔ بس پہر ہمنے ایک ندی کے کنارے بہیل قرار دی۔ جسکا پتہ اب بہی بتا سکتا ہون۔ قبل اسکے کہ یوسف خان وہان پہنچے اسمٰعیل نے جہرنی دی اور سبکو قتل کر ڈالا۔ گنیش نے تمہاری والدہ کو مارا۔ اور اس بڑھی بی کی مین نے خبر لی۔ اسمٰعیل نے یوسف خان کو مارا تمہین اس کی مطلق خبر نہ تہی۔ تم گہوڑے پر سوار تھے۔ اور ندی کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے تھے۔ مین نے دیکہا کہ تم گہوڑے سے گر گئے۔ اور مجھے تمہارے زندہ رہنے کی کوئی امید نہ رہی۔ کیونکہ تم بیہوش تھے۔ تہوڑی دیر مین جب تمہین افاقہ ہوا۔ تو گنیش تمہاری جانب دوڑا اور رومال تمہارے گلے مین ڈالدیا۔ اسمٰعیل کو تاب نہ رہی

اور گنیش کو جھڑک دیا۔ یہانتک تکرار ہوئی
کہ دونون نے میان سے تلوار کھینچ لی۔ مگر اسمعیل
غالب آیا۔ اور تمکو اپنے ہمراہ وہان لیگیا۔ جہان
نعشین پڑی ہوئی تہیں اور لوگہائی اپنا کام
انجام دیرہے تہے۔ تم اپنی مان کو دیکہکر از خود
رفتہ ہوگئے۔ اور ایسے اسکے سینہ سے چمٹے کہ بڑی
مشکل سے علیحدہ کیا۔ تمہاری وحشت بڑہتی
گئی۔ کبہی گالی دیتے تہے۔ کبہی تہوکتے تہے۔ آخر
تمکو خوف دکہلا کر خاموش کیا گیا۔ اور تمہاری
گردن بہی درد کرنے لگی تہی اسی وجہ سے تم
پہر بیہوش ہوگئے۔ اور ہم نے جب سب نعشین
دفن ہوچکین تو لوٹ کا مال بعد شمار جمع کر لیا۔
اور اسمعیل تمکو اپنی گودی مین لیکر گہوڑے پر
سوار ہوگیا۔ اب ہمنے سڑک اعظم کو چھوڑ دیا۔
اور اپنے گہر کی طرف روانہ ہوئے۔ میرا خیال تہا
کہ تم راستہ کی تکلیف نہ برداشت کرسکوگے۔
کیونکہ کمزور بچے تہے۔ اور دوسرے رومال
کی گرفت سے گلے مین بہی تکلیف تہی اسیوجہ سے
ہمارا سب کا خیال تہا۔ کہ تم مرجاؤگے لیکن
اللہ جل شانہ کو منظور نہ تہا۔ اب ہم ایک گانؤ
مین پہنچے۔ تو مین تمہارے باپ اسمعیل کے حکم
سے دودہ لایا۔ اور تمہین پلایا۔ یہان
پہر گنیش اور اسمعیل مین تمہارے سبب تنازعہ
ہوا۔ گنیش ہر بار یہ ہی کہتا تہا کہ یہ لڑکا
زندہ رکہنے کے قابل نہین ہے۔ یہ ضرور ہمین
خراب کریگا۔ اور تم جو گنیش کی صورت دیکہتے
تہے تو بے نقط گالی سناتے تہے۔ اب بہی تلوار
کہنچ گئی۔ مگر ہم لوگون نے ایک دوسرے کو
علیحدہ کردیا۔ اور مین تمکو گود مین اٹہاکر علیحدہ
لیگیا۔ مین نے تمہاری سوجی ہوئی گردن کو ملا
اور اسمعیل نے تمکو تہوڑی سی افیون کہلادی
جس سے تمہین نیند آگئی۔ اور پہر آگے چلدیے
گنیش اور اسمعیل کے دلون مین فرق آگیا۔ اور
آیندہ کبہی دوست نہوئے۔ اور کبہی ملکر کام
نکیا۔ ظاہر مین دونون ملتے تہے۔ باطن مین
ایک دوسرے سے نفرت کرتے تہے۔ اب اسمعیل
تمکو اپنے گہر لیگیا۔ اسکی شادی ہوچکی تہی۔
لیکن کوئی اولاد نہ تہی۔ اس نے تمکو پرورش
کیا۔ اور جس محبت فرزندانہ سے پیش آیا وہ
تم بخوبی جانتے ہو۔ کہ تم نے کتنی جلد ترقی کی
ہان ایک ذکر نہایت افسوس سے (جب کہ تم
بچپن کے زمانہ مین ضد کرتے تہے اور روتے تہے)
اسمعیل کیا کرتا تہا کہ اٹلہرہ مین مین اس کی
چہوٹی بہن کو چہوڑ آیا تہا کاش اگر وہ بہی ہمراہ
اسکے آجاتی۔ تو ان دونون کی طبیعت خوب
بہلتی اور بخوبی پرورش ہوجاتی۔

میں متعجب ہو کر۔ میں میری چھوٹی بہن۔
بڈھا ٹھگ۔ تمہارا باپ اسمٰعیل کہتا تہا۔
کہ لڑکی بہت چھوٹی تہی۔ صعوبت سفر اُٹھانیکی
قابل نہ تہی۔ اس لئے یوسف خان اسکو وہین
چھوڑ آیا تہا۔ اب تم جب اکلہرہ جاؤ اسے دیکھ
سکتے ہو۔ اور تمہیں یاد نہین۔ تم نے ان سوارونکے
ذریعہ سے جنکو یوسف خان نے رخصت کیا تہا
اپنی بہن کیواسطے ایک تعویذ اپنے گلے سے اُتار کر
روانہ کیا تہا۔

صاحب اسوقت بڈہے ٹھگ کا ایک ایک لفظ
میرے کلیجہ مین سوراخ کرتا تہا۔ ہاے کیا پیدا کنندہ
نے مجھے اسیواسطے پیدا کیا تہا کہ مین مختلف آلام کا
شکار بنون۔ اور شرمندگی کا بار گران اُٹھانیکو
اب تک زندہ رہون۔ مین اسوقت ظاہر مین
خوش معلوم ہوتا ہون۔ لیکن پرانے زخم میرے
دلمین سوزش کر رہے ہین۔ مین یہ واقعات سننے
کے بعد اپنے پر ہزار نفرین کرتا تہا۔ اور اپنی بد
قسمت ہمشیرہ کو یاد کر کر اور اسکی صورت کے خیال
کو پیش نظر رکہکر خواب سا دیکہتا تہا۔ اور یہ ہی
معلوم ہوتا تہا۔ کہ میرے نالایق ہاتہ۔ اسکی خوبصورت
گردن کے سونتنے مین مشغول نہین۔ یا وہ سکہ کہ
جسکی وجہ سے یہ خون میری گردن پر سوار ہوا۔
میرے ہاتہ مین ہے۔ شب تاریک مین جب سنسانی کا
عالم اور ہُو کا مقام ہوتا ہے۔ تو یہ خیال مجھے
بہت پریشان کرتا ہے۔ اسی وجہ سے مین نے افیون
کا استعمال کیا۔ اور اُسکی خوفناک برائی کہ نشہ
مین پڑا رہونگا۔ مگر کچھ فائدہ نہین ہوا۔ اور
مین ایک عرصہ تک مخبوط الحواس رہا۔ واقعی
میرا کلیجہ تہرتا ہے اور زبان بڑی عزیز ہے اور
میری بہن کی موت میرے ہاتہ سے تہی۔ اب
مین اپنی سوانح عمری یاد کرنے لگا۔ کہ آیا مین
اپنی بہن کا قاتل ہون یا نہین۔ مین نے ہرچند
کوشش کی۔ کہ اس خیال کو اپنی طبیعت مین
منقش نہ ہونے دون۔ مین نے اپنی بہن کو ہرگز
قتل نہین کیا۔ لیکن فتح محمد کا بیان اور اس
بڈہے ٹھگ کا بیان ایسا مطابق تہا۔ کہ جس نے
مجھے اپنی طبیعت پر غالب نہ آنے دیا۔ دوسرے
آپکو یاد ہوگا مین بیان کر چکا ہون کہ فتح محمد
نے مجھے شناخت بہی کیا تہا۔ اور میری بہن کی
شباہت سے مطابقت بہی کی تہی۔ اور مین نے
نابینا ہو کر اسکی باتونکو مذاق مین اُڑا دیا تہا۔
دوسرے اس سکہ کا دینا بہی مجھے یاد آگیا تہا اب
کوئی ثبوت میرے خیال مین ایسا نہ رہا کہ مین اپنے
کو قاتل نہ سمجھون۔ واقعی یہ مین نے بہت ہی
برا فعل کیا۔ بڈہے ٹھگ کی زبانی اُس داستان
کے سننے کے بعد دو ماہ مین میری صورت و شکل میں

ضعف کے باعث اسقدر تغیر و تبدل ہو گیا۔
کہ لوگ مجھکو شکل سے پہچانتے تہے۔ ایک قسم کی
حرارت مجھے ہر وقت رہتی تہی۔ جس سے تمام جسم
آگ کی طرح جلتا تہا۔ دن کو ساری رات کو اختر
شماری۔ کبہی بستر خواب سے اٹہکر سر دیوارون سے
ٹکراتا تہا۔ کبہی حسرت و یاس سے آسمان کو
دیکہتا تہا۔ مین نے اپنے کل واقعات یاد کئے۔ لیکن
کوئی بہی ایسا غمگین اور دردناک واقعہ نہ نکلا۔
ہائے مجھسے زیادہ بدنصیب اس دنیا مین کون
ہوگا اور کسی نے یہ ظلم نکیا ہوگا مین اپنی زندگی
پر ہزار نفرین کرتا تہا۔ اور جس اذیت سے مجھے
ہلاک کیا جاوے اُسکے قابل تہا۔ میرا پورانا رفیق
چوتہے سال مر گیا کیا اچہا ہوتا اگر وہ میرے اصلی
باپ کے حالات سے واقف نہوتا۔ یا میرے سامنے
بیان نکرتا۔ مین نے آخر وقت مین پہر مزید اطمینان
کے واسطے دریافت کیا کہ جو کچہہ تمنے بیان کیا ہے
کیا وہ بالکل صحیح ہے۔ اس نے نہایت سنجیدگی سے
جواب دیا۔ کہ میر صاحب اس مین کوئی شبہہ نہ سمجہو
اور میرے بیان کی صداقت گنیش سے جو تمہاری
ماں کا قاتل ہے کر سکتے ہو۔ یہ کہکر وہ مر گیا۔ اور
مجھے تنہا اس اندہیری کوٹہری مین چہوڑ گیا جیلر
ایکمرتبہ آتا تہا اور مجھے کہانا پانی اپنے سامنے دلوا
جاتا تہا۔ ایک عرصہ کے بعد جیلر نے مجھے کمزور اور
ناتوان دیکہکر اسقدر مہربانی فرمائی کہ سپاہیون
کی حراست مین دن مین نصف گہنٹہ تک جیل مین ٹہلتا
جس سے میرے ہاتہہ پیرون مین کچہہ کچہہ قوت آنے
لگی۔ جب میری قید کا آٹہوان سال بہی نصف
گذر گیا تو وہ جیلر جسنے مجھپر یہ سختی کی تہی مر گیا۔
یا موقوف ہو گیا۔ یا پنشن پا گیا۔ خوبی قسمت سے
دوسرا جیلر مہربانی سے پیش آیا۔ اور قید تنہائی
سے نکالکر اور قیدیون کے ہمراہ پہلی کوٹہری مین
قید کیا۔ یہ فراخ اور کشادہ تہی۔ اور نہ اسقدر
لوگ آتے جاتے نظر آتے تہے۔ اور مین اُن کی
حرکات کو شوق سے دیکہتا تہا۔ اب وہ بیہودہ
خیال میرے جاتے رہے تہے۔ جب بارہ سال
میری قید کو گذر گئے تو اتفاق سے لکہنؤ کا بادشاہ
مر گیا۔ قیدی خوشی کے نعرے مارتے تہے۔ جامہ
مین پہولے نہ سماتے تہے دریافت کرنے سے معلوم
ہوا کہ یہانکا یہ آئین ہے۔ کہ جب نیا بادشاہ
تخت پر بیٹہتا ہے تو سب قیدی رہا ہو جاتے ہین
صاحب مجھے بڑا انتظار تہا کہ وہ کونسا وقت
آئیگا۔ کہ جب مین آزاد ہونگا۔ آخرکار وہ وقت
آیا۔ اور جیلر کے پاس حکم بہی پہنچگیا۔ اس نے
ہتکڑی بیڑی کہلوادی۔ اور بہت نصیحتین کین
اور ایک جوڑا پورانے کپڑے اور پانچ روپیہ نقد
دیکر چہوڑ دیا۔ جیل سے باہر نکلکر مین بالکل آزاد تہا۔

مین نے خدا کا شکر کیا۔ کہ بارہ سال کے بعد
قید سے نجات پائی۔ دن بہر شہر مین ادھر
ادھر پہرتا رہا۔ شام کیوقت ایک بہٹیارے
کی دکان پر کہانا کہایا اور اُسکی اجازت سے شب بہر
اُسی جگہہ آرام کیا۔ یہ اول روز تہا کہ اسقدر
عرصے کے بعد مٹہی نیند سویا۔ علی الصباح مین
وہان سے چلدیا۔ مجھے اسکا کچھ خیال نہ تہا۔ کہ
مین کس طرف جاتا ہون۔ اس فراخ دنیا مین
مجھے سب مقام یکسان معلوم ہوتے تہے۔ آخر
مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مین بندیل کہنڈ پہنچ
جاؤن توشاید اپنے پرانے رفیقون سے ملجاؤن۔
مین نے ایک فقیر سے ایک کلاہ اور فقیرانہ لباس
کچھ قیمت ادا کر کر خرید کئے۔ اور فقیرانہ صورت
بنا کر لکہنؤ کے شمالی دروازہ سے باہر نکلا۔ اس
لباس مین مجھے کسی جگہہ پر کہانے پینے کی کمی نرہی
ہر جگہہ بغیر سوال کئے ملتا تہا۔ یہانتک کہ مین
جالون پہنچ گیا۔ اور وہ روپیہ جو جیلر نے مجھے
دیا تہا۔ بدستور میرے پاس موجود رہا۔ اب
مین سیدہا اس ملا کے مکان کی طرف روانہ ہوا
مجھے میری لڑکی کا ہمیشہ خیال رہتا تہا اور مین
ایک نظر اوسی اُسے دیکہنا چاہتا تہا۔ ہائے
افسوس میری کم نصیبی نے یہان بہی ناکامیاب
رکہا۔ اب ایک اور شخص اُس مکان مین رہتا تہا
جس سے معلوم ہوا کہ کئی سال ہوئے کہ وہ ملا
دہلی چلا گیا۔ اور جب مین نے لڑکی کا حال دریافت
کیا تو اُس نے جواب دیا کہ ملاجی نے جس لڑکی کو
بیچنے کیا تہا اوسکی شادی کردی ہے۔ مین اُس
شخص کو نہین جانتا کہ وہ کہان رہتا ہے اور
اسکا کیا نام ہے مین وہان سے واپس ہوا۔
اور اپنے قدیمی مکان کو دیکہا اوسکو دیکہکر مجھے
نہایت رنج والم ہوا۔ اور جالون سے باہر نکلکر
ایک باغیچہ مین جہان ایک فقیر مدت سے رہتا تہا۔
اور جسکو مین جانتا تہا۔ پہنچا۔ مین نے صدہا مرتبہ
روپیہ پیسہ و غلہ وغیرہ سے اسکی امداد کی ہے۔
اور بہت سا روپیہ خیرات مین دیا ہے۔ اور اب
مین بہی مثل اسکے فقیرانہ لباس مین ہون۔ اُسکے
سامنے گیا۔ اور اسنے مجھے مطلق نہ پہچانا۔ یہ فقیر
بہت ضعیف اور کمزور ہوگیا تہا۔ اسکا باغ جو
مختلف پودون سے ہرا بہرا اور صاف رہتا تہا۔
اب یا تو گہاس نظر آتی تہی۔ یا کوڑے کرکٹ کا
انبار تہا۔ یہ فقیر اب اس سے معذور تہا کہ شہر مین
جائے اور اپنے کہانے کے واسطے روٹیان و آٹا
مانگ لائے۔ مجھے اُسکی یہ حالت دیکہکر بہت صدمہ
ہوا۔ مین نے اپنے کو آوارہ گرد قلندر ظاہر کیا۔
اور درخواست کی کہ اگر آپ بخوشی اجازت دین
تو مین چند روز آپکی خدمت مین رہون۔ اور جو

کچہ شہر سے لائون اس مین سے نصف آپ کو دون۔ فقیر نے فوراً منظور کرلیا۔ اور مین اس امید پر وہان رہنے لگا۔ کہ شاید کسی وقت ٹھگو نکا گروہ اسطرف سے گزرے۔ اور مین اپنا حال انپر ظاہر کرون۔ ایک روز مین نے اس فقیر سے دریافت کیا کہ کیا کوئی ٹھگ جالون مین ہاتہی کے پیرون مین کچلوایا گیا تہا۔ اس نے وہ حال کل بیان کیا خصوصاً میرا حال بڑے افسوس اور ہمدردی سے بیان کیا۔ اور سچے محسن کی طرح رنج ظاہر کیا۔ کہ میری آنکہون سے آنسو نکل آئے۔ اور مین اپنے کو نہ روک سکا۔ اور مین نے اپنا حال کل اس سے کہدیا۔ کہ وہ بدنصیب امیر علی مین ہی ہون۔ اور اسوقت پریشانی کی حالت مین مارا مارا پہرتا ہون۔ فقیر کو کمال حیرت ہوئی پہر جب اس نے مجہکو بخوبی پہچان لیا۔ تو میرے رفیقون کا حال بیان کیا بہت سے مر گئے تہے۔ بہت سے سزایاب ہو چکے تہے۔ بعض بعض ادہر ادہر آوارہ پہرتے تہے۔ اور بہت سے نئے ٹہگ پیدا ہو گئے تہے۔ جن مین ایک جوان آدمی مسمی فرنگی سب پر سبقت لیگیا تہا اور بڑا نام پیدا کیا تہا۔ میرے زمانہ مین یہ بچہ تہا۔ چار مہینے تک مین اس فقیر کے پاس رہا۔ اور شہر کی گلی گلی کوچہ کوچہ مانگتا پہرا اور اپنا اور اس فقیر کا شکم سیر کرتا رہا۔ یہ میرا گدائی کرنا صرف اس غرض سے تہا۔ کہ کسی وقت ٹہگو نکا قافلہ ملے۔ اور مین پہر انکا افسر بنون۔

مصنف قصہ۔ امیر علی ٹہگون کا افسر ایسا جلد جیلخانہ کی تکلیف بہول گیا اور پہر اسی نالایق فعل کی طرف متوجہ ہوا۔

مین۔ ہان صاحب۔ اب میرا دل سختیون اور مصیبتون کو برداشت کرتے کرتے بہت سخت ہو گیا ہے۔ بر خلاف اسکے ایک شوق طبیعت مین موجزن ہے۔ میرے سینہ مین آگ لگ رہی ہے۔ کہ اپنے پرانے اسنا پاک کپڑے جسم سے اُتار کر پہینکدون۔ مجہے اسبات کی پروا نہین ہے کہ افسر ہی بنجاؤن۔ بلکہ جو عہدہ اس گروہ مین ملے اسکو بخوشی قبول و منظور کرون۔ گو میری ڈاڑہی اور سر کے بال سفید ہو گئے مین۔ اور تفکرات نے میری صورت کو بالکل تبدیل کردیا ہے میری عمر زیادہ نہین ہے۔ میرا جوش کم نہین ہوا ہے۔ میری کرہمت پست نہین ہے مین اپنے ارادون مین ویسا ہی مضبوط اور توانا ہون جیسا کہ پہلے تہا۔ صاحب اب مین موضع تناوی کی طرف روانہ ہوا۔ کیونکہ مجہے امید تہی کہ وہ جرتشی پنڈت شیخ نصیرالدین کا دوست ملے گا۔ اسکا حصہ مین چالوں سے

پہلے روانہ کرچکا تہا۔ گو کوئی رسید اُس کی
نہین آئی تہی۔ مگر روپیہ اُسکے پاس ضرور پہنچ
گیا تہا۔ تہوڑے روز مین تنادی پہنچگیا۔
اور مجہے امید ہوئی کہ ٹہگونکا فرقہ جلد ملیگا۔ کیونکہ
رستہ مین بہت سے نشانات ایسے نظر آئے جس سے
پایا جاتا تہا۔ کہ ٹہگونکا گروہ یہان سے امروز
فردا مین گیا ہے۔ مگر ہائے افسوس اس سے بہی
محروم رہا۔ پہر مین اس جوتشی کے پاس گیا وہ
اپنے مندر مین موجود تہا۔ وہ خوش خلقی سے
پیش آیا۔ اور باوجود میری اسقدر بدقسمتی کے
اس نے معقول طور سے خاطر و تواضع کی چونکہ
وہ اپنا تعلق کسیقدر ٹہگونکے ساتہ رکہتا تہا۔
سلئے اس نے کہا۔ کہ رامدین جمعدار کی ماتحتی
مین بیس ٹہگونکا گروہ کل ہی نربدا کی طرف گیا
ہے۔ اور تم بہت آسانی سے اُن تک پہنچ سکتے
ہو۔ انکو ایک اعلیٰ سردار کی ضرورت ہے۔
خوشی تمہاری ماتحتی مین وہ کام کرنا پسند کرینگے
تمہارا نام ایک عالم مین مشہور ہے۔ ذرا تم
میری چہٹی لیتے جاؤ۔ یہ تمہاری ضرور امداد
کریگی۔ اسنے اُسیوقت چہٹی لکہکر میرے حوالے
کی۔ پہر مین نے وہان توقف کرنا فضول سمجہا۔ اور
فوراً نربدا کی جانب انکی تلاش مین روانہ ہوا
خوبی قسمت سے مین دوسرے روز انکے پاس
پہنچگیا۔ وہ مجہسے بہت گرمجوشی سے ملے۔
اور مجہے زندہ دیکہکر حیران ہوئے۔ کیونکہ
مجہے مردہ تصور کرچکے تہے۔ پس اسیوقت عمدہ
پوشاک مجہے پہنائی اور اپنے گروہ مین ہی مجہے
سمجہنے لگے اور برادرانہ برتاؤ سے پیش آئے۔ انکے
اس برتاؤ نے میرے پژمردہ دلکو تر و تازہ کردیا
اور رامدین سے یہ فیصلہ ہوا کہ ہمارا تمہارا برابر کا
حصہ رہا۔ اور مین نے اپنا رفیق رومال ہاتہ
مین لیا اور رسمیات معمولی ادا کرنیکے بعد گڑ کہایا۔
صاحب آپ میرے معرکون کا بیان جو سازون
کے ساتہ ہوئے سنتے سنتے اور لکہتے لکہتے تہک گئے
ہونگے۔ اس لئے اس بیان کو مختصر کرتا ہون
اور نہ کوئی معرکہ رامدین کے ہمراہ ایسا پیش
آیا جو قابل بیان ہو۔ اب ہم کمپنی کے ملک
سے بچتے ہوئے اور سیندہیا کے ملک مین ہوتے
ہوئے برہان پور پہنچے۔ اور واپسی کے وقت
اونکار ناتہہ جی کے جو نربدا پر واقع ہے درشن
کئے۔ خوش قسمتی سے یہان ہمنے جاتریونکی
ایک جماعت کو بہکایا اور جام گہاٹ پر
اودین کو جاتے ہوئے انکو قتل کیا۔ لوٹ
کا بہت سامال ہمارے ہاتہ آیا۔ خاص میرے
حصہ مین چارسو کئی روپیہ آئے تہے۔ اب میرے
اقبال کا ستارہ پہر چمکا۔ لیکن رامدین کو میری

فعل اور تدبیر اور ترقی پر حسد پیدا ہوا اور
چند مرتبہ تنازعہ ہوا۔ مجبوری حالت مین مین نے
اسکا اور اس نے میرا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور
مین نظام کے ملک مین اپنی قسمت آزمائی کی
غرض سے روانہ ہوا۔ ہائے یہ میری قسمت
مین نہ تہا۔ اور راستہ ساگر ہوکر تہا۔ راستہ
مین میرا پورانا واقف کار گنیش ملا۔ جو ایک
چہوٹے سے خراب وخستہ گروہ کا سردار تہا مجھے
اسکی صورت سے نفرت تہی اسلئے فوراً غصہ
آیا۔ اور مجھے اپنی ہسٹری اور اس بڈہے ٹھگ
کی داستان جو جیل کے اندر سنی تہی یاد آئی۔
پہر بہی مین نے اپنی نفرت کو اسپر ظاہر نہونے دیا
اور ضبط سے کام لیا۔ اور اپنے خیال اور
غصہ کو آیندہ موقعہ مناسب پر ملتوی کیا۔
اسکے ہمراہ ایک ٹھگ تہا جسکو مین عرصہ سے
جانتا تہا۔ یہ گنیش کی تنک مزاجی اور کج
خلقی سے ناراض تہا۔ اسنے مجہسے درخواست
کی۔ کہ تم ہمکو اپنی ماتحتی مین کام کرنیکی اجازت
دو۔ تو ہم گنیش سے علیحدہ ہوکر اسکی زیادتیون
سے محفوظ رہین۔ مین نے منظور کرلیا۔ اور
اور چالیس آدمی میری ماتحتی مین ہوگئے۔
اور اب مین پہر ایک عمدہ اور معقول قافلہ
کا جمعدار بنگیا۔ اور پہر رتیان کی طرف

روانہ ہوئے۔ اور موضع ہندیا کے قریب
ایک مقام پر ہم نے اپنی سکونت اختیار کی۔
اور ہر طرح سے محفوظ تہے۔ اور دو برس بڑے
خوش اقبالی سے گزرے۔ اور اب امیر علی نے
(یعنے مین نے) بہت بڑی شہرت حاصل کرلی
تہی۔ اور میرے نام سے لوگونکو خوف معلوم
ہوتا تہا۔ اب مین نے اپنا مصمم ارادہ کرلیا تہا
کہ اگر اس سال مین مجھے دو چار ہزار روپیہ
کسی معقول ہنج سے ملگیا تو آیندہ کبہی اس
پیشہ کی طرف خیال بہی نہ لاؤنگا۔ اور اپنی
بقیہ عمر اپنی لڑکی کے پاس جس کا پتہ مجھے
دریافت ہوگیا تہا بسر کرونگا۔ یہ ایک شیخ
چلی کا سا خیال تہا۔ ورنہ جو ہروز ازل کلک
تقدیر سے لکہا جا چکا ہے۔ وہ کیونکر کم وبیش
ہوسکتا ہے۔ لیکن انسان کی بیہودہ اغراض
اسکو اپنے خیال خام کے پورا کرنیکو مجبور کرتی
ہین۔ اور کبہی مغلوب نہین ہونے دیتی اور ہمیشہ
امید دلاتی رہتی ہین۔ چنانچہ مین نے اسمرتبہ
کلکتہ کے سفر کی تیاری کی۔ اور یہ بہی ارادہ
کرلیا۔ کہ کالی کی مندر مین ضرور پوجا کرونگا
شگون موافق نکلے۔ اور نہایت خوشی خرمی
کے ساتہ روانہ ہوئے مجھے یہ بہی معلوم تہا
کہ گورنمنٹ نے میری گرفتاری کیلئے پانسو روپیہ

اشتہار دیا ہے ۔ مجھے اسکا مطلق خیال نہ تہا۔
بلکہ مین اپنی شہرت اور نام آوریکا کافی ثبوت
سمجھکر نازان تہا۔ کہ خدایا تو نے اس رتبہ پر
پہنچایا۔ ایک زمانہ میرے نام سے خوف کرتا ہے
مین بہت خوش تہا کہ اے امیر علی تو تاریکی سے
نکل آیا اور تیرے نام کا ایک عالم مین نقارہ
بجگیا۔ جو ایک عرصہ تک قایم رہیگا۔ اور جو خوف
جو مجھے ڈراتا تہا اسکا مقابلہ کرتا تہا۔ صاحب
یہ میری عین حماقت تہی۔ اس دُنیا مین نہ کوئی
کسیکا رفیق اور نہ کوئی کسیکا شفیق۔ دُنیا ہے
اور مطلب۔ مجھے شگونونکے مبارک ہونے سے
کامل بہروسہ تہا۔ کہ کمپنی کے اضلاع مین گرفتار
ہونے سے بچ جاؤنگا جہان شگون کے خلاف
پوری کامیابی سے کارروائی ہو رہی تہی۔
ساگر ہمارے راستہ پر تہا۔ اور شاید مین اس سے
بچکر ہی چلا جاتا۔ مگر مجھے اپنی چالاکی اور کامیابی
پر بہروسہ۔ دوسرے شگونون کی عمدگی تیسرے
تقدیر اسی طرف کہینچے لئے جاتی تہی۔ اور وہان
قسمت در پردہ کچہہ اور ہی شگوفہ چہوڑ رہی
تہی۔ جب ہم اس علاقہ مین پہنچ گئے۔ تو شب کو
سفر کرتے تہے۔ اور کسی ویران مقام پر قیام
کرتے۔ آبادی سے بچکر نکلتے۔ بنج کی تلاش
مطلق نہ تہی۔ نہایت احتیاط سے آگے بڑھتے
اور تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر چوکیان بنی
ہوئی تہین۔ جہان کالی وردی والے ملک
الموت ہماری نظر مین پہنچتے تہے۔ پہر بہی تین چار
آدمیونکی بہوانی کے نام پر ہمنے قربانی کی۔ کچہہ
مال ہاتہہ نہ آیا صرف گوڑ کی رسم پوری ہوگئی

انجام یا اختتام

ہم ایک روز دور و دراز کی منزل طے کرکے ایک
گانون مین جو ساگر سے بہت قریب تہا پہنچے۔
اور ایک خالی مکان مین جسکو ہم بخوبی جانتے تہے
قیام کیا۔ بہت جلد کہانا پکایا اور کہا کر سو رہے
اور ہم نے ایک آدمی نگہبانی کے واسطے چہوڑا
کہ اگر کسی قسم کا خدشہ ہووے۔ تو وہ ہمکو فوراً
خبر کردے۔ شب بخیر و عافیت گزری علی الصباح
نسیم سحری کے خنک جہونکون سے سب سے پہلے مین
بیدار ہوا اور مین نے سب کو ہوشیار کیا۔ اور
اسی وقت ہم سب لوگ وہان سے روانہ ہوگئے
مین نے اپنے رفیقون سے کہا کہ خطرہ جو پیش نظر
تہا وہ جاتا رہا دوپہر تک ہم دس بارہ کوس کے
فاصلہ پر پہنچ جائینگے۔ پہر راستہ صاف ہے۔
اطمینان سے سفر کرینگے صاحب میرا یہ خیال
غلط تہا۔ فلک شعبدہ باز اور ہی فکر مین تہا۔
افسوس میرے گروہ مین سے دو آدمیون نے

وفائی وہ مخبری کر چکے تھے۔ اور میرے گرفتار
کرانیکے فکر میں تھے۔ جسکا حال بعد میں معلوم ہوا
وہ گاؤں ہماری نظروں سے غائب ہو گیا۔ اور
سڑک اعظم پر ہم چل رہے تھے۔ جسکے دونوں طرف
کشادہ میدان تھا۔ ایک خرگوش ہمارا راستہ
کاٹ کر چلا گیا۔ اس بدشگونی سے میرا دل بہت
گھبرایا۔ اور میں نے اس راستہ سے سفر کرنا مناسب
نہ جانا۔ لیکن وہ دونوں نمکحرام دغاباز میرے
اس ارادے کے مانع آئے۔ اب آفتاب بھی نکل آیا
تھا۔ اور دو تین کوس راستہ بھی طے ہو چکا تھا۔
کہ ایک نالہ راستہ میں ملا۔ چونکہ ہم میں سے
کسی نے بھی صبح کیوقت ہاتھ منہ نہیں دھویا تھا
اس لئے سب اس بات پر متفق ہوئے۔ کہ ضروریات
سے یہاں فارغ ہو جانا چاہئے۔ سب سے پہلے
وہ دونوں دغاباز گھوڑے سے اترے اور نالہ
کے کنارہ جا بیٹھے۔ صاحب خربوزہ کو دیکھکر
خربوزہ رنگ بدلتا ہے۔ سب لوگ ہتیار
کھولکر اور کپڑے اتار کر پانی کے کنارہ جا بیٹھے۔
چند لمحہ نہ گزرے ہونگے۔ کہ کچھ سوار و پیدلوں نے
جو شاید گھات میں بیٹھے ہوئے تھے ہم پر حملہ کیا۔
میں آج اپنی حماقت پر کمال افسوس کرتا تھا اور
سخت نادم تھا۔ اور دل ہی کہتا تھا کہ اے
امیر علی تیرا تجربہ کہاں گیا۔ تو کبھی ہتیار اپنے
جسم سے علیحدہ نکرتا تھا۔ اور آج اسقدر غافل ہو
پر رکھدیئے۔ میں تیر کی طرح اسطرف لپکا۔
اسوقت اُن دونوں مکاروں نے مجھپر حملہ کیا
اور مجھے چمٹ گئے۔ میں نے کوشش کی کہ ان
مکاروں کے ہاتھ سے نجات پاؤں۔ کبھی کاٹتا
تھا۔ کبھی گالیاں دیتا تھا۔ اور جو ہاتھ خالی ہوتا
تو گھونسا مارتا تھا۔ لیکن دو بہادروں کے پنجہ
سے نہیں چھوٹا۔ کہ سوار و پیدل میرے پاس
پہنچ گئے۔ اور مجھکو گرفتار کر لیا۔ میرے ہمراہیوں
نے مقابلہ کیا۔ بعض بھاگ گئے بعض زخمی ہو کر
اور بعض فوراً گرفتار ہو گئے۔ یہ کارروائی بہت
جلدی ختم ہو گئی۔ مجھے بیان کرنے میں دیر ہوئی
لیکن وہاں اسقدر بھی وقفہ نہیں ہوا۔ میں نے
اُن مکاروں کو سخت لعنت وملامت کی۔ کاش
اگر وہ مجھے نہ روکتے تو امیر علی زندہ گرفتار نہوتا
دس پانچ سوار و پیدلوں کو قتل کرتا۔ اور یہی
جگہہ مر جاتا۔ اب اُن بدذاتوں کی بن آئی اور
میں نے سخت درشت کلمے کہے اسکا جواب مجھے
دینے لگے۔

پہلا شخص۔ کہئے حضرت اب آپکا کلکتہ کے
سفر کا ارادہ کیا ہوا۔ جمعدار صاحب خوب یاد
رکھوگے۔ کہ ہم نے آپکو ایک دو دو بار سفر سے
باز رکھا۔ اب ساگر میں واپس پہنچکر ایک فراغ

مکان مین رہتے - اپنے قدیم دوستون سے
ملاقات کیجیے اس کام کی داد دیجئے -
دوسرا - اب تمہاری زیست کا پیمانہ لبریز ہوگیا
جو دیدہ و دانستہ اس جنگل مین آئے جہان ایک
شیر ببر رہتا ہے اور اسکے مُنہ انسان کا خون
لگا ہوا ہے - کیا آپ اس اشتہار کو بہول گئے -
جسمین آپکی گرفتاری اور سہا سو روپیہ کا انعام
درج ہے - وہ جرات و دلیری اب کہان ہے -
وہ تیر کا چلانا - تلوار کا چمکانا خیرباد ہوگیا ؎

کہان ہے ترا تیر پہلو گزار
کہان ہے ترا خنجر آبدار
ترا زور بازو گیا اب کہان
کہان ہے ترا اب وہ شور و فغان
بہت تونے خونریزی خلق کی
بس آخر کو تیری سزا تہی یہ ہی

سوارونکا سردار - زیادہ بک بک نہ کرو -
بیہودہ باتون سے کیا نتیجہ نکلتا ہے - تم واقعی
قابل ملامت ہو - تم نے اپنے سردار کے ساتھہ
بیوفائی کی - اسقدر شیخی کرنے سے کہین تمہارے
انعام مین فرق نہ آجائے -

صاحب وہ دونون شخص خوف کہا گئے - اور
خاموش ہورہے سوارون اور پیادون نے
جو حقارت کی نظر سے دیکہا تو اور بہی نادم ہوئے
یہ سوار مجھکو گرفتار کئے ہوئے اسی راستہ سے
ساگر لیجاتے تہے - جس راستہ سے مین خوش و
خرم آزادی کے ساتھہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا
کہاتا اور سیر کرتا ہوا آیا تہا - اب مین اپنی
غلطی پر سخت نادم تہا - کہ مین نے ٹھگون پر
کیون نہین عمل کیا - اور کیون راستہ کو چہوڑا
شنیدہ کہ بعد از جنگ آید بر کلہ خود باید زد - یہ
تیسرا مرتبہ تہا کہ مین قید ہوا - اس مرتبہ مجھے
رہائی کی قطعی امید نہ رہی تہی - پہلے ہر مرتبہ
کچھہ نہ کچھہ امید مجھے ہوتی تہی - اس مرتبہ بالکل
مایوسی ہوگئی - اول اس زمانہ مین جوان تہا -
اور جوان آدمی کا دل - طبیعت - خیال - ارادہ
ہمیشہ تسکین بخش ہوتا ہے - میری دلی امنگین
اور طبیعت کے جوش سب سرد ہو چکے تہے - لیکن
متواتر تجربون اور آزاد زندگی کی جرات و عیش
نے ان بجہے ہوئے شعلون کو پہر بہڑکا دیا تہا -
موت بالکل مجھے اپنے قریب دکہلائی دیتی تہی -
مین انگریزی قانون کی سختی سے بخوبی واقف تہا
کہ ٹھگون - رہزنون کے فرقہ پر خواہ وہ کیسے ہی
ہون رحم نہین کیا جاتا - خاصکر مجھہ جیسے شخص
پر جسکا نام ایک زمانہ مین مشہور رہے ہو ایک
عالم مین اسکے انعام کا اشتہار ہو چکا - اسی وجہ سے
میرا حال نہایت خراب تہا - اور یہی خیال تہا

کہ مین پہانسی پاؤنگا۔ افسوس جو میری
خواہش تہی (کہ مین کسی معرکہ مین مارا جاتا
اور نام حاصل کرکر سیدہا بہشت کو چلا جاتا)
وہ پوری نہین ہوئی۔ اب میرے جرمون کا
بار میری گردن پر اسقدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ
میری روح کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اور دوزخ
کا عذاب مجھے دکہلائی دیتا ہے۔ ہزارون ناقص
خیال میری طبیعت مین بڑی تیزی سے دوڑ
کر رہے تہے۔ جس سے ایک خوفناک صورت
پیدا ہوتی تہی۔ اور دماغ بگڑتا چلا جاتا تہا۔
سوار و پیادے مجھے گہیرے ہوئے تہے۔ اور
مین نیچی نگاہ کئے انکی حراست مین جاتا تہا۔
اور کوشش کرتا تہا۔ کہ اپنے گئے ہوئے حواس
کو آیندہ موت کے نظارہ کے واسطے جمع کرون۔
مگر بیفایدہ۔ مجھے کامل یقین تہا کہ مین فوراً
قتل کیا جاؤنگا مجھ جیسے مجرم کی تحقیقات
کی بہی ضرورت نہین ہے۔ ساگر پہنچکے بعد
مجھے کامل حفاظت سے اس افسر کے پاس لیگئے
جو برٹش گورنمنٹ کی جانب سے ٹہگون کی
گرفتاری کے واسطے مقرر تہا۔ یہ ایک نوجوان
لمبا چوڑا خوبصورت اور موزون آدمی تہا۔
اسکی صورت پر رعب اسقدر برستا تہا۔
کہ دیکہتے ہی مجھے خیال ہوا۔ کہ مین اب خوفناک

ہلاک کر دیا جاؤنگا۔ رحم نے اسکو مطلق حصہ
نہ ملا تہا۔ مین اقرار کرتا ہون کہ جو وقت
وہ افسر مجھے مخاطب ہوا۔ تو مین کانپنے لگا

افسر۔ امیر علی آخر تم گرفتار ہوئے تم جانتے
ہو کہ تمپر کیا کیا الزام قایم کئے گئے ہین (منشی
سے مخاطب ہوکر) اس مجہول کے جرمون کی
فہرست جو بنائی گئی ہے وہ پڑہکر سنادو۔

صاحب منشی نے میرے جرمون اور قتل کی
فہرست مفصل نکال کر پڑہی۔ جنکو مین جانتا
تہا۔ واقعی سب واقعات صحیح درج تہے۔ صرف
چند واقعات درج نہ تہے۔ اپنے دل مین خدا
حافظ کہا۔ اور کوئی امید نرہی۔ تاہم مینے
اپنی طبیعت کو سنبہالا۔ اور کہا۔

مین۔ مین نے برٹش گورنمنٹ کے عدل و
انصاف کی بہت تعریف و توصیف سُنی ہے
جو جرم مجھپر لگائے گئے ہین۔ وہ غلط ہے مجھے امید ہے
کہ آپ تحقیقات فرماکر میرے نسبت حکم مناسب
نافذ فرمائین گے۔

افسر۔ خواہ کیسے ہی سنگین مجرم ہون جبتک
تمہارے جرمونکا کافی ثبوت نہ ملیگا۔ اور
معقول شہادت نہوگی کوئی حکم نہین دیا جاسکتا
اطمینان رکہو تحقیقات کی جائیگی (ایک
چپراسی سے مخاطب ہوکر) اچہا ایک مخبر کو

نمبروار آنے دو۔ اور وہ امیر علی کے سامنے
امیر علی کے جرمونکی کیفیت بیان کرے۔
صاحب پہلا مخبر جو آیا۔ یہ وہ شخص تہا جو میری
مصیبت کے زمانہ کے شروع ہونے سے پہلے میرے
شریک تہا۔ اس نے منشی برج لال اور اسکے
بیٹے کی نسبت میرا امد گنیش کا تنازعہ اور شیخ
نصیر الدین سوداگر کے قتل کا حال لفظ بلفظ
بیان کردیا۔ اور ان معرکون کا حال میری
طبیعت پر ایسا منقش ہوگیا۔ کہ نہ مین کوئی
سوال کرسکا اور نہ جواب دیسکا۔ پہر اس نے
کہا راجہ جالون سے آپ میرے بیان کی تصدیق
کرسکتے ہین۔ دوسرے امیر علی کی پیشانی پر جو داغ
ہے وہ بہی میرے بیان کی شہادت دیتا ہے۔ پہر
مجہسے کہا کیا سیر صاحب میرا بیان غلط ہے ہرگز
نہین۔ مین اکیلا ہی نہین ہون۔ میری طرح
بہت سے آدمی یہان موجود ہین جو سب ان
واقعات سے واقف ہین جناب جمعدار صاحب
بہت سی قبرین کہودی گئین۔ جن مین تم نے اپنے
پنج کی آسامی دفن کی تہین۔ اور نعشین نکالکر
شناخت کی گئین۔

مین۔ تم کا لفظ کیون استعمال کرتے ہو بلکہ ہم کا
لفظ کہو۔ کیا تم نے جو گنیش کی مدد کی تہی اس سے
منکر ہو سکتے ہو۔

صاحب میرے اس کہنے پر ہر چہار طرف سے آواز
آئی کہ مجرم نے اپنے جرم سے اقبال کیا۔

افسر۔ خاموش رہو۔ خاموش رہو۔ امیر علی
تم جانتے ہو تم نے کیا کہا۔ تم نے اپنے ٹہگ اور
ملزم ہونیکا اقرار کرلیا۔

مین۔ کف افسوس ملکر۔ مین نے جو کہا سو کہا
نہ مین اس سے منکر ہوسکتا ہون۔ اور نہ تکرار
کہنا چاہتا ہون۔ آیندہ کوئی لفظ میری زبان
سے آپ نہ سنین گے۔ مجہپر جسقدر آپکا مزاج چاہے
تشدد کیجئے اور چاہے جیسی سختی سے پیش آئیے
اور سنگین سے سنگین سزا تجویز فرمایئے۔

صاحب میرے اس کہنے سے کوئی نتیجہ نہ نکلا۔
بلکہ تحقیقات ہوتی رہی۔ اور بہت سے مخبر یا
ٹہگ جو مجہکو جانتے تہے۔ باری باری سے
آئے اور اپنا بیان لکہوا کر رخصت ہوئے۔
اب وہ دغاباز آئے جنہون نے اسوقت مجہے
گرفتار کرایا تہا۔ وہ برس سے میرے شریک تہے
سب واقعات بیان کئے اور مقتولون کی قبرون
کے نشان بتلائے۔ تحقیقات مقدمہ ختم ہوئی
اور مین قید خانہ مین بہیجدیا گیا۔ میری پورے
طورسے حفاظت کی گئی۔ موٹی بیڑیان پہنائی
گئین۔ اور ایک تنہا تنگ و تاریک کوٹہڑی
مین مین قید کیا گیا۔ ایک عرصہ تک کوئی پرسان

حال نہوا۔ تو مین نے یہ نتیجہ نکال لیا تہا۔ کہ میری قسمت کا آخر فیصلہ ہوگیا۔ مگر وہ منشی جسکو مین نے کچہری مین دیکہا تہا۔ ایک جمعدار اور دو مخبر انکو ہمراہ لیکر میرے پاس آیا اور کہا۔ امیر علی ہم صاحب کے حکم سے تمکو حکم سنانے آئے مین۔

مین۔ مین حکم سننا نہین چاہتا۔ مین بہی اورون کی طرح پہانسی پاؤنگا جسکا مجہے مطلق خوف نہین ہے۔ بہت سے نامی گرامی ٹہگ میرے سامنے مارے گئے ہین۔ آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ امیر علی مرنے سے نہین ڈرتا ہے۔

منشی۔ تمہارا قیاس صحیح ہے۔ تمہارے زندہ رہنے کی کوئی امید نہین رہی ایک دو روز مین آخر حکم ہو جائیگا۔ جالون کے راجہ نے تمہارے بابت کن حالات تحریر کئے ہین اور مخبرون کے بیان سے ملتے ہین۔ زندہ رہنا تمہارا قطعی ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ ڈہی سزا ہونگی پہانسی۔ یا حبس دوام بعبور دریائے شور۔

مین۔ نہین منشی جی۔ خدا کالا پانی کسیکو نہ دکہلائے اس سے تو پہانسی ہی بہتر ہے مجہے یہ بہی دریافت ہوا ہے جو لوگ وہان پہنچ جاتے ہین انکو پہر ہندوستان دیکہنا نصیب نہین ہوتا۔ اور جبتک زندہ رہتا ہے بیڑیان پہنے ہوئے لوہے کا کام کرتا ہے۔ ہائے مین نے یہ کام کبہی نہین کیا۔ مین اپنی تکلیف کی کیونکر برداشت کرونگا۔ اس سے تو پہانسی کا ملنا اچہا ہے۔

جمعدار۔ میر صاحب گہبراؤ نہین موت زندگی تمہارے اختیار مین ہے یہ مخبر اسکی کیفیت بیان کر سکتے ہین اور ہم انکے ساتہہ کس سلوک اور مہربانی سے پیش آتے ہین تم تو عقیل و ہوشیار ہو جلد باتین سمجہتے ہو۔

مین۔ یہ کبہی نہین ہو سکتا کہ امیر علی دغا کا دہبہ اپنے پاک اوصاف دامن پر لگائے۔ مین اپنی زندگی کے واسطے اورونکو گرفتار کراؤنگا

منشی۔ ارے نالایق بہا جی۔ ہم تیری خوشامد نہین کرتے۔ تیری منت نہین کرتے۔ تو صدہا جرمون سے پہانسی پانیکا مستحق ہے۔ تیرے نام سے تمام ملک کانپتا ہے۔ تیری قسمت مین جو لکہا ہے اسکو کوئی تبدیل نہین کر سکتا ہمنے تیری بہتری کی تدبیر بتائی۔ چاہے قبول کر یا نکر۔ کوئی جبر نہین کیا جاتا۔ مین بحث نہین کرتا۔ فوراً جواب دو کہ تم مخبر بننا چاہتے ہو یا نہین۔ اس حالت مین زندہ رہوگے۔ عمدہ کہانا ملیگا۔ پاک اور صاف لباس تمکو پہنایا جائیگا

دیکھو میرا وقت قیمتی ہے جلد جواب دو۔
دونون مخبر۔ امیر علی منشی کا کہنا مانو۔
دیدہ و دانستہ بیوقوف نہ بنو۔ پہر یہ وقت
ہاتہہ نہ آئے گا۔
صاحب مین اسوقت بہت ہی پریشان تہا
اور دو متضاد خیال میری طبیعت مین تیزی
سے دورہ کر رہے تہے۔ آخر یہ ہی خیال غالب
آیا کہ ایسی زندگی پر ہزار نفرین ہے۔ جو لوگ
دغا کا لفظ امیر علی کے ساتہہ استعمال کرین اور
کہین کہ اپنی جان کو عزیز سمجہکر اپنے ہم پیشہ
ساتہیون کے ساتہہ بدسلوکی کی۔ پس مین نے
منشی سے کہا۔ مہربانی سے آپ جائیے۔ اور
اپنے آقا۔ ولی نعمت سے کہدیجئے۔ کہ امیر علی
اس بات کو منظور نہین کرتا۔ بلکہ حقارت کی
نظر سے دیکہتا ہے۔ اور مرنے سے نہین ڈرتا
ہے۔ وہ لوگ واپس ہوئے۔ اور مین نے پہر
اس معاملہ پر غور کیا۔ تو یہ ہی معلوم ہوا کہ
اب آخر وقت قریب آگیا۔ مین موتکو لڑکون کا
کہیل سمجہتا تہا۔ اور میرا خیال تہا۔ کہ مین
سیدہا بہشت مین چلا جاؤنگا۔ اور وہان اپنے
والدین اور پیاری بیوی عظیمہ سے ملونگا۔
تہوڑی سی تکلیف برداشت کرنا کچہہ مشکل نہین ہے
جب مین نے مکرر سہ کرر غور کیا۔ تو میرے خیالات
بدل گئے۔ مین پہانسی پاؤنگا۔ کیونکر۔
نامردون۔ چورون رہزنون کی طرح۔ بہادر او
سپاہی کی طرح نہین مارا جاؤنگا۔ جسوقت
مین پہانسی پر چڑہونگا۔ کوئی لعنت کریگا
کوئی میرا تمسخر اڑائیگا۔ جان تڑپ تڑپ کر
بڑی مشکل سے نکلے گی اسوقت مجہکو ایک شخص
کی حالت یاد آگئی۔ جسکو پہانسی اس زمانہ
مین جبکہ بندہی ناتہہ میرے ہمراہیون مین
شامل تہی۔ اور میری آنکہون کے سامنے اسکی
تصویر بن گئی۔ ایک طرف ان خیالات کا
بار تہا۔ دوسری طرف پیاری زندگی کا خیال
جو مبہم ہے کہ غلامی کی زندگی ہے۔ مگر پہر زندگی
ہے۔ لہذا مین مخبر بننے پر راضی ہو گیا۔ اور
خیال ہوا کہ شاید گورنمنٹ کو میری وفاداری
ایمانداری وحسن کارگزاری پر کسیوقت رحم
آجاوے اور مین پہر آزاد ہو جاؤن مدت تک
مین اپنے دل سے بحث کرتا رہا۔ آخر کار
مجہے خبر ملی کہ کل تیرے مقدمہ کی تحقیقات
ہے۔ اور میری قسمت کا قطعی فیصلہ ہو جاویگا
پہانسی کی سخت مصیبت سے روح کانپتی تہی
دریائے شور کے خوف سے بخار چڑہتا تہا۔
منشی کی نصیحت بہتر معلوم ہوتی تہی لیکن لفظ
دغا سب ارادے بدل دیتا تہا۔

اوسیوقت گنیش یاد آیا۔ اور اس کے عوض لینے کے خیال نے پہر طبیعت کو شیر بنا دیا۔ کہ بس یہ ہی وقت اچہا ہے۔ ورنہ دل کا ارمان دل مین ہی رہے گا۔ میری زندگی مین میرے سامنے اسے پہانسی دیجائے تو بہت مناسب اور انسب ہے۔ مین اسکے رہنے کی جگہہ خوب جانتا ہون۔ اسکی گہا تو انکو پہچانتا ہون۔ پس میرا پختہ ارادہ ہوگیا اور مین نے درخواست کی کہ وہ منشی جو اول مرتبہ میرے پاس آیا تہا۔ اب پہر میرے پاس بہیجا جاوے۔ چنانچہ وہ آیا۔ اور مین نے کہدیا کہ منشی جی تمہاری تجویز سے اتفاق کرتا ہون۔

منشی۔ اب تم راہ راست پر آئے۔ اور دانائی کی بات کہی۔ اگر تم صدق دل سے اپنی خدمت معینہ کو انجام دوگے۔ تو بہت خوش رہوگے۔ ورنہ سخت سزا پاؤ گے۔

مین۔ منشی جی یہ بتا دیجے کہ مجہے کون کون سی خدمت انجام دینی ہونگی۔ پہر آپ کہیں ہی منہ سے کہلوا دونگا کہ امیر علی واقعی ایک سچا اور وفادار اور نمک حلال اور گورنمنٹ کا سچا خیر خواہ ہے۔

منشی۔ اچہا تو میرے ہمراہ کچہری چلو۔ وہان تمکو ہدایات بتائی جائینگی۔

صاحب میری ہتکڑی و بیڑی اسیوقت کہولدی گئی۔ اور ایک ہلکا سا لوہے کا ڈنڈا جس مین ایک کڑا لگا ہوا تہا میری ران مین باندہ دیا گیا۔ جس سے مین بہت آسانی سے چل پہر سکتا تہا۔ مگر دوڑ نہین سکتا تہا۔ اب مین مخبر بنگیا۔ اور یہ خوف دیا گیا کہ اگر آئندہ اس کام سے تو پہلوتہی کریگا تو فوراً پہانسی دیا جائیگا۔ کچہری پہنچتے ہی افسر نے سوال کیا۔ کہ تم گنیش کو جانتے ہو۔

مین۔ ہان بخوبی جانتا ہون۔ میری طرح اسکے واسطے بہی انعام مقرر کیا ہے۔ آپ کو اب تک معلوم نہین ہے۔ وہ اب بہی ساگر کے قریب ہی موجود ہے۔

افسر۔ کیا تم میرے آدمیونکو گنیش کے پاس پہنچا سکتے ہو۔ اس بات کا خیال رکہو کہ یہ پہلا کام تمہارے سپرد کیا جاتا ہے۔ اسبات کے کہنے کی ضرورت نہین ہے۔ کہ تمہین نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے اسوقت کام کرنا لازم ہے۔ گنیش بڑا دوراندیش اور چالاک آدمی ہے۔ اسکی گرفتاری کی جسقدر کوشش ابتک کی گئی ہین سب مین ناکامی ہوئی ہے اور وہ ہوشیار ہوگیا۔

میں - میں اپنی ہوشیاری و چالاکی کے
نسبت اسوقت کچھہ عرض کرنا نہیں چاہتا
وہ خود ظاہر ہو جاوے گا - مجھے چھہ سپاہی
بہادر اور منچلے ایسے دیجے - کہ جنکا میں بہیس
بدل ڈالوں اور پھر اپنے ہمراہ لیکر گنیش کے
پاس پہنچوں - اسکو میری گرفتاری کا حال
ابتک معلوم نہیں ہے - میں اسکو اپنے ہمراہ
حضور میں لے آؤنگا - مجھے یقین ہے بہت
بہی اُسکے ساتھہ رہتا ہے -
افسر - ہاں بہت ہی ایسا ہی خراب اور
بد معاش ہے - جیسا کہ گنیش -
میں - خیر بہت جیسا ہے - میں اسکو جانتا ہوں -
آپ چھہ سپاہی جیسے میں چاہتا ہوں منتخب
کیجئے - اُنکو ہتیاروں کی بہی ضرورت ہوگی -
اور میں بہی ایک تلوار مانگتا ہوں -
افسر - یہ ناممکن بات ہے - تمپر ابہی پورا بہروسہ
نہیں ہو سکتا کیا تعجب ہے کہ تم کسی وقت غفلت
میں میرے سپاہیوں کو قتل کر ڈالو -
میں - حضور کو اختیار ہے - اعتبار کریں
یا نکریں - لیکن اسقدر ضرور عرض کرتا ہوں
کہ امیر علی - دروغگو - دہوکہ دہ - نہیں ہے
جسقدر آپ مجھپر اعتبار فرمائیں گے میں اسقدر
کوشش کرونگا - اور مشتبہ حالت میں میرا
اطمینان ہی شبہہ پیدا کر دیگا -
صاحب یہ انگریزی افسر بڑا عالی دماغ - روشن
ضمیر - بیدار مغز تہا - اس نے ہر پہلو پر غور
کر کر فوراً نتیجہ نکال لیا - کہ اگر امیر علی بغیر تلوار
کے گنیش کے پاس جائیگا - تو اسکو شبہہ پیدا
ہوگا - اور کچھہ تعجب نہیں کہ قابو سے نکلجائے
اور بنا بنایا کام بگڑ جائے - ایک ملازم سے
کہا کہ امیر علی کی تلوار امیر علی کو دیدو -
(مجھسے مخاطب ہوکر) امیر علی اپنی تلوار کو لیلو
اور اب تمکو جلدی کرنی چاہئے - سپاہی باہر
تمہارے منتظر کہڑے ہیں -
میں - جبتک گنیش کو گرفتار نکرا دونگا -
کہانا پینا حرام سمجھونگا - حضور کو منہ نہ دکہاؤنگا
صاحب میں کچہری سے باہر آیا - اور چھہ زندہ
دل جوانوں کو جو مسلح تہے اپنے منتظر کہڑے ہوئے
پایا - میں نے اُن سے کہا کہ بہائیو - اس کاری
وردی کو اُتار ڈالو - اور سادے معمولی
کپڑے پہن لو - اور ایسی صورت بنالو کہ دیکھنے
والا فوراً یہ معلوم کرلے کہ یہ ایک دور دراز
کی منزل کر کر آئے ہیں - لوہے کا کڑا جو میرے
پیر میں تہا میں نے اسکو اس طریقہ سے باندھ لیا
کہ اسکی آواز مطلق نہ نکلتی تہی - اور اوپر سے
پائجامہ پہن لیا - اور اُن جوانوں کو ہمراہ لیکر

روانہ ہوا۔ شام کیوقت شاہراہ عام کو چھوڑ
کر آبادی سے بچکر پٹیل سیدانون کو طے کرتا ہوا
دور نکل گیا۔ اور مین نے کہا کہ اگر ہم اسی طرح
چلتے رہے تو آدھی رات کے پہلے پہلے گنیش کے
پاس جا پہنچین گے۔
دفعدار۔ (ان سپاہیونکا افسر) گنیش
کہان رہتا ہے۔
مین۔ وہ فلان گانؤکے پٹیل کے مکان پر
فقیرانہ صورت مین رہتا ہے۔
دفعدار۔ گنگاجی کی قسم مین نے اسکو دیکہا ہے
وہ قدآور اور پچہتا جوان ہے۔ اور ترچھی نظرون
سے دیکہتا ہے۔
مین۔ ہان وہ گنیش ہی ہے۔ کیا بغیر میرے
تم شناخت کر سکتے تہے۔
دفعدار۔ کاش ہمین یہ خبر ہوتی۔ تو ایک
ہفتہ پہلے اسکو گرفتار کر لیتے۔
مین۔ اچہا تو اب گرفتار کر لینا۔ گنیش کا
گرفتار کرنا کچہہ دل لگی نہین ہے۔ بہائی تمہین
ہوشیار رہنا چاہئے۔ کیا تم میرا اعتبار کروگے۔
دفعدار۔ مجہے تمپر اطمینان ہے۔ اور مین یہ
بہی یقین کرتا ہون کہ تم بیوفائی کر کر ہمارے
روزگار مین فرق نہ ڈالوگے۔ اور آئندہ کبہی
دہوکہ نہ دوگے۔ ہم بہی ہر طرح سے جہانتک ہمارے
امکان مین ہے امداد کرتے رہین گے۔
مین۔ مجہے گنیش سے ایک خاص عداوت ہے
اور اسکا عوض لینا ہے یہ کمبخت میری ماں کا قاتل ہے
صاحب اس قسم کی باتین کرتے ہوئے گیارہ بجے
شب کو اُس گانؤ مین پہنچے۔ اُسوقت تاریکی کا
پورا عمل دخل تہا۔ سنسانی ہمین کامیابی پر
مبارکباد دیتی تہی۔ اور تاریکی امداد کرتی تہی
اول تو کسی نے دیکہا نہین۔ اور جو دیکہا بہی تو
شب تاریک مین پہچانا نہین۔ پٹیل کے مکان پر
پہنچکر مین نے دفعدار سے کہا تم میرے ہمراہ چلو
اور ان جوانون کو ہمین کہڑا رہنے دو۔ مین
تمہارے ہمراہ گنیش کو بتائے آتا ہون۔ اسوقت
فوراً گرفتار کر لینا۔ میری اس گفتگو پر دفعدار
گہبرا گیا۔ استقلال اس سے رخصت ہوا۔ تو مین نے
کہا۔ اگر تمکو کچہہ خوف معلوم ہوتا ہے تو نہ چلو۔
مین تنہا جاؤنگا۔ لیکن ساگر پہنچکر تمہاری اِس
بزدلی اور پست ہمتی کا حال ضرور کہونگا۔
دفعدار۔ ہرگز نہین۔ یہ قطعی ناممکن ہے۔
کہ مین تمکو اپنی نظرون سے دور کرون۔ مجہے
سخت ممانعت ہے۔ خواہ کچہہ بہی صورت پیش
آئے۔ مین تمہارے ہمراہ چلونگا۔ پہر سپاہیون
سے مخاطب ہو کر۔ کہ اگر مین واپس نہ آؤن تو
تو تم سمجہہ لینا۔ کہ مین مارا گیا۔ فوراً ساگر واپس

چلے جانا۔ اور صاحب سے اطلاع کر دینا۔
صاحب مجھے اسکی پست ہمتی اور بیہودہ خیال
پر بہت افسوس ہوا۔ اور ہنسکر کہا۔ کہ یار تم
تو بڑے بودے ہو۔ برائے خدا کمر ہمت چست
کرو۔ خوف کو پاس نہ آنے دو۔
دفعدار۔ ہان میر صاحب چلئے۔ یہ دیکھ لیجے
کہ میری تلوار بھی میان مین کھلی ہوئی ہے۔ اگر
مجھے کچھ بھی شبہہ ہوا تو تمہین زندہ نچھوڑونگا
مین۔ کیسی نادانون کی سی باتین بناتے ہو۔
کیا میرا اعتبار نہین رہا۔
دفعدار۔ تجربہ کے بعد اعتبار کامل ہوتا ہے۔
مین۔ اچھا جو مین کہتا ہون اسکو یاد رکھو۔
تم وہان کسی سے کچھ نہ بولنا۔ اور جسوقت مین
باہر آؤن۔ تو تم اپنے ہتیارون سے ہوشیار
رہنا۔ اگر وہ تمکو دیکھکر کسی قسم کا شبہہ کرے یا
بھاگنے کی کوشش کرے۔ اور مین آ دریافت
کرون کہ ساگر کتنی دور ہے۔ اسیوقت تم ہمت
پر حملہ کرنا مین گنیش سے نپٹ لونگا۔ برابر کی
کارروائی ہے۔ دو دو آدمی دونو طرف ہین
اور گنیش ہمت کی نسبت اچھا تلوار کا ہنر جانتا ہے
دفعدار۔ ہان جسطرح سے تم کہوگے مین عمل کرونگا
تمہاری باتین صاف ہین۔ جن مین
وفاداری کی بو آتی ہے۔

صاحب مین نے مکانپر پہنچکر اپنی ٹھگی کی زبان
مین پٹیل کو آواز دی۔ جسونت۔ پٹیل جسونت۔
جسونت۔ کون ہے بہائی۔
مین۔ ابہی سے سوگئے۔ مین ہون امیر علی
جمعدار۔ اٹھو دروازہ کھولو۔ صاحب جسونت
اٹھا دروازہ کھولا چادرہ اوڑھکر باہر آیا۔ کہا
ہین امیر علی جمعدار تم اسوقت کہان۔
مین۔ ہان مین تمہارا دوست ہون۔ گنیش اور
ہمت کہان ہین۔
جسونت۔ دونون اندر سوتے ہین۔ ان سے
آپکو کیا کام ہے۔ اور اسقدر رات گئے تم یہان
کیونکر آئے۔ مین سمجھتا تہا۔ کہ تم کلکتہ کے قریب
پہنچ گئے ہوگے۔
مین۔ مین نے کلکتہ کا سفر ترک کر دیا۔ مجھے خطرہ
نظر آتا تہا۔ جاؤ گنیش کو جگادو اور خبر کردو کہ
جلد باہر آجائے۔ مین ایک پیچ تیار کر لایا ہون
صبح ہونیسے پہلے مین فارغ ہو جانا چاہیئے۔
جسونت۔ بہت اچھا جاتا ہون۔
مین۔ جلدی جاؤ زیادہ باتین نہ بناؤ۔ ورنہ
تمہارے حصہ مین فرق آجائیگا۔ صاحب پٹیل
اندر گیا اور مین نے اپنے ہمراہی کو ہوشیار کیا۔
کہ میرے اشارہ کو بہول نجانا۔ پٹیل نے اندر جاکر
گنیش کو جگایا۔ جبکہ گنیش کی آواز سنی۔ کہ

بے وقت جگانے پر وہ ناراض ہوا۔ مگر جب
میرا ذکر کیا۔ تو اُس نے نہایت شوق سے
دریافت کیا۔ کیا امیر علی آیا ہے اسے در گئے آئے
بہوائی امیر علی مجھسے کیا چاہتا ہے۔ یہ الفاظ
کہتا ہوا۔ وہ باہر آیا۔ مین اپنے دل مین
بہت خوش ہوا۔

گنیش۔ بہائی امیر علی تم کہان ہو۔ اس
تاریکی مین تم مجھے نظر نہین آتے۔

مین۔ تمہارے پاس تو کہڑا ہون۔ آنکھین
کہول غور سے دیکھو۔ لاؤ ہاتہ بڑہاؤ۔ باہر آکر
صاحب گنیش نے آگے بڑہکر ہاتہ ملایا۔ دونو
بغلگیر ہوئے۔ مین نے کہا ایک مختصر سا بنج
ہے۔ ہم دو آدمی ہین اور وہ چار ہین۔
اسی وجہ سے تمہارے پاس آیا ہون۔

گنیش۔ پہر وہ لوگ کہان ہین۔

مین۔ گلی کے دوسری طرف جو سڑک ہے
وہان موجود ہین۔ مین چلم بہرنے کے بہانہ
سے آیا ہون۔

گنیش۔ یہ تمہارے ہمراہ کون ہے۔

مین۔ یہ بہی ہمارا رفیق ہے۔

گنیش۔ کیا یہ ہمارے محاورات سمجہ سکتا ہے۔

مین۔ مطلق نہین۔ ابہی نیا ہے۔ لیکن منچلا
بہادر ہے۔ اور ہوشیار معلوم ہوتا ہے۔ بہت کیا ہے

گنیش۔ وہ اندر سوتا ہے۔ ایک لمحہ توقف
کرو۔ جوتہ پہن آؤن۔ اگر تم کہو تو بہت کو بہی
ہمراہ لیتا آؤن۔ کیونکہ تم چار آدمی بتلاتے ہو۔

مین۔ نیکی اور پوچہ پوچہ۔ بنج کی کامیابی
مین بہی کوئی شبہہ نہین رہیگا۔ مگر یار جلدی کرو
توقف کی حالت مین شاید وہ مجہپر شبہہ کرین۔
صاحب وہ اندر گیا۔ اور بہت جلد بہت کو ہمراہ
لیکر واپس آیا۔ اور میری اسکی سلام علیک ہوئی
اور روانہ ہوئے۔

گنیش۔ بہائی امیر علی اس گلی مین ایک کنوان
ہے جو بیل کے کام کو موزون ہے۔

مین۔ بیشک مناسب ہے کچہہ دور بہی نہین ہم
انہین باتون مین ہم اپنے ہمراہیونکے پاس پہنچگئے
ایک نے آواز دی کہ کون آتا ہے۔

مین۔ سید امیر علی۔

سپاہی۔ اچہا۔ آئندہ روشنی
لیکر نکلا کرو۔

مین۔ (قریب پہنچکر) بہائی یہان سے
ساگر کتنی دور ہے۔
صاحب یہ کہکر مین گنیش سے اس قوت سے
چمٹا۔ کہ دونون زمین پر گر گئے۔ گنیش
نے خنجر نکالا۔ اور مجہپر حملہ کرنا چاہا۔ مگر
مین نے اسکا ہاتہ پکڑ لیا۔ اور دونون

سپاہیون نے میری مدد کی - اور مین
علیحدہ ہوا - اور کہا اسے گرفتار کر لو -
اور اسکے مُنہ مین کپڑا بھر دو ورنہ غل و
شور مچا کر تمام گانو کو جمع کریگا - اور
بنا بنایا کام بگڑ جائیگا - اسوقت میرے
کہنے کی تعمیل ہوئی اور ہم گنیش اور بہت کو
ساتھ مین لیکر ساگر روانہ ہوئے - راستہ مین
سب خاموش تھے - جب دن نکل آیا -
تو مین نے گنیش کی طرف دیکھا - اور اسکی آنکھین
چار ہوئین - گنیش نے میری طرف ایسی تند
اور تیز نظر سے دیکھا کہ میرا کلیجہ ہل گیا -
مین نے ایک سپاہی سے کہا - کہ اب کپڑا
اسکے منہ مین سے نکال لو - اور جو کچھہ
کہنا چاہے اسے کہنے دو -

گنیش - اے امیر علی آخرکار تونے اپنے
بیہودہ خیال کا بدلہ لیا - خدا تجھکو غارت
کرے - بھوانی تجھہ سے ضرور بدلہ لے گی
تونے جو اسکے پجاری کو ستایا ہے - تو بھی اسکا
خمیازہ اٹھائیگا - اور جو نان و نمک تو اس
بےغیرتی سے کہاتا ہے وہ تیرے حلق مین زہر
ہو جائے

مین - ہان واقعی مین نے بدلہ لیا - مگر ہائے
افسوس کچھہ بھی نہین - ادنا نالایق شیطان
تیری کون کون سی نالایق حرکت یاد کرون
کمبخت تو میری والدہ کا بھی قاتل ہے -

گنیش - درین چہ شک - تو اسوقت
نہایت کمزور اور بے سمجھہ بچہ تھا - مگر
بدنصیب اسمٰعیل نے تجھکو بچایا اس نے اپنی
نالایق حرکت کی سزا پائی - تیری موت اس
سے بھی بدتر حالت مین ہوگی -

مین - تجھے دیکھنا نصیب ہوگا - اور مین
تجھکو سگِ ناپاک کی طرح لٹکتا ہوا دیکھونگا
اور خوش ہونگا -

دفعدار - بھائی امیر علی جانے دو - کیون
اسکے منہ لگتے ہو -

مین - میری اسکی لاگ ڈانٹ مدت سے
چلی آتی ہے - اگر میرا قابو ہوتا - تو اس کو
پھانسی پانے کے وقت تک حقارت کی
نظر سے دیکھتا - اسکا منہ چڑاتا - اس نے
میری مان کو قتل کیا - کاش اگر یہ اس
فعل کو نکرتا - تو مین اپنی بہن کا قاتل
نہ بنتا - یہ اسی کمبخت کا بیج بویا ہوا ہے -
جب مین اسکو دیکھتا ہون تو میرے جگر
کے پرانے زخم ہرے ہو جاتے ہین - مگر
خیر اب مین خاموش رہونگا -

صاحب اب ہم ساگر پہنچے - اور جس خوشی سے

افسر نے گنیش کو میرے قبضہ سے لیا۔ مین بیان نہین کرسکتا۔ اور مجھسے کہا اسے ٹہگی تونے اپنا منصبی کام بہت خوبصورتی سے انجام دیا۔ مین تجہسے بہت خوش ہون۔ کیونکہ اس بدمعاش کے گرفتار ہونے سے ٹہگی کی کمر شکست ہوگئی۔ اب میرا رتبہ ترقی کرتا گیا اور میری عزت زیادہ ہونے لگی۔

اس کے مقدمہ کی تحقیقات شروع ہوئی۔ اور اسکے خلاف میرا بیان بہت صحیح اور قابل اطمینان سمجھا گیا۔ اور گواہون نے بہی میرے بیان کی تائید کی۔ پس اسکو پہانسی کا حکم ہوا۔ مین نے بہتیری خواہش کی کہ ایک مرتبہ پہر گنیش سے دو دو باتین کرون۔ مگر میرے افسر مانع آئے۔ کہ اسوقت تمہارا خیال تمہاری شرافت کے خلاف ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو جسکے سر پر موت سوار ہے برا بہلا کہنا انسانیت سے بعید ہے۔ تاہم مین نے اسکو اور بعض آدمیون کے ہمراہ پہانسی پاتے ہوئے دیکہا۔ گنیش نے مجھے اسوقت بہت ہی حقیر نظر سے دیکہا جو بالکل بے سود تہا۔ یہ لوگ باری باری سے دلیری اور جوانمردی سے تختہ پر

چڑہ گئے۔ اور پہانسی کا پہندا اپنے گلے مین خود ڈال لیا پہانسی دینے والونکو ہاتہہ تک نہ لگانے دیا۔ اور کہا کہ بہوانی کے پیارے پنڈے اور افضل پجاری بیکنٹہ کو جاتے ہین۔ یہ کہکر سب لوگ جو ایک دوسرے کا ہاتہہ پکڑے ہوئے تہے۔ تختہ سے کود پڑے۔ گنیش سب سے زیادہ تڑپا اور اُسکی غائبطرح بڑی مشکل سے نکلی میرا اطمینان ہوگیا۔ کہ میرا جو قرضہ گنیش پر واجب تہا وہ آج وصول ہوا۔ اب میری زندگی کا زمانہ عیش و آرام سے گذرنے لگا۔ مین نے ایک ایک ٹہگ کا پتہ لگاکر گرفتار کرادیا۔ یہانتک کہ کوئی باقی نرہا۔ میری زندگی کی کارروائی ختم ہوچکی۔ اور اب میرا صرف یہ تعلق گورنمنٹ سے رہگیا۔ کہ جب کبہی کسی ایسے ہی مقدمہ کی تحقیقات ہوتی۔ تو میری عدالت مین طلبی ہوتی۔ اب خود بخود اپنے دل سے یہ دریافت کیا کرتا ہون کہ اس طرح تو زندہ کیون ہے۔ جس زندگی مین نہ تجہے کچہہ حظ ہے۔ نہ خوشی۔ نہ آرام۔ نہ فکر۔ نہ رنج و مصیبت مین اپنے پچہلے سب کام اور انکی باتین بہول گیا تہا۔ غم و خوشی دونون دور تہے۔

ہ صرف پشیمانی تھی تو یہ تھی کہ جو کبھی جتی
ار قع نہو گی - کہ مین اپنی لڑکی کی شادی
ر سکا - اب مجھے اسکا بھی خیال نہین ہے
ہ اپنے گھر خوش و خرم رہے - اور خدا تعالےٰ
یری یاد اسکے دل سے بہلا دے بلکہ خیال
ی اس طرف نہ لائے اور وہ میرے حالات
سے واقف نہو -

صاحب مجھے افسوس ہے کہ مین نے اپنی
ہسٹری کے حالات بیان کر کر آپ کو بہت
تکلیف دی - مین نے اپنا اور اپنی قوم
کا کچا چٹھا آپ کے سامنے بیان کر دیا -
اور کسی بات کو پوشیدہ نہین رکھا ہے -

مین یقین کرتا ہون کہ آپ نے انکو بہت
خوبصورتی سے تحریر فرمایا ہوگا - مجھے
امید ہے کہ آپ کے دوست اسکو نہایت
دلچسپی سے مطالعہ کرینگے - آپنے ٹھگون
کی رسمیات اور طریقے اور حالات - اور
واقعات کا عمدہ فوٹو کھینچا ہے -

اور مجھے فخر ہے کہ امیر علی کا نام ایک
عرصہ تک اس دنیا مین قایم رہے گا -
اور شایقین زمانہ نہایت ذوق و شوق
سے امیر علی کی داستان پڑھین گے -
اور مین ہمیشہ زندہ رہونگا -

تمت

[illegible]

کلیات [illegible]
کلیات نظیر
دیوان [illegible]
دیوان [illegible]
دیوان [illegible]
دیوان [illegible]
دیوان [illegible]
دیوان [illegible]
دیوان غالب
کلیات [illegible]
دیوان ظفر
دیوان [illegible]
دیوان [illegible]

کلیات گلزار داغ
[illegible]
دیوان [illegible] عشق
[illegible] آفتاب داغ
[illegible] ردیف
قواعد [illegible]
دیوان [illegible] داغ
دیوان [illegible]
دیوان گلزار داغ
دیوان فریاد داغ
[illegible]
دیوان [illegible]
دیوان سحر بیان
دیوان [illegible]
دیوان [illegible]
دیوان [illegible]
دیوان خلیل
دیوان [illegible]

[illegible]
[illegible] بے خبر
خیال [illegible]
شبستان عشق
ریختی [illegible]
[illegible]
بستان رحمت
[illegible] لاثانی
[illegible]
[illegible] عالم

مثنویات

مثنوی عالم
مثنوی [illegible]
مثنوی باغ [illegible]
مثنوی حقوق اولاد
مثنوی [illegible]
مثنوی [illegible]
مثنوی [illegible]
[illegible]

کتب علم تصوف و اخلاق وغیرہ

